મેમણ સમાજ

ઉર્દૂ-ગુજરાતી માસિક

MEMON SAMAJ

Urdu Gujrati Monthly

December 2020, Jamadi-ul-Awal 1442 Hijri

بانٹوا میمن جماعت

قیام 2 جون 1950

بانٹوا میمن جماعت کا ترجمان

ماہنامہ

میمن سماج

اردو۔ گجراتی

دسمبر 2020ء جمادی الاول ۱۴۴۲ھ

تعلیم نسواں کی روح رواں "نادر تعلیم"

محترمہ حاجیانی خدیجہ ماں مرحومہ

قابل فخر خاتون انہوں نے خدمت کے جذبے سے سرشار کراچی میں تین رونق اسلام گرلز پرائمری اسکول،
تین رونق اسلام گرلز سیکنڈری اسکول، ایک رونق اسلام گرلز ڈگری کالج اور ویلیفئر انڈسٹریل ہوم قائم کئے

خصوصی اشاعت

بہ موقع
30
ویں برسی

حیات
☆
خدمات
☆
کارنامے

تاریخ پیدائش 20 جنوری 1899ء (بانٹوا) ـــ تاریخ وفات 18 دسمبر 1990ء (کراچی)

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الا ان اولیاً اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے، نہ کچھ غم

سورۃ یونس۔ پارہ ۱۱۔ آیت ۶۲

(کنزالایمان)

بانٹوا میمن جماعت کا ترجمان

ماہنامہ

میمن سماج کراچی

اردو۔ گجراتی

માસિક
મેમણ સમાજ
ઉર્દુ-ગુજરાતી

Monthly
Memon Samaj
Urdu-Gujrati

مدیر اعزازی: انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا

پبلشر: عبدالجبار علی محمد بدو

دسمبر 2020ء

جمادی الاول ۱۴۴۲ھ

شمارہ: 12

جلد: 65

فی شمارہ: 50 روپے

- ایک سال کی خریداری (مع ڈاک خرچ): 500 روپے
- پیٹرن (سرپرست) 10,000 روپے
- لائف ممبر: 4000 روپے

021-32768214
021-32728397
Website : www.bmjr.net
E-mail: bantvamemonjamat01@gmail.com

زیرِ نگرانی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتہ: بانٹوا میمن جماعت خانہ، ملحقہ حور بائی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ، نزد رابعہ مینشن، کراچی۔

Regd. No. SS-43

Printed at : City Press Ph: 32438437

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ طٰہٰ

اور دعا کرو کہ اے پروردگار مجھے مزید علم عطا کر (القرآن)

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝ سورۃ العلق آیت ۵

اس (اللہ) نے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا (القرآن)

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ

علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے (الحدیث)

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَھْدِ اِلَی اللَّحْدِ

ماں کی گود سے لے کر قبر تک علم حاصل کرو (الحدیث)

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اداریہ

فروغ تعلیم نسواں کے لیے محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں کی گراں قدر خدمات

Mr. Anwer H. Kassam Kapadia

خدیجہ حاجیانی ماں نے برادری کی بچیوں میں علم کی شمع روشن کی جو آج تک رونق اسلام گرلز اسکولوں اور رونق اسلام گرلز ڈگری کالج اور دستکاری کے مراکز کی صورت میں ہمیں مرحومہ کی یاد دلا رہے ہیں۔ یہ بات سب نے تسلیم کی ہے کہ علم ایک ایسی کنجی ہے جو ہر مصیبت کے وقت کام آتی ہے۔ تعلیم اور ہنر وہ دولت ہے جسے کوئی چھین نہیں سکتا۔ مرحومہ خدیجہ حاجیانی صاحبہ کی تعلیمی خدمات اہل کراچی کے لیے روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ آپ نے خصوصاً بانٹوا میمن اور میمن برادری کی خواتین میں تعلیم نسواں کی وہ روح پھونکی اور اپنی قوم کی بچیوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لیے جو جدوجہد کی تاریخ میں اس کا ذکر سنہرے حروف سے کیا جائے گا۔

مرحومہ خدیجہ حاجیانی ماں جیسی پرخلوص شخصیات اور ہستیاں صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ مادر تعلیم خدیجہ حاجیانی ماں کو ہم سے جدا ہوئے 30 سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ لیکن ان کی کمی بانٹوا میمن جماعت اور میمن برادری میں ہمیشہ محسوس کی جاتی رہے گی۔ مرحومہ خدیجہ حاجیانی ماں نے اپنی پوری زندگی تعلیم کی ترویج و اشاعت میں صرف کر دی۔ انہوں نے تعلیم نسواں کے لیے جو رونق اسلام گرلز اسکولوں و کالج کے پودے لگائے تھے وہ تناور درخت بن کر آج مستحکم ہو گئے ہیں۔ محترمہ خدیجہ ماں عظمت کا ایک امتیازی نشان تھیں جس کی روشنی نہ صرف اردگرد بلکہ میلوں، کوسوں تک اندھیرے دور کر دیتی ہے۔ مرحومہ کو تعلیم نسواں کے ساتھ مشرقی تہذیب اور اسلامی اقدار سے بے پناہ وابستگی تھی اور بچیوں کی رفتار و گفتار، ان کی شخصیت و کردار میں بھی رچاؤ دیکھنے کی انہیں بڑی آرزو تھی۔

کئی دہائیوں کے درمیان اپنی زندگی بچیوں کی تعلیم کو عام کرنے میں وقف کر دی۔ عظیم خاتون، مادر تعلیم کی پیروی کرنا آج کی خواتین کی اولین ضرورت ہے۔ پھر بھی آج ایک اور مادر تعلیم کی ضرورت ہے جو فروغ تعلیم کے مشن و وژن جاری و ساری رکھ سکے۔ محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں نے رونق اسلام اسکولوں و کالج اور دستکاری اسکول کو قائم کر کے جو ایجوکیشن کو عام کیا یہ بے لوث اور گراں قدر تعلیمی خدمات ہمیشہ امر رہیں گی۔ آپ کے قائم کردہ رونق اسلام گرلز اور کالج نہ صرف شہر کراچی کی بچیوں کی تعلیمی ضروریات کو پورا کر کے انہیں تعلیم یافتہ، باشعور اور مفید شہری بنا رہے ہیں بلکہ قوم کی بے شمار بچیاں ان کے طفیل آج زیور تعلیم سے آراستہ ہو چکی ہیں۔

حاجیانی ماں کی زندگی میمن برادری کی خواتین کے لیے ایک مثالی اور انسانی زندگی کی عظمت کا ایک قابل تقلید نمونہ ہے۔اسی طرح بانٹوا میمن برادری کی قابل فخر شخصیت مرحوم حاجی سلیمان بھورا کی گراں قدر خدمات کو بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا جنھوں نے میمن برادری کے نوجوانوں کو تعلیم کی دولت سے مالا مال کیا۔آپ نے مخیر حضرات کے تعاون سے کئی اسکول کھولے جن میں مدرسہ اسلامیہ نمبر 1 اور 2 اور میمن سیکنڈری اسکول فیڈرل بی ایریا قابل ذکر ہیں۔علاوہ میمن ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے بانی بابائے تعلیم سر آدم جی حاجی داؤد اور دیگر بے شمار میمن اکابرین کی تعلیمی، سماجی اور فلاحی خدمات روز روشن کی طرح زندہ جاوید ہیں۔

قوم کی بچیوں کی تعلیم و تربیت کے میدان میں حاجیانی ماں کی خدمات ناقابل فراموش ہیں اور اس لائق ہیں کہ انہیں سنہری حروف سے رقم کیا جائے گا۔ماضی، حال اور مستقبل میں میمن برادری میں تعلیم نسواں کے میدان میں مادر تعلیم حاجیانی خدیجہ ماں کے حوالے سے سدا یاد رکھی جائیں گی۔میمن برادری کے بابائے تعلیم سر آدم جی حاجی داؤد نے میمن ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کی داغ بیل ڈال کر برادری کے غیر تعلیم یافتہ افراد کو اسکالرشپ دے کر زیور تعلیم سے آراستہ کیا تھا اور بابائے تعلیم کا خطاب پایا بالکل اسی طرح حاجیانی خدیجہ ماں نے آل پاکستان میمن ویمن ایجوکیشنل سوسائٹی نے رونق اسلام گرلز اسکولز اور کالج قائم کرکے قوم کی بچیوں کے مستقبل کو سنوار دیا اور مادر تعلیم کا خطاب پایا۔

خدیجہ حاجیانی ماں 18 دسمبر 1990ء کو اس دنیا سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دار الفانی سے کوچ کر گئیں مگر جاتے جاتے ساری دنیا کو امن، محبت اور پیار کا یہ درس دے گئیں کہ دوسروں کے بچوں اور بچیوں کی سرپرستی کرنا، ان کے سر پر شفقت اور پیار سے ہاتھ رکھنا بھی عبادت ہے۔محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں نے اہل کراچی کے لیے بالعموم اور بانٹوا میمن برادری کے لیے بالخصوص ایسے ایسے تعلیمی ادارے قائم کیے تھے جنھوں نے بعد میں جا کر ان کے لیے علم حاصل کرنے کے ایسے ایسے دروازے کھولے کہ ان کی وجہ سے ان کے لیے تعلیم کی راہیں روشن ہوتی چلی گئیں۔

محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں کی تعلیمی خدمات اس شہر قائد کے لیے روز روشن کی طرح عیاں ہیں، آپ نے خاص طور سے بانٹوا میمن برادری کی خواتین میں تعلیم نسواں کی وہ روح پھونکی اور اپنی برادری کی بچیوں کو جس طرح تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا، وہ تاریخ کا حصہ ہے۔محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں لڑکیوں کی تعلیم میں خصوصی دلچسپی لیتی تھیں۔حاجیانی ماں نے اپنے قائم کردہ تعلیمی اداروں کی انتظامی امور میں بڑی زبردست پرفارمنس دکھائی اور بچیوں کے لیے رونق اسلام گرلز اسکولز میں معیار تعلیم کو بلند کیا اور دل و جان سے اپنے ذمے لگائے گئے کاموں کو انجام دیا۔حالانکہ محترمہ کو اسکول کے چلانے کا کوئی عملی تجربہ نہیں تھا مگر پھر بھی انہوں نے اپنی ذاتی صلاحیت سے کام لیتے ہوئے رونق اسلام گرلز اسکولوں کو چلایا تو لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ان کی وجہ سے وہ اسکولز فوراً ہی چل پڑے اور جلد ہی ترقی کی منازل بھی طے کرنے لگے جس پر ہر طرف ان کی تعریف و توصیف کے چرچے ہونے لگے اور وہ یعنی محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں جلد ہی شہرت کی بلندیوں تک جا پہنچیں۔مگر آج وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں البتہ ان کے پڑھائے گئے پیار و محبت کے درس ہمیں آج بھی یاد ہیں اور ہم سے ہر ایک کہتے ہیں: "ہم انہیں کبھی نہیں بھول سکیں گے۔"

نیک خواہشات اور پر خلوص دعاؤں کا طالب

ادنیٰ خادم

انور حاجی قاسم محمد "کاپڑیا

مدیر اعزازی ماہنامہ میمن سماج کراچی

اُن کی باتوں میں گلوں کی خوشبو

☆ ہر چیز کی شفاء ہوتی ہے اور دلوں کی شفاء اللہ کا ذکر ہے۔
(حضور اکرم ﷺ)

☆ اللہ کی مخلوق کی تکلیف دور کرنے کے لیے خود تکلیف اٹھانا ایسی سخاوت ہے جسے حقیقی سخاوت کہتے ہیں۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)

☆ زیادہ باتیں کرکے اپنے آپ کو بے وقوف ثابت مت کرو۔
(حضرت عمر فاروقؓ)

☆ ایسی بات نہ کہو جو مخاطب کی سمجھ میں نہ آئے۔ (حضرت عثمان غنیؓ)

☆ جب تمہارے دل میں کسی کے لیے نفرت پیدا ہونے لگے تو فوراً اس کی اچھائی کو یاد کرو۔ (حضرت علیؓ)

☆ دولت کا بہترین مصرف یہ ہے کہ اس سے اپنی عزت و آبرو کو برقرار رکھو۔ (حضرت امام حسینؓ)

☆ چھوٹے کی خطا اپنے سے کم جان کر اس کی عزت کرو۔
(حضرت امام جعفر صادقؒ)

☆ والدین کے چہروں پر محبت سے نظر کرنا بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا موجب ہے۔ (حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ)

☆ اپنی آواز کی بجائے اپنے دلائل کو بلند کیجیے، پھول بادل کے گرجنے سے نہیں برسنے سے اگتے ہیں۔ (جلال الدین رومیؒ)

☆ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا نام باقی رہے تو اولاد کو اچھی اخلاقی تربیت کرو۔ (شیخ سعدیؒ)

☆ پڑوسی کے افلاس پر خوش ہونا ایمانی کمزوری ہے۔ (امام غزالیؒ)

☆ خاموشی کا مطلب لحاظ بھی ہوتا ہے، لوگ اسے کمزوری سمجھ لیتے ہیں۔ (بقراط)

☆ جو شخص اتنی روزی حاصل کرنے پر قادر ہو جو اس کی گزر اوقات کے لیے کافی ہے تو اسے اس سے زیادہ کی طلب نہیں کرنا چاہیے۔ (ارسطو)

☆ دنیا میں ان ہی لوگوں کو عزت حاصل ہوتی ہے جنھوں نے استادوں کا احترام کیا۔ (سرسید احمد خان)

☆ کامیاب زندگی کا راز یہی ہے کہ جہاں رہو، جس حال میں رہو مطمئن رہو۔ (علامہ اقبال)

☆ اگر تم کوئی بات نہیں جانتے تو پوچھنے میں شرم نہ کرو۔ (برنارڈ شا)

☆ جس کو ماں باپ ادب نہیں سکھاتے اس کو زمانہ ادب سکھاتا ہے۔
(ہربرٹ اسپینسر)

☆ کوئی بھی چیز انسان کے پاس خود نہیں آتی۔ اسے حاصل کرنے کے لیے بہت سخت محنت کرنی پڑتی ہے۔ (نیوٹن)

☆ صبر کے ساتھ انتظار کرنے والے کو ہر چیز مل جاتی ہے یہاں تک کہ انصاف بھی۔ (اسٹین رومیلے)

☆ علم سے انسان کی وحشت دور ہوتی ہے۔ (راجر بیکن)

☆ تعمیری کام کرنے سے تین برائیوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے: غربت، گناہ اور اداسی۔ (والٹیئر)

☆ دیوار کا پتھر خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو اپنی قیمت رکھتا ہے۔
(لانگ فیلو)

☆ اپنی پریشانی دور کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو تعمیری کام میں مصروف کر لو۔ (جیمز رسل)

حمدِ باری تعالیٰ

امیر مینائی

دوسرا کون ہے جہاں تو ہے
کون جانے تجھے کہاں تو ہے

لاکھ پردوں میں تو ہے بے پردہ
سو نشانیوں میں بے نشاں تو ہے

تو ہے خلوت میں تو ہے جلوت میں
کہیں پنہاں کہیں عیاں تو ہے

نہیں تیرے سوا یہاں کوئی
میزباں تو ہے مہمان تو ہے

جسم کہتا ہے جان ہے تو ہی
جان کہتی ہے جان جاں تو ہے

رنگ تیرا چمن میں بو تیری
خوب دیکھا تو باغباں تو ہے

محرم راز تو بہت ہیں امیر
جس کو کہتے ہیں رازداں تو ہے

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

محترمہ عشرت حبیب

سنہری جالیوں کو چوم لوں دیدار ہوجائے
اگر لطف و کرم کا آسرا سرکار ﷺ ہوجائے

بڑی مشکل سے پہنچے ہیں تیرے دربار میں آقا
کرم کیجئے شہہ والا تو بیڑا پار ہوجائے

عطا کردیجئے اخلاق کی ایمان کی دولت
جو مومن سو رہا ہے پھر سے وہ بیدار ہوجائے

مٹادوں اپنی ہستی آپ کے قدموں میں سر رکھ کر
میری ڈوبی ہوئی کشتی جو ساحل پار ہوجائے

چلو اے مومنوں پیغام حق پہنچائیں گھر گھر میں
ہر اک بھٹکا بشر ایمان سے سرشار ہوجائے

اللہ بھی معاف کرے گا رسول پاک ﷺ کے صدقے
اگر اپنی خطاؤں کا ہمیں اقرار ہوجائے

انجام زندگی

آؤ قبرستان چلیں اور۔۔۔۔۔ زندگی کا انجام دیکھیں۔۔۔۔۔ دیکھو قبریں شکستہ پڑی ہیں۔ کتبوں کے نشان تک مٹ چکے ہیں۔ کوئی پرسان حال نہیں۔

ہماری رنگین دنیا کے درمیان یہ شہر خموشاں ہے۔ سن لے اور گرہ میں باندھ لے کہ جو چھوٹے تھے وہ بھی گئے جو حسین تھے وہ بھی گئے۔ عاصی اور خاصی گئے۔

یاد رکھ کہ جب وقت اجل آجاتا ہے تو ایک ساعت بھی آگے پیچھے نہیں ہوتا خواہ کوئی دولت میں قارون، تکبر میں فرعون، ظلم میں ضحاک، تمرد میں نمرود، صبر میں ایوب، بسالت میں موسیٰ اور عشق میں مجنوں ہی کیوں نہ ہو۔

تعجب ہے تجھے پھر بھی نماز کی فرصت نہیں؟

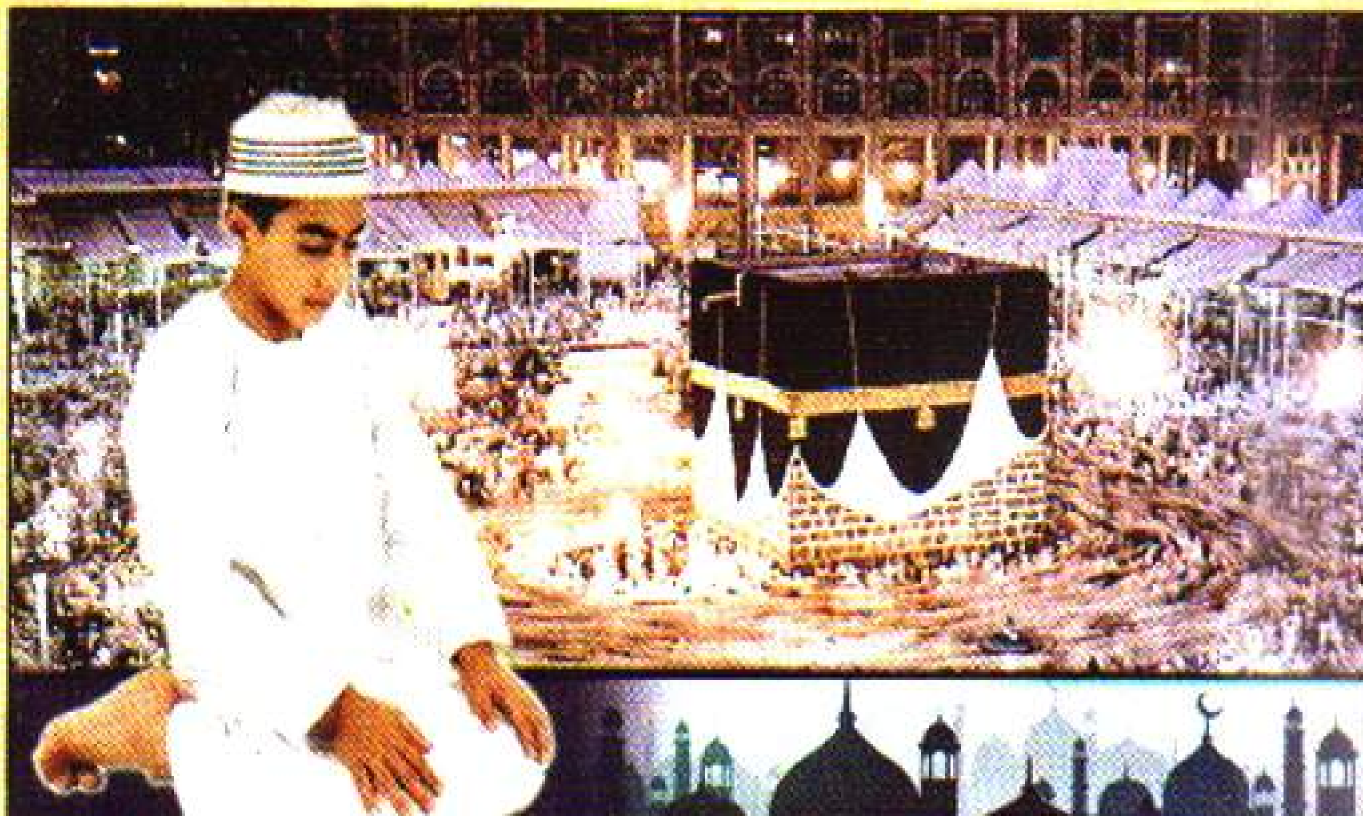

مشعلِ راہ

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

عہد و پیماں

''عہد کی پابندی کرو۔ بے شک عہد کے بارے میں تمہیں جواب دہی کرنی ہوگی۔'' (القرآن)

تحریر: الحاج احمد عبداللہ غریب مرحوم (بمبئی)، مذہبی اسکالر

اسلام نے اس دنیا کے لیے ایک جامع دستورِ زندگی دیا ہے، جو انسان کی زندگی کے ہر گوشے اور ہر پہلو کو ہدایت سے سرفراز کرتا ہے۔ اسلام میں معاملاتِ زندگی کو بنیادی اہمیت دی گئی ہے۔ ان معاملات میں ایفائے عہد یعنی عہد کو پورا کرنا، قول و قرار کو مکمل کرنا، وعدے کی تکمیل کرنا اور اپنے کہے کو پورا کرنا بھی شامل ہے۔ وعدے کو پورا کرنا معاشرے میں استحکام کی ضمانت ہے۔ صرف ایسا معاشرہ ترقی کرسکتا ہے، جس کے افراد کو اپنے وعدوں کا پاس ہو اور وہ انہیں اولیت دیتے ہوں۔ وعدے کی پابندی کے بغیر اخلاق ترقی کی طرف گامزن نہیں ہوسکتا۔ معاہدہ شخصی ہو یا اجتماعی، دونوں ہی امن و امان کے قیام و بقاء کے ضامن ہیں۔ حدیث نبوی ہے، رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، ''جس میں عہد (کا پاس یا لحاظ) نہیں، اس میں دین نہیں۔''

قرآن حکیم میں آیا ہے: ''وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں، ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نہ ان سے بات کرے گا، نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا۔'' (آل عمران 77) چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے معاملے پر عہد کا پاس کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اسے چاہیے کہ جو بھی عہد کرے، سوچ سمجھ کر کرے۔ پہلے یہ یقین کرے کہ وہ اس عہد کا بار اٹھانے کے قابل بھی ہے یا نہیں، کیوں کہ اگر اس نے اپنے عہد کو پورا نہ کیا تو آخرت میں اس کی پکڑ ہوگی۔

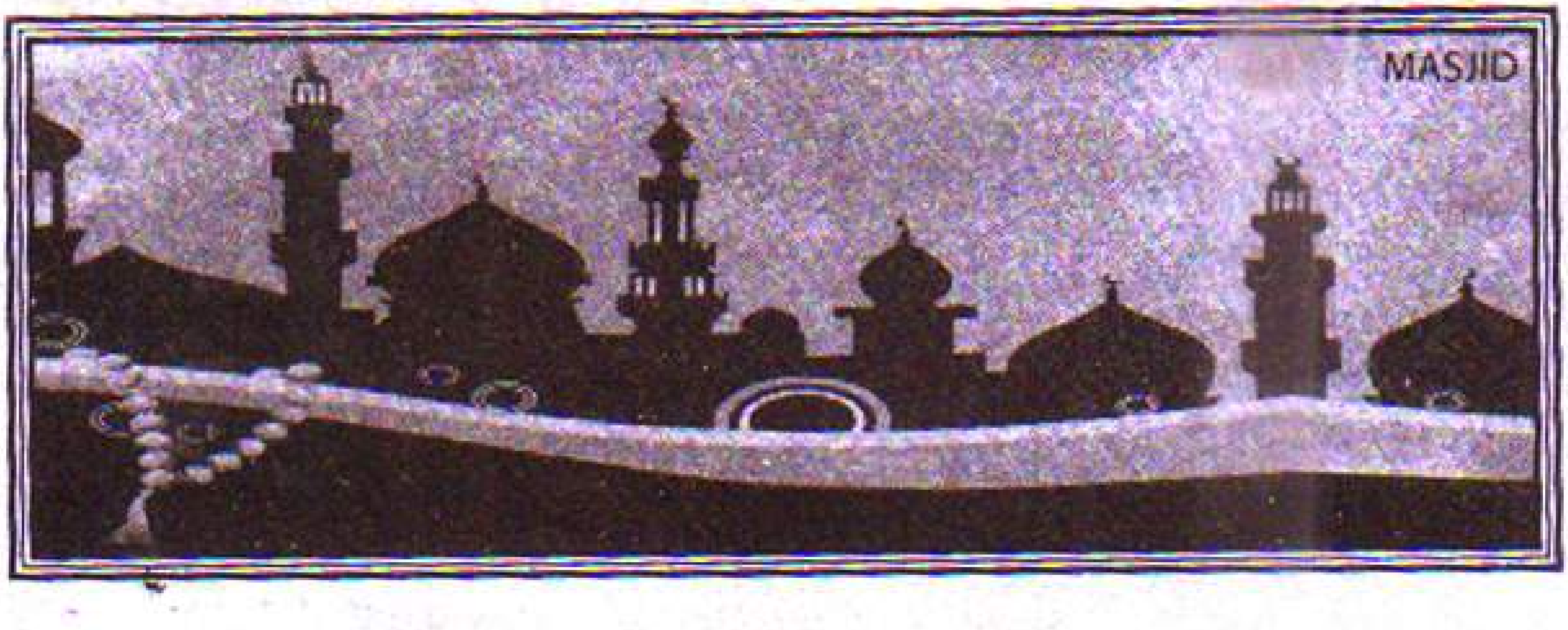

قرآن میں ہے، اور تم اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرو، جب کہ تم اسے اپنے ذمے کرلو اور اپنی قسمیں پختہ کرنے کے بعد نہ توڑو، جب کہ تم اللہ کو ان پر گواہ بنا چکے ہو۔'' (النحل 91)۔ عہد شکنی کی بدترین قسم پر ملامت کی گئی ہے جو دنیا میں موجب فساد ہوتی ہے۔ ایک قوم کا دوسری قوم سے معاہدہ کرنا پھر کسی بھی مفاد کی خاطر توڑ دینا نہایت گھٹیا حرکت ہے۔ ہر معاہدہ، معاہدہ کرنے والے شخص اور قوم کے اخلاق کی آزمائش ہوتا ہے اور جو لوگ اس آزمائش میں ناکام ہوں گے، وہ اللہ تعالیٰ کی عدالت میں جواب دہی سے نہیں بچ سکیں گے۔

قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے، ''حالانکہ اللہ تعالیٰ اس عہد و پیماں کے ذریعے سے تمہیں آزمائش میں ڈالتا ہے۔'' (النحل 92)

عہد و پیمان بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آزمائش ہیں جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو مبتلا کرتا ہے تاکہ وہ یہ دیکھے کہ بندہ اپنا عہد پورا کرنے میں کس حد تک دیانت دار ہے، کیوں کہ وقتی جذبہ یا کسی مطلب کی بناء پر وعدے کو وفا کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ وعدہ وہ آزمائش ہے جو بندہ کسی دوسرے سے کرتا ہے۔ وعدہ کرنا ایک ایسا عمل ہے جو بہت سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے۔ اگر وعدہ پورا نہ ہو تو انسان کی سوچ میں فرق آجاتا ہے، نیز جس شخص نے وعدہ پورا نہیں کیا، وہ دوسرے کی نظر میں گر جاتا ہے۔ وعدہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں اپنے آپ کو بہتر بنانے کا بہت موثر طریقہ ہے۔ جب وعدہ کیا جائے تو سوچ سمجھ کر کیا جائے، چاہے وہ وعدہ چھوٹا ہو یا بڑا، جو بات انسان منہ سے نکالے بہت سوچ سمجھ کر نکالے، اس پر اچھی طرح غور کرلے کہ اپنے حالات کے مطابق وہ یہ وعدہ پورا کرسکے گا بھی یا نہیں۔ ہمارے چھوٹے یا بڑے وعدوں سے دوسرے لوگ بہت سی امیدیں وابستہ کرلیتے ہیں، ایسے میں اگر وعدہ پورا نہ ہوسکے تو دوسرے لوگوں کی امیدیں ٹوٹ جاتی ہیں جس سے معاشرتی طور پر ابتری پھیلنے کا خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، ''تو اپنے بھائی سے مناظرہ نہ کر، اور نہ اس سے مذاق کر، اور نہ ہی وعدہ کرکے اس کی خلاف ورزی کر۔'' یعنی اپنے حریف کو چت کرنے کے لئے نرمی اور دل سوزی سے بات نہ کی جائے اور اگر مذاق کیا جائے تو اسی شخصیت کو گرانا مقصود نہ ہو، بلکہ خوش طبعی اور ظرافت سے روکا جائے، اور جو بھی وعدہ کرے، اسے پورا کرے۔''

قرآن میں آیا ہے ''اور کون ہے جو اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اپنے عہد کا پورا کرنے والا ہو؟'' (التوبہ 111)

اللہ کی ذات پاک ہے جو سب سے زیادہ بڑھ کر عہد کو پورا کرنے والی ہے۔ اس نے انسان سے دنیا میں جو بھی کرنے کا وعدہ کیا، اسے پورا کیا، اور جو وعدہ آخرت کے لئے کیا ہے، وہ آخرت میں پورا ہو کر رہے گا، کیوں کہ وہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

ارشاد ہوتا ہے، ''عہد کی پابندی کرو، بے شک! عہد کے بارے میں تمہیں جواب دہی کرنی ہوگی۔'' (بنی اسرائیل 11)

کسی انسان سے ایسا عہد کرنا کوئی معمولی بات نہیں جس کی کوئی اہمیت نہ ہو۔ عہد کرنا، اسے نبھانا اور اس کی پابندی کرنا ضروری ہے ورنہ اس کی سزا ملے گی۔ جو بھی عہد کیا جائے، اس کی پاس داری کرے، اسے پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے۔

قرآن میں ہے، ''یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے، اللہ کبھی اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔'' (الزمر 20)

تاج دار انبیاء ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگر آدمی اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس کی نیت اس وعدے کو پورا کرنے کی ہو، مگر وہ مقررہ وقت پر وہ وعدہ پورا نہ کرسکا تو وہ گناہ گار نہیں ہوگا۔''

ارشاد ربانی ہے، ''واقعی اللہ تعالیٰ (بدعہدی) سے احتیاط رکھنے والوں کو پسند کرتا ہے۔'' (توبہ 4)

عہد کرنا اور اسے نبھانا ذمے داری کا کام ہے، جس میں یہ بار اٹھانے کی سکت نہ ہو، وہ عہد نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ عہد پورا کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ وعدہ پورا کرنا اور عہد کی پاس داری کرنا اخلاق حسنہ میں سے ہے۔ (بشکریہ: ماہنامہ محراب، ممبئی)

قوم کی ماں

نتیجہ فکر:

محترمہ شہناز یوسف دادا ایدھی

ہر طرف اندھیرا تھا چھایا ہوا
تھی تجھ سے پہلے چمن میں خزاں
کلی کلی تھی اداس و غم زدہ
تھا عجب گلستاں میں سماں
ایسے میں کروٹ بدلی زمانے نے
علم اٹھایا تونے جب اے قوم کی ماں
کی تونے رہنمائی قوم کی دن رات
خزاں رخصت ہوئی ہوئی روشنی عیاں
دکھایا راستہ تونے سلامتی کا
چل کر جس پہ ہوا سرخرو انساں
تجھ سے پھیلی ہے آج چمن میں روشنی
کیا وہ کام تونے کہ جھک گیا آسماں
سلام ہو تجھ پہ قوم کی بیٹیوں کا
ہر دم رہے سلامت قوم کی ماں

سوفٹ ویئر ڈویلپمنٹ میں کیریئر

تحریر: جناب سراج اقبال محمد میمن - بی اے فنانس

Siraj Memon

سوفٹ ویئر ڈیویلپرز تخلیقی ذہن کے مالک ہوتے ہیں اور کمپیوٹر پروگرامز کے پیچھے سوفٹ ویئر ڈیویلپرز ایپلی کیشنز تیار کرتے ہیں جن کی مدد سے لوگ کمپیوٹر یا کسی بھی ڈیوائس پر اپنے کام بآسانی انجام دیتے ہیں جبکہ دیگر ڈیویلپرز، وہ اندرونی سسٹمز تیار کرتے ہیں، جن کے ذریعے ڈیوائسز یا نیٹ ورک چلتے ہیں۔

سوفٹ ویئر ڈیویلپرز کی ذمہ داریاں:

☆ صارفین کی ضروریات کا تجزیہ کرنا، پھر اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے سوفٹ ویئر ڈیزائن کرنا۔

☆ موجودہ پروگرامز اور سسٹمز کیلئے سوفٹ ویئر اپ گریڈ تجویز کرنا۔

☆ ایپلی کیشن یا سسٹم کا ہر ایک جزو تخلیق کرنا اور پھر منصوبہ بندی کرنا کہ وہ سب جزو باہم مل کر کیسے کام کریں گے۔

☆ مختلف اقسام کے ماڈلز اور ڈایاگرامز (جیسے کہ فلو چارٹ) تخلیق کرنا تاکہ پروگرامز کو باور کرائیں کہ سوفٹ ویئر کوڈ، ایک ایپلی کیشن میں کیسے کام کرتا ہے۔

☆اس بات کو یقینی بنانا کہ پروگرام سوفٹ ویئر مینٹیننس اور ٹیسٹنگ کے ذریعے بنا کسی رکاوٹ چلتا ہے۔

☆ایک ایپلی کیشن یا سسٹم کے ہر پہلو کو دستاویزی شکل دینا تاکہ مستقبل میں اس کی مینٹیننس یا اپ گریڈیشن کرنا ہو تو بطور حوالہ کام آئے۔

☆ایک بہترین سوفٹ ویئر کی تخلیق میں کمپیوٹر کے دیگر ماہرین کے ساتھ مل کر کام کرنا۔ سوفٹ ویئر ڈیویلپرز کسی بھی سوفٹ ویئر پروگرام کی تشکیل میں انچارج ہوتے ہیں۔ وہ سب سے پہلے یہ سوال کر سکتے ہیں کہ کسٹمرز کو یہ سوفٹ ویئر کس مقصد کیلئے درکار ہے۔ انہیں لازمی طور پر سوفٹ ویئر پروگرام کے حقیقی استعمال کا پتہ چلانا ہوتا ہے اور اس میں سیکیورٹی کا لیول اور اس کیلئے درکار فنکشنز کی پرفارمنس کو دیکھنا ہوتا ہے۔

اگر پروگرام توقعات کے مطابق نہ چلے یا اس کو ٹیسٹ کرنے والوں کو اس کے استعمال میں دشواری کا سامنا کرنا پڑا تو سوفٹ ویئر ڈیویلپرز پیچھے ڈیزائن پروسیس میں جاتے ہیں اور ان مشکلات کو حل یا پروگرام کو بہتر بناتے ہیں۔ جب پروگرام کسٹمر کے حوالے کر دیا جاتا ہے تو بعد میں ڈیویلپرز اسے اپ گریڈ کرنے یا اس کی مینٹیننس کی ذمہ داری نبھاتے ہیں۔

ایپلی کیشن سوفٹ ویئر ڈیویلپرز : یہ کسٹمر کیلئے کمپیوٹر ایپلی کیشنز، جیسا کہ ورڈ پراسیس اور گیمز تیار کرتے ہیں۔ یہ کسی مخصوص کسٹمر کی مرضی کے مطابق بھی سوفٹ ویئر تیار کر سکتے ہیں، جو عوام الناس کو فروخت کیے جاتے ہیں۔ کچھ ایپلی کیشن ڈیویلپرز اداروں کیلئے پیچیدہ ڈیٹا بیس بھی تیار کر کے دیتے ہیں۔ یہ ایسے پروگرامز بھی تیار کرتے ہیں، جنہیں لوگ کمپنی کے انٹرنیٹ پر استعمال کرتے ہیں۔

سسٹم سوفٹ ویئر ڈیویلپرز : سسٹمز سوفٹ ویئر ڈیویلپرز سسٹم تخلیق کرتے ہیں، جو کمپیوٹرز کے فنکشنز کو رواں رکھتے ہیں۔ یہ کمپیوٹرز کے آگے آپریٹنگ سسٹم بھی ہو سکتے ہیں، جن کے خریدار عام لوگ ہوتے ہیں۔ سسٹم سوفٹ ویئر ڈیویلپرز کسی ادارے کیلئے مخصوص سسٹم بھی تیار کرتے ہیں۔ اکثر ڈیویلپرز سسٹم کا انٹرفیس بھی بناتے ہیں، جو صارف اور کمپیوٹر کے درمیان رابطہ ہوتا ہے۔ سسٹمز سوفٹ ویئر ڈیویلپرز ایسا آپریٹنگ سسٹم بھی تخلیق کرتے ہیں، جو آج کے دور میں استعمال ہونے والی الیکٹرانک ڈیوائسز میں ہوتے ہیں۔ ان ڈیوائسز میں سیل فون اور کاریں بھی شامل ہیں۔

سوفٹ ویئر ڈیویلپر کیسے بنا جاسکتا ھے ؟ سوفٹ ویئر ڈیویلپرز کے پاس عام طور پر کمپیوٹر سائنس، سوفٹ ویئر انجینئرنگ یا متعلقہ فیلڈ میں بیچلرز کی ڈگری اور پروگرامنگ کی زبردست مہارت ہوتی ہے۔ کمپیوٹر سائنس میں ڈگری پروگرامز ہر موضوع کا احاطہ کرتے ہیں۔ طلبا کو اپنی کلاس میں پڑھائے جانے والے مضامین پر توجہ مرکوز رکھنی اور سوفٹ ویئرز کی تیاری پر دھیان دینا چاہئے تاکہ پیشہ ورانہ زندگی میں انہیں مشکل پیش نہ آئے۔ بہت سے طلباء کمپیوٹر سائنس کی تعلیم حاصل کرنے کے دوران کسی سوفٹ ویئر کمپنی میں انٹرن شپ مکمل کر کے تجربہ حاصل کرتے ہیں۔ کچھ عہدوں کیلئے کمپیوٹر سائنس میں ماسٹر کی ڈگری رکھنے والوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔

جماعت کی سرگرمیوں میں اچھی طرح دلچسپی سے حصہ لے کر آپ اپنی ذمہ داری کا ثبوت دیں

دفتر میں چاق وچوبند رہنے کے طریقے

تحریر: محمد شاہ زیب ایم آصف سلاٹ

اکثر لوگ جب دفتر پہنچتے ہیں تو بہت چاق و چوبند ہوتے ہیں، لیکن چند گھنٹے کام کرنے کے بعد وہ اپنے اندر موجود توانائی کو غائب پاتے ہیں اور سستی اور کاہلی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے کئی لوگ دفتر میں صحیح طریقے سے کام بھی نہیں کر پاتے، جس سے ان کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔ اکثر لوگ، نیند کی کمی کو سستی اور کاہلی کی وجہ سمجھتے ہیں، تاہم یہ کئی وجوہات میں سے ایک وجہ ضرور ہو سکتی ہے، لیکن تمام مسئلے کی جڑ نہیں۔ دراصل، کئی چھوٹی چھوٹی چیزیں، جسمانی اور ذہنی طور پر آپ پر بھاری پڑتی ہیں۔ یہ وہ خراب عادتیں ہوتی ہیں، جو طرزِ زندگی کو متاثر کر کے تھکاوٹ کا ایسا شکار بنا دیتی ہیں کہ آپ زندگی کے ہر شعبے میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔

ورزش کو اپنائیں: اگر آپ اپنی جسمانی توانائی کو بچانے کے لیے ورزش سے جان چھڑاتے ہیں تو یہ سوچ آپ پر بھاری پڑ سکتی ہیں۔ ایک امریکی تحقیق کے مطابق صحت مند مگر سست طرزِ زندگی کے عادی بالغ افراد اگر ہفتے میں تین بار صرف بیس منٹ کی ورزش کو اپنا معمول بنالیں تو وہ خود کو زیادہ توانا محسوس کریں گے اور تھکاوٹ کا کم شکار ہوں گے۔ معمول کی ورزش جسمانی مضبوطی بڑھاتی ہے اور آپ کا نظامِ قلب زیادہ موثر طریقے سے کام کرنے لگتا ہے۔

آفس واک پر نکلیں: دفتر میں کام کے دوران، ہر گھنٹے کے بعد 5 منٹ کا بریک لیں اور چہل قدمی کریں۔ دفتر کے کسی ساتھی کے پاس چلے جائیں، ان سے چند منٹ گفتگو کریں۔ اس طرح آپ دماغی طور پر خود کو تر و تازہ محسوس کریں گے۔

پانی زیادہ پئیں: ڈی ہائیڈریشن یا پانی کی معمولی سی کمی یعنی صرف دو فیصد کمی بھی انسانی جسم میں توانائی کے ذخیرے پر اثر انداز ہوتی ہے۔ ڈی ہائیڈریشن خون کی مقدار کو کم کر دیتی ہے، جس سے وہ گاڑھا ہو جاتا ہے، دل کی کارکردگی کم ہو جاتی ہے اور آپ کے پٹھوں اور اعضا کو

آکسیجن کی فراہمی کم ہو جاتی ہے۔ ان سارے عوامل کے نتیجہ تھکاوٹ کی شکل میں نکلتا ہے۔

آئرن کا استعمال بڑھائیں : جسم میں آئرن کی کمی آپ کو کمزور، توجہ کی صلاحیت سے محروم، سست اور چڑچڑا بنادیتی ہے۔ آئرن کی کمی سے عضلات اور پٹھوں کو آکسیجن کم ملتی ہے، جو تھکاوٹ کا سبب بنتی ہے۔ آئرن کی مستقل کمی مختلف سنگین امراض کا سبب بن سکتی ہے، تاہم سبز پتوں والی سبزیوں، انڈوں، میوہ جات اور وٹامن سی سے بھرپور اشیاء کے استعمال سے آئرن کی کمی پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

پروٹین کھائیں : ذہنی توجہ کو بڑھانے کے لیے پروٹین انتہائی زبردست ہے۔ پروٹین والی غذائیں نا صرف توانائی کو برقرار رکھنے کے لیے بہترین ہیں بلکہ انہیں کھا کر معدہ بھی بھرا بھرا محسوس ہوتا ہے، جس سے نہ صرف مزاج اچھا ہو جاتا ہے بلکہ انسان خود کو توانا محسوس کرتا ہے۔

قبل عمل اهداف مقرر کریں : ایک تحقیق کے مطابق، اگر کوئی ایسے مقاصد کو اپنا ہدف بنالے جن کا حصول ناممکن ہو تو آخر میں وہ اپنی زندگی سے غیر مطمئن نظر آتا ہے، جو بعد میں ذہنی تھکاوٹ اور اس کے بعد ہر وقت سستی اور کاہلی محسوس کرنے کا سبب بن جاتا ہے۔ اس کے برعکس، بڑے اہداف کے حصول کے لیے چھوٹے چھوٹے سنگ میل کا تعین کریں اور انہیں حاصل کرنے کی کوشش کریں، اس طرح ایک دن آپ ہر ہدف بآسانی حاصل کرلیں گے۔

مثبت سوچ کو اپنائیں : اگر آپ کے پاس طلب کرنے پر یہ ڈر لگے کہ وہ آپ کو برطرف کر دے گا، تو آپ بدترین نتائج والی سوچ کے حامل شخص ہیں۔ ہر وقت خوف کا احساس انسان کو ذہنی طور پر مفلوج کرکے رکھ دیتا ہے اور جسمانی طور پر بھی کسی کام کا نہیں رہنے دیتا۔ منفی سوچ کو بھگائیں اور ذہن میں مثبت سوچ کو پروان چڑھائیں۔ مراقبہ، ورزش، گھر سے باہر نکلنے اور اپنے خدشات کو دوستوں کے ساتھ شیئر کرنے سے آپ کافی حد تک اس عارضے سے نجات پاسکتے ہیں۔

ناشته ضروری هے : رات کا کھانا کھانے کے بعد جب آپ سونے کے لیے لیٹتے ہیں تو جسم اس کھانے سے حاصل ہونے والی توانائی کو خون کی پمپنگ اور آکسیجن کو پھیلانے کے لیے استعمال کرتا رہتا ہے۔ جب آپ صبح اٹھتے ہیں تو ناشتے کی شکل میں توانائی کے ایندھن کو دوبارہ بھرنے کی ضرورت ہوتی ہے، جسے چھوڑ دینا آپ کو سستی اور کاہلی کا شکار کر دیتا ہے۔

کیفین میں کمی لائیں : آپ کو اپنی زندگی سے سستی اور کاہلی کو دور بھگانے کے لیے مجموعی طرز زندگی میں تبدیلی لانا ہوگی۔ تاہم کچھ لوگ، ہر بار سستی اور کاہلی کا مقابلہ چائے اور کافی پی کر کرتے ہیں۔ یہ عمل ان کی صحت کو مزید تباہ و برباد کرنے کا باعث بنتا ہے۔ جس کے نتیجے میں دن بھر تھکاوٹ کا احساس غالب ہوتا ہے۔

اسنیکس کھائیں مگر احتیاط کے ساته : بہت زیادہ چینی یا سادہ فائبر والی غذائیں جسم میں بلڈ شوگر کو بڑھادیتی ہیں اور اس میں کچھ دیر بعد ہائپوگلیسیمیا کی بھی آجاتی ہے، یہ اتار چڑھاؤ آپ کو تھکاوٹ کا شکار بنادیتا ہے۔ متوازن غذا کا استعمال دن بھر آپ کو چاق و چوبند رکھنے کے لیے اہم ثابت ہوتا ہے۔

سونے کے شیڈول پر عمل کریں : کئی لوگ چھٹی والی رات جاگ کر اپنی مصروفیات یا تفریح میں گزارتے ہیں، تاہم معمول سے ہٹ کر دن میں سونا مشکل ہوتا ہے، جس کے باعث اگلے دن کا آغاز نیند کی کمی سے ہوتا ہے۔ نیند کی کمی انسانی جسم سے توانائی نچوڑ کر تھکن کا احساس بڑھادیتی ہے۔

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کی

مختلف سماجی، رفاہی اور فلاحی سرگرمیاں ایک نظر میں

- حافظ اور حافظہ قرآن پاک کی عزت افزائی
- برادری کے بزرگوں اور رہنماؤں کی پذیرائی
- برادری کے ڈونر حضرات کی پذیرائی
- طلبہ و طالبات کی پذیرائی اور تعلیمی اسکالرشپ
- جماعت کے ترجمان رسالے ماہنامہ میمن سماج کی باقاعدہ اشاعت
- گھریلو تنازعات کے فیصلے
- ممبرشپ کارڈ کا اجراء
- سلائی مشینوں کی فراہمی
- برادری کے نوجوان کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کیلئے کرکٹ ٹورنامنٹ
- عید قرباں کے موقع پر قربانی کھالوں کی وصولی
- ایمپلائمنٹ بیورو کے تحت روزگار کی فراہمی
- ماہانہ مالی امداد
- شادی بیاہ کی مد
- ہنگامی مالی امداد
- رہائشی فلیٹ کی فراہمی
- رہائشی امداد
- حسن کارکردگی کے ایوارڈ
- بلاسود کاروباری قرضے
- غلط رسم و رواج کی روک تھام
- برادری کی مردم شماری

30 ویں برسی کے موقع پر ایک معلومات افزا اور اہم تحریر

انہوں نے تعلیم نسواں کے جذبے سے سرشار کراچی میں تین رونق اسلام گرلز پرائمری اسکول، تین سیکنڈری اسکول، ایک رونق اسلام ڈگری کالج اور دو انڈسٹریل ہوم قائم کیے

قابل فخر خاتون .. مادر تعلیم

برادری اور شہر کراچی کی بچیوں میں علم کی روشنی پھیلانے والی پرخلوص اور بے مثال شخصیت

محترمہ حاجیانی خدیجہ ماں (مرحومہ)

پیدائش: 20 جنوری 1899ء — وفات: 18 دسمبر 1990ء

سینئر قلمکار کھتری عصمت علی پٹیل کے قلم سے

مادر تعلیم محترمہ خدیجہ حاجیانی (مرحومہ) کا حسب ذیل انٹرویو مضمون کی شکل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ مفصل انٹرویو محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں صاحبہ نے روزنامہ جنگ کراچی کے "خواتین" کے صفحے کے لئے گجراتی برادری کے ممتاز اور سینئر قلمکار کھتری عصمت علی پٹیل نے قلمبند کیا تھا۔ جو روزنامہ جنگ کراچی کی مورخہ 30 جولائی 1976ء کی اشاعت میں طبع ہوا تھا۔

اس کے بعد ایک اور تفصیلی انٹرویو ہفت روزہ اخبار جہاں میں کھتری عصمت علی صاحب نے لیا تھا۔ جو فل دو صفحات پر مشتمل طویل انٹرویو مع تصاویر مورخہ 20 نومبر تا 26 نومبر 1978ء کے شمارے میں اشاعت پذیر ہوا تھا۔ کھتری صاحب نے جنگ اور اخبار جہاں کے انٹرویو کی جامع معلومات کو یکجا کرکے اور مزید اہم اضافوں کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔

(ادارہ)

جس طرح جناب حسن علی آفندی نے کراچی میں سندھ مدرستہ الاسلام قائم کیا، سر آدم جی حاجی داؤد نے میمن ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر

بانٹوا میمن جماعت کی جانب سے محترمہ خدیجہ حاجیانی کی خدمتِ اقدس میں

سپاسنامہ

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

محترمہ خدیجہ حاجیانی صاحبہ

بانٹوا میمن برادری کی ایک عظیم خاتون، مجسمہ ایثار و وفا، رہبر نسواں، منبع علم و انسانیت کی خدمت اقدس میں برادری کی جانب سے سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے ہمیں مسرت ہوتی ہے۔

عام طور پر لوگ کسی کے مرنے کے بعد اس کی خدمت کے گن گاتے ہیں۔ ایسا کم ہی ہوتا ہے کہ لوگ زندگی میں محسنوں کی خدمات کو سراہیں تاکہ دوسروں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی جا سکے۔ لیکن محترمہ آپ نے تعلیم نسواں کے لیے جو گراں قدر خدمات انجام دی ہیں ان کا اعتراف نہ کرنا احسان ناشناسی ہے۔ بانٹوا میمن برادری آپ کی ان گراں قدر خدمات کی احسان مند ہے اور آج پوری برادری آپ کی خدمات کا کھلے دل سے اعتراف کرتی ہے۔

آپ لڑکیوں کی تعلیم کے لیے نصف صدی سے زائد عرصہ سے جو خدمات انجام دے رہی ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ آپ نے لڑکیوں کو تعلیم دلانے کا بیڑہ اس وقت اٹھایا جس وقت ان کو پڑھانا ایک عیب سمجھا جاتا تھا۔ آپ کے قائم کیے ہوئے اسکولز اور کالج چاہے وہ رونق اسلام گرلز اسکول کھارادر ہو، یا نانک واڑہ یا فیڈرل ایریا کا رونق گرلز کالج کھارادر ہو، آپ کی علم دوستی کا بین ثبوت ہیں۔ ان تعلیمی اداروں میں آپ کا خون دل بھی شامل ہے۔ آپ ان تعلیمی اداروں کا ذکر محبت بھرے دل سے کرتی ہیں جو ان کی آغوش میں پروان چڑھنے والی نسل کی خیرخواہی اور فلاح و ترقی کے لیے مضطرب ہے۔ محترمہ ان تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والی ہزاروں طالبات آپ کی مرہون منت ہیں۔

محترمہ ہم آپ کو برادری کی جانب سے یقین دلاتے ہیں کہ جو علم کی شمع آپ نے روشن کی ہے انشاءاللہ ہم اس کی حفاظت کریں گے اور آپ کی روشن کی ہوئی علم کی شمع کو کبھی بجھنے نہیں دیں گے۔ انشاءاللہ۔

محترمہ آپ جیسی خواتین صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ آپ نے برادری پر جو احسان کیا ہے اس کا اجر تو اللہ ہی دے سکتا ہے۔ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ بے شک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ تاہم برادری نے فیصلہ کیا ہے کہ شیخ الجامعہ کراچی کے توسط سے آپ کی خدمت اقدس میں ایک تحفۂ خدمت تعلیم نسواں اور ایک حقیر رقم بطور تحفہ پیش کی جائے۔ ہمیں امید ہے کہ آپ قبول فرمائیں گی۔

محترمات! اس جلسہ کی مناسبت سے ہم نے شیخ الجامعہ کراچی پروفیسر ڈاکٹر احسان رشید صاحب کو اس جلسہ کی صدارت کے لیے زحمت دی ہے جنہوں نے باوجود اپنی گوناگوں مصروفیات کے ہماری دعوت قبول فرمائی جس کے ہم تہہ دل سے مشکور ہیں۔ ان کے بارے میں ہم صرف اتنا عرض کرتے ہیں کہ جامعہ کراچی کی تمام تر ترقی انہی کے دم سے قائم ہے۔ ہم ڈاکٹر صاحب سے گزارش کرتے ہیں کہ بانٹوا میمن برادری کی جانب سے تحفۂ خدمت تعلیم نسواں اور دوسرے تحائف محترمہ خدیجہ حاجیانی کی خدمت میں پیش کریں۔

اللہ رب العزت سے التجا ہے کہ محترمہ کا سایہ ہم پر دیر تک قائم رکھیں۔ آمین۔

پیر محمد ابا عمر کالیا

اعزازی جنرل سیکریٹری

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

7 جولائی 1978ء

محترمہ خدیجہ حاجیانی صاحبہ کے اعزاز میں منعقدہ 7 جولائی 1978ء کو تقریب میں دیے جانے والے سپاسنامے کی عکسی نقل

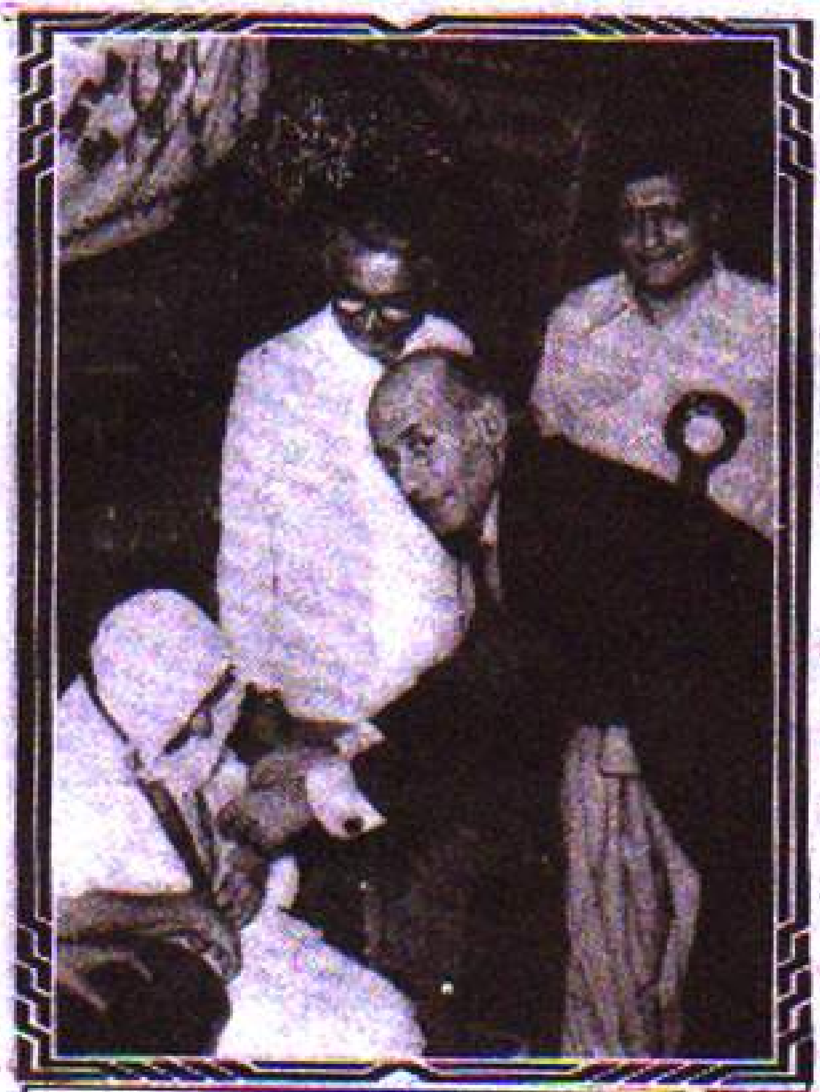

مادرِ تعلیم محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں کو تعلیم نسواں کے سلسلے میں گراں قدر خدمات کے اعتراف میں 7 جولائی 1978ء کو منعقدہ شاندار اور پروقار تقریب میں وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی پروفیسر ڈاکٹر احسان رشید بانٹوا میمن جماعت کی جانب سے دس تولے کا طلائی میڈل اور پونے دو لاکھ روپے کی رقم کا بینک ڈرافٹ پیش کر رہے ہیں۔ ان کی پشت پر جناب پیر محمد ابا عمر کالیا اور سیٹھ حاجی عبدالشکور بلوانی نمایاں ہیں۔

سوسائٹی کو قائم کیا اور بابائے تعلیم کا خطاب حاصل کیا، اسی طرح بانٹوا میمن برادری کی ایک باکمال عزم و خدمت کی پیکر بے مثال خاتون نے جو خود اعلیٰ تعلیم کے زیور سے بھی آراستہ نہ تھیں، چھ اسکول، ایک ڈگری گرلز کالج اور دو لیڈیز انڈسٹریل ہوم قائم کرکے تعلیمی خدمت کے میدان میں خواتین کے نام اور وقار کو بلند مقام بخشا اور مادرِ تعلیم کا خطاب حاصل کیا۔ کاٹھیاواڑ، ہندوستان کے ساحل پر ایک جزیرہ نما ہے۔ قدیم زمانے سے اس میں ہندو اور مسلم ریاستیں قائم تھیں۔

انگریزوں کے زمانے میں بھی چھوٹی بڑی کوئی دو سو ریاستیں وہاں موجود تھیں مثلاً جوناگڑھ، راجکوٹ، پوربندر، اوپلیٹا، وتھلی، جیت پور، کتیانہ وغیرہ۔ یہاں ہندو اور مسلمان دونوں آباد تھے اور عام طور پر ان کو گجراتی کہا جاتا تھا۔ مسلمان گجراتیوں کی سب سے بڑی اور مشہور برادری میمن برادری ہے۔ پاکستان بننے کے بعد جو مسلمان ہجرت کرکے پاکستان آئے، ان میں آنے والے میمن زیادہ تر کراچی، حیدرآباد، سکھر اور میرپور خاص میں آباد ہوئے۔ کاٹھیاواڑ کے جن جن شہروں سے مثلاً جیت پور، کتیانہ، وتھلی، اوکھائی، دھوراجی اور بانٹوا وغیرہ سے ان کا تعلق تھا، کراچی میں بھی ان کی برادریاں انہی ناموں سے مشہور ہوئیں۔

گجرات کے مسلمانوں نے کئی بڑی شخصیتیں پیدا کی ہیں۔ مثلاً قائداعظم محمد علی جناح، سر آدم جی حاجی داؤد، سیٹھ احمد داؤد، سیٹھ یحییٰ احمد باوانی، حسین قاسم دادا، حاجی سلیمان بھورا، عربی شاعری اور ادب کے محقق پروفیسر عبدالعزیز میمن، تحریک خلافت کے صدر سیٹھ میاں چھوٹانی، خلافت کمیٹی کے سیکریٹری سیٹھ احمد حاجی صدیق کھتری، سابق وزیراعظم کھتری اسمٰعیل ابراہیم چندریگر اور خود ہمارے دور کے خادم انسانیت بانٹوا میمن برادری کا فخر عبدالستار ایدھی مرحوم جنہوں نے خدمت خلق میں وہ کام کر دکھایا جس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

حاجیانی خدیجہ بائی کی پیدائش : کاٹھیاواڑ کی دھن نگری شہر بانٹوا جس سے مرحوم عبدالستار ایدھی کا بھی تعلق ہے، قیام پاکستان سے پہلے ایک آسودہ حال شہر تھا۔ لوگ اسے "دھنی پور" یعنی دولت مندوں کا شہر کہتے تھے۔ کیونکہ یہاں آباد تاجر پیشہ لوگ بڑے دھن دولت کے مالک تھے۔ اسی لیے بانٹوا کو کاٹھیاواڑ کی دھن نگری کہا جاتا تھا۔ 20 جنوری 1899ء کو بانٹوا کے ایک معزز شہری حاجی احمد بلوانی (جو

اکولی یا عقولی کے عرف سے بھی مشہور ہیں) کے ہاں ایک بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام خدیجہ رکھا گیا۔ ان کے والد صاحب بمبئی میں محمد ابراہیم محمد جعفر نامی ایک فرم (کمپنی) میں کام کرتے تھے، اس لیے وہ کچھ عرصے کے لیے اپنے خاندان کو اپنے ساتھ بمبئی لے گئے۔ خدیجہ بائی نے وہاں پڑوسیوں کے ہاں قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی اور تھوڑی بہت اردو بھی سیکھی۔

شادی بھی، صدمہ بھی: خدیجہ بائی کی عمر ابھی تیرہ چودہ برس کی ہوئی تھی کہ حاجی سلیمان حاجی غنی موٹن سے ان کی شادی ہوگئی۔ بدقسمتی سے انہیں یکے بعد دیگرے دو صدمے اٹھانے پڑے۔ شادی کے کوئی چھ برس بعد ان کے شوہر اللہ کو پیارے ہوگئے۔ ان کے بعد ان کی بڑی بیٹی کا بھی انتقال ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ ان کے دل پر کیا گزری ہوگی لیکن ایک مسلمان خاتون کا شیوہ رضائے الٰہی پر صبر کرنا ہے اور انہوں نے مشکل زندگی صبر و شکر کے ساتھ گزار دی۔

تعلیم سے رغبت: خدیجہ بائی اپنے بچوں کی پرورش میں اپنا وقت صرف کرتی رہیں۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں تعلیم سے دلچسپی پیدا کردی۔ اکولی مسجد کے قریب ان کے والد صاحب حاجی احمد بھوانی نے لڑکیوں کے لئے ایک مدرسہ بنوایا تھا۔ خدیجہ بائی محض خدمت کے جذبے سے اس میں دلچسپی لیتی تھیں۔ برادری نے ان کے شوق اور لگن کو دیکھ کر جمعیت النظام الاسلام کے زیر اہتمام قائم کردہ لڑکیوں کے مدرسے کا انتظام خدیجہ بائی کے سپرد کردیا۔ وہ خود کچھ زیادہ تعلیم یافتہ نہ تھیں لیکن تعلیم کی دل و جان سے قدر کرتی تھیں۔ جمعیت نے یہ مدرسہ جولائی 1922ء میں قائم کیا تھا۔ اس کے صدر حاجی آدم حسین قاسم دادا تھے۔ جبکہ حاجی محمد ہالا گام والا نائب صدر اور عبدالرحمن مینڈ ھا جنرل سیکریٹری تھے۔ اس اسکول کی ایک مجلس عاملہ بھی تھی جس میں چند اور محترم شخصیتیں حاجی عبداللطیف مدراس والا، حاجی سلیمان مدراس والا، حاجی حسین کاپڑیا اور حاجی آدم علی محمد دوجی جیسے لوگ شامل تھے۔ اس میں ابتداء میں صرف قرآن مجید کی تعلیم دی جانے لگی۔ مگر دو سال بعد اس اسکول میں گجراتی اور اردو کی تعلیم کا بھی عمدہ بندوبست کردیا گیا۔

کھتری عصمت علی پٹیل، محترمہ خدیجہ حاجیانی صاحبہ سے انٹرویو لیتے وقت کی ایک یادگار تصویر۔

خدیجہ بائی کو مدرسہ چلانے کا کوئی تجربہ نہ تھا لیکن انہیں ایک تو لڑکیوں کی تعلیم سے دلچسپی تھی، دوسرے وہ بڑی محنتی خاتون تھیں لہٰذا کچھ عرصے میں ہی وہ مدرسے کو مہارت سے چلانے لگیں۔ اتفاق سے مدرسے کی بڑی استانی بشیرہ خاتون سے انتظامی معاملے پر خدیجہ بائی کا اختلاف ہوگیا تو انہوں نے بات کو بڑھانے کے بجائے مدرسے سے الگ ہونا پسند کیا۔

مدرسہ زینت الاسلام کا قیام: خدیجہ بائی کو چونکہ اب کچھ تجربہ بھی حاصل ہوگیا تھا اس لیے وہ ایک اور مدرسے کی بنیاد ڈالنے میں مصروف ہوگئیں۔ انہوں نے چند خواتین کو مدرسہ کھولنے کے

مادر تعلیم محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں کو تعلیم نسواں کے سلسلے میں گراں قدر خدمات کے اعتراف میں 7 جولائی 1978ء کو منعقدہ شاندار اور پروقار تقریب میں وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی پروفیسر ڈاکٹر احسان رشید بانٹوا میمن جماعت کی جانب سے دس تولے کا طلائی میڈل اور پونے دو لاکھ روپے کی رقم کا بینک ڈرافٹ پیش کر رہے ہیں۔ ان کی پشت پر جناب پیر محمد ابا عمر کالیا اور سیٹھ حاجی عبدالشکور بلوانی نمایاں ہیں۔

سوسائٹی کو قائم کیا اور بابائے تعلیم کا خطاب حاصل کیا، اسی طرح بانٹوا میمن برادری کی ایک باکمال عزم و خدمت کی پیکر بے مثال خاتون نے جو خود اعلیٰ تعلیم کے زیور سے بھی آراستہ نہ تھیں، چھ اسکول، ایک ڈگری گرلز کالج اور دو لیڈیز انڈسٹریل ہوم قائم کر کے تعلیمی خدمت کے میدان میں خواتین کے نام اور وقار کو بلند مقام بخشا اور مادر تعلیم کا خطاب حاصل کیا۔ کاٹھیاواڑ، ہندوستان کے ساحل پر ایک جزیرہ نما ہے۔ قدیم زمانے سے اس میں ہندو اور مسلم ریاستیں قائم تھیں۔

انگریزوں کے زمانے میں بھی چھوٹی بڑی کوئی دو سو ریاستیں وہاں موجود تھیں مثلاً جوناگڑھ، راجکوٹ، پور بندر، اوپلیٹا، دھوراجی، جیت پور، کتیانہ وغیرہ۔ یہاں ہندو اور مسلمان دونوں آباد تھے اور عام طور پر ان کو گجراتی کہا جاتا تھا۔ مسلمان گجراتیوں کی سب سے بڑی اور مشہور برادری میمن برادری ہے۔ پاکستان بننے کے بعد جو مسلمان ہجرت کر کے پاکستان آئے، ان میں آنے والے میمن زیادہ تر کراچی، حیدرآباد، سکھر اور میرپور خاص میں آباد ہوئے۔ کاٹھیاواڑ کے جن جن شہروں سے مثلاً جیت پور، کتیانہ، دھوراجی، اوکھائی، دھوراجی اور بانٹوا وغیرہ سے ان کا تعلق تھا، کراچی میں بھی ان کی برادریاں انہی ناموں سے مشہور ہوئیں۔

گجرات کے مسلمانوں نے کئی بڑی شخصیتیں پیدا کی ہیں۔ مثلاً قائداعظم محمد علی جناح، سر آدم جی حاجی داؤد، سیٹھ احمد داؤد، سیٹھ یحییٰ احمد باوانی، حسین قاسم دادا، حاجی سلیمان بھورا، عربی شاعری اور ادب کے محقق پروفیسر عبدالعزیز میمن، تحریک خلافت کے صدر سیٹھ میاں چھوٹانی، خلافت کمیٹی کے سیکریٹری سیٹھ احمد حاجی صدیق کھتری، سابق وزیراعظم کھتری اسمٰعیل ابراہیم چندریگر اور خود ہمارے دور کے خادم انسانیت بانٹوا میمن برادری کا فخر عبدالستار ایدھی مرحوم جنہوں نے خدمت خلق میں وہ کام کر دکھایا جس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

حاجیانی خدیجہ بائی کی پیدائش : کاٹھیاواڑ کی دھن نگری شہر بانٹوا جس سے مرحوم عبدالستار ایدھی کا بھی تعلق ہے، قیام پاکستان سے پہلے ایک آسودہ حال شہر تھا۔ لوگ اسے ''دھنی پور'' یعنی دولت مندوں کا شہر کہتے تھے۔ کیونکہ یہاں آباد تاجر پیشہ لوگ بڑے دھن دولت کے مالک تھے۔ اسی لیے بانٹوا کو کاٹھیاواڑ کی دھن نگری کہا جاتا تھا۔ 20 جنوری 1899ء کو بانٹوا کے ایک معزز شہری حاجی احمد بلوانی (جو

اکولی یا عقولی کے عرف سے بھی مشہور ہیں) کے ہاں ایک بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام خدیجہ رکھا گیا۔ ان کے والد صاحب بمبئی میں محمد ابراہیم محمد جعفر نامی ایک فرم (کمپنی) میں کام کرتے تھے، اس لیے وہ کچھ عرصے کے لیے اپنے خاندان کو اپنے ساتھ بمبئی لے گئے۔ خدیجہ بائی نے وہاں پڑوسیوں کے ہاں قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی اور تھوڑی بہت اردو بھی سیکھی۔

شادی بھی، صدمہ بھی: خدیجہ بائی کی عمر ابھی تیرہ چودہ برس کی ہوئی تھی کہ حاجی سلیمان حاجی غنی موٹن سے ان کی شادی ہوگئی۔ بدقسمتی سے انہیں یکے بعد دیگرے دو صدمے اٹھانے پڑے۔ شادی کے کوئی چھ برس بعد ان کے شوہر اللہ کو پیارے ہوگئے۔ ان کے بعد ان کی بڑی بیٹی کا بھی انتقال ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ ان کے دل پر کیا گزری ہوگی لیکن ایک مسلمان خاتون کا شیوہ رضائے الٰہی پر صبر کرنا ہے اور انہوں نے مشکل زندگی صبر و شکر کے ساتھ گزار دی۔

تعلیم سے رغبت: خدیجہ بائی اپنے بچوں کی پرورش میں اپنا وقت صرف کرتی رہیں۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں تعلیم سے دلچسپی پیدا کردی۔ اکولی مسجد کے قریب ان کے والد صاحب حاجی احمد بلوانی نے لڑکیوں کے لئے ایک مدرسہ بنوایا تھا۔ خدیجہ بائی محض خدمت کے جذبے سے اس میں دلچسپی لیتی تھیں۔ برادری نے ان کے شوق اور لگن کو دیکھ کر جمعیت انتظام الاسلام کے زیر اہتمام قائم کردہ لڑکیوں کے مدرسے کا انتظام خدیجہ بائی کے سپرد کردیا۔ وہ خود کچھ زیادہ تعلیم یافتہ نہ تھیں لیکن تعلیم کی دل و جان سے قدر کرتی تھیں۔ جمعیت نے یہ مدرسہ جولائی 1922ء میں قائم کیا تھا۔ اس کے صدر حاجی آدم حسین قاسم دادا تھے۔ جبکہ حاجی محمد بالا گام والا نائب صدر اور عبدالرحمٰن مینڈھا جنرل سیکریٹری تھے۔ اس اسکول کی ایک مجلس عاملہ بھی تھی جس میں چند اور محترم شخصیتیں حاجی عبداللطیف مدراس والا، حاجی سلیمان مدراس والا، حاجی حسین کاپڑیا اور حاجی آدم علی محمد دوجگی جیسے لوگ شامل تھے۔ اس میں ابتداء میں صرف قرآن مجید کی تعلیم دی جانے لگی۔ مگر دو سال بعد اس اسکول میں گجراتی اور اردو کی تعلیم کا بھی عمدہ بندوبست کردیا گیا۔

لکھتری عصمت علی پٹیل، محترمہ خدیجہ حاجیانی صاحبہ سے انٹرویو لیتے وقت کی ایک یادگار تصویر۔

خدیجہ بائی کو مدرسہ چلانے کا کوئی تجربہ نہ تھا لیکن انہیں ایک تو لڑکیوں کی تعلیم سے دلچسپی تھی، دوسرے وہ بڑی محنتی خاتون تھیں لہٰذا کچھ عرصے میں ہی وہ مدرسے کو مہارت سے چلانے لگیں۔ اتفاق سے مدرسے کی بڑی استانی بشیرہ خاتون سے انتظامی معاملے پر خدیجہ بائی کا اختلاف ہوگیا تو انہوں نے بات کو بڑھانے کے بجائے مدرسے سے الگ ہونا پسند کیا۔

مدرسہ زینت الاسلام کا قیام: خدیجہ بائی کو چونکہ اب کچھ تجربہ بھی حاصل ہوگیا تھا اس لیے وہ ایک اور مدرسے کی بنیاد ڈالنے میں مصروف ہوگئیں۔ انہوں نے چند خواتین کو مدرسہ کھولنے کے

نیک کام پر آمادہ کرلیا۔ چنانچہ معزز خواتین کے ساتھ مل کر انہوں نے ایک کمیٹی بنائی۔ ان میں عائشہ بائی بالا گام والا، رقیہ بائی بالا گام والا، حنیفہ بائی گاندھی، جور بائی حاجیانی مدراس والا اور عائشہ حاجیانی وڈالا والا نے بھی ان کی مدد کی۔ یہ بھی کوئی کم حیرت انگیز بات نہیں کہ قیام پاکستان سے برسوں پہلے گجراتی میمن خواتین میں ایسی خواتین بھی گزری ہیں جنہوں نے کمیٹی بنا کر مدرسہ قائم کیا ہو۔ بانٹوا شہر میں ڈاکٹر نانجیانی کے دواخانے کے قریب ایک دکان کرائے پر لے کر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر انہوں نے مدرسہ زینت الاسلام قائم کر دیا۔ پہلے مدرسے کی ایک استانی نے کچھ رکاوٹیں پیدا کیں لیکن خدیجہ بائی ایک نیک اور صاف دل خاتون تھیں۔ لہٰذا انہیں ہر طرف سے تعاون ملنے لگا۔ حاجی سلیمان دیوان نے تو کمال ہی کر دیا۔ انہوں نے اس مدرسے کے لیے تیس ہزار گز کا پلاٹ عطیے میں دیا۔ یہ ایک بہت بڑی سپورٹ تھی۔ اب خدیجہ حاجیانی کے عزم اور حوصلے مزید بلند ہو گئے۔ انہوں نے اس قطعہ زمین پر ایک شاندار عمارت تعمیر کرنے کی اسکیم بنائی اور پھر تمام گھرانوں سے رابطے کر کے سپورٹ طلب کی۔ اگر چہ اس میں انہیں خاصا وقت لگا لیکن انہوں نے 28000 روپے کی خطیر رقم جمع کر لی جو اس زمانے میں ایک بہت بڑی کامیابی تھی۔

نئی مملکت میں آمد : خدیجہ حاجیانی کا ان کی پیدائش سے لے کر پاکستان ہجرت تک کا سفر 48 برسوں پر محیط ہے۔ جب وہ 30 ہزار گز زمین پر ایک شاندار اسکول کی تعمیر کا خواب دیکھ رہی تھیں اور انہوں نے 28 ہزار روپے جمع کر لیے تھے تو ہندوستان کی تقسیم کا اعلان ہو گیا۔ چنانچہ تجارتی شہر بانٹوا بھی فسادات کی زد میں آ گیا۔ مدرسہ زینت الاسلام میں اس وقت 435 طالبات زیر تعلیم تھیں۔ اس میں دینی تعلیم کے علاوہ گجراتی اور اردو بھی پڑھائی جاتی تھی اور سلائی کڑھائی کی تربیت بھی دی جاتی تھی۔ مگر اپنی برادری کے ساتھ خدیجہ ماں کو بھی بانٹوا چھوڑ کر کراچی (پاکستان) آنا پڑا۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ اپنی جان سے بڑھ کر تعلیم کی فکر اپنے ساتھ لے کر آئی تھیں۔

قائداعظم سے ملاقات : کراچی آ کر بھی خدیجہ حاجیانی مدرسہ کھولنے کی فکر میں لگی رہیں۔ اپنی جان پہچان کی میمن خواتین سے رابطہ قائم کر کے انہیں اس نیک کام کے لیے تیار کر لیا۔ 15 جنوری 1948ء کو جان محمد حاجی سلیمان دیوان کی وساطت سے خدیجہ حاجیانی، زلیخا دیوان اور عائشہ بائی وڈالا والا برقعے پہنے گورنر جنرل ہاؤس پہنچ گئیں۔ غالباً اس مخصوص لباس میں گورنر جنرل ہاؤس پہنچنے والی وہ پہلی خواتین تھیں۔ اس وقت قائداعظم کسی میٹنگ میں مصروف تھے۔ تاہم محترمہ فاطمہ جناح نے انہیں شرف ملاقات بخشا۔ اس وقت محکمہ تعلیم کا ایک افسر بھی موجود تھا۔ جب خدیجہ بائی نے اپنا مدعا بیان کیا تو اس افسر نے کہا کہ یہ ان پڑھ خواتین اسکول کس طرح چلائیں گی؟ لیکن محترمہ فاطمہ جناح نے خدیجہ بائی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اصل چیز خدمت کا جذبہ ہے۔ یہ خواتین لکھی پڑھی خواتین سے بہتر طور پر اسکول چلائیں گی۔

پاکستان میمن ویمن ایجوکیشنل سوسائٹی کا قیام : خدیجہ حاجیانی کس پائے کی منتظم تھیں، اس بات کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے 20 فروری 1948ء ہی میں پاکستان میمن ویمن ایجوکیشنل سوسائٹی کی داغ بیل ڈالی تھی۔ محترمہ حنیفہ بائی اس کی صدر اور خدیجہ بائی حاجیانی کو جنرل سیکریٹری کی ذمہ داریاں دی گئی تھیں۔ ممبران میں محترمہ عائشہ بائی وڈالا والا، محترمہ مریم بائی، محترمہ زینب بائی، محترمہ زلیخا بائی دیوان وغیرہ شامل تھیں۔

رونق اسلام اسکول نانک واڑہ : ان کوششوں کے نتیجے میں سب سے پہلے نانک واڑہ میں رونق اسلام گرلز اسکول قائم کیا گیا تھا۔ جس کا افتتاح 24 جولائی 1948ء کو ہوا۔ محترمہ سلیمہ اختر پہلی صدر معلمہ مقرر ہوئیں۔ اسکول کے لیے پچاس ہزار روپے جمع کیے گئے تھے۔ 1963ء میں اس میں لوئر سیکنڈری اسکول کی کلاسیں شروع کی گئیں۔ فیڈرل بی ایریا میں 20 جنوری 1990ء کو منعقدہ جلسہ تقسیم انعامات

کے موقع پر مہمان خصوصی ڈائریکٹر آف اسکولز جناب عبدالمعید فاروقی نے رونق اسلام گرلز اسکول نانک واڑہ کو لوئر سیکنڈری اسکول سے سیکنڈری اسکول کا درجہ دینے کا اعلان کیا۔ لہٰذا یہ اسکول سیکنڈری اسکول کا درجہ حاصل کرگیا۔

رونق اسلام اسکول کھارادر : 22 اپریل 1948ء میں خاصی تگ و دو کے بعد کھارادر میں ایک عمارت حاصل کی گئی۔ اس موقع پر حاجیانی ماں کے جوش و خروش کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے اس عمارت کی صفائی اپنے ہاتھوں سے کی اور جلد ہی اس میں گرلز اسکول قائم کردیا۔ ستمبر 1950ء میں اسی عمارت میں سیکنڈری کی کلاسیں بھی شروع ہوگئیں۔ یہاں بھی فروغ علم کی آبیاری شروع ہوگئی۔

رونق اسلام گرلز اسکول فیڈرل بی ایریا : اس کے بعد فیڈرل بی ایریا میں میمن کالونی آباد ہوگئی۔ محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں نے وہاں ایک پلاٹ حاصل کیا۔ دی پاکستان میمن ویمن ایجوکیشنل سوسائٹی کراچی کی روح رواں محترمہ خدیجہ حاجیانی صاحبہ کی درخواست پر پاکستان میمن ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کی مجلس عاملہ نے منظوری کے بعد 24 اپریل 1961 میں محترمہ خدیجہ بائی کو فیڈرل بی ایریا میں رونق اسلام گرلز اسکول قائم کرنے کے لیے عطیے کے طور پر ایک ایکڑ کا پلاٹ اسٹریٹ 14 بلاک 3 میں دے دیا۔ اس اسکول کی تعمیر آپ نے اپنی نگرانی میں کرائی۔ وہ ہر روز شہر سے یہاں آتی تھیں۔ آخر 15 جولائی 1963ء میں عمارت مکمل ہوئی اور یہاں رونق اسلام گرلز اسکول کھل گیا۔ 4 مارچ 1965ء میں یہاں سیکنڈری کلاسیں بھی شروع ہوگئیں۔

کھارادر میں رونق اسلام گرلز کالج : کھارادر اور میٹھادر میں لڑکیوں کا کوئی کالج نہ تھا۔ بہت سی لڑکیوں کو اسکول کے بعد تعلیم ترک کرنی پڑتی تھی۔ چنانچہ محترم سیٹھ احمد داؤد اور حاجی عمر جمعہ جاری کی سپورٹ سے خدیجہ حاجیانی کو کھارادر میں ایک عمارت مل گئی اور یکم ستمبر 1965ء کو رونق اسلام گرلز کالج قائم ہوا اور حاجیانی صاحبہ کی ایک دیرینہ آرزو پوری ہوئی۔ اس سلسلے میں سیٹھ احمد داؤد کی والدہ محترمہ حاجیانی حنیفہ بائی کی خدمات بھی قابل ذکر ہیں جنہوں نے قدم قدم پر بے دریغ خطیر رقم خرچ کی۔ جنوری 1971ء میں پہلی بار لڑکیاں بی۔ اے کے امتحان میں شریک ہوئیں۔ 1972ء میں ان کو محترمہ بیگم رعنا لیاقت علی خان نے ڈگریاں عطا کیں۔ اس کالج کی پہلی پرنسپل محترمہ سلیمہ اختر آپا، دوسری پرنسپل محترمہ حسن بانو آفتاب قزلباش اور تیسری پرنسپل محترمہ زہرہ شفیق تھیں جو کالج کی بچیوں کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دیتی تھیں۔

انڈسٹریل ہومز : حاجیانی محترمہ حنیفہ بائی، محترمہ حور بائی حاجیانی عثمان دیوان، حاجیانی زینب بائی، حاجیانی رقیہ بائی اور دیگر مخیر خواتین کی مالی سپورٹ سے خدیجہ حاجیانی نے کاغذی بازار اور فیڈرل بی ایریا میں دو لیڈیز انڈسٹریل ہومز قائم کیے اور خواتین کو باعزت روزی کمانے کے قابل بنایا۔

حاجیانی خدیجہ بائی کی تعلیمی خدمات کا اعتراف : برادری کی مادر تعلیم محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں (مرحومہ) بچیوں کی تعلیم و تربیت اور تعلیم نسواں کے میدان میں قابل صد ستائش خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے زیر اہتمام 7 جولائی 1978ء کو ایک شاندار اور پروقار تقریب منعقد ہوئی جس کی صدارت اس وقت کے کراچی یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر احسان رشید صاحب نے کی۔ رونق اسلام کالج میں منعقدہ تقریب میں ممتاز سماجی اور فلاحی رہنماؤں، سماجی کارکنوں، صنعت کاروں، تاجروں، محکمہ تعلیم کے افسران، یونیورسٹی کے پروفیسر صاحبان اور اساتذہ کرام، طالبات اور بانٹوا میمن برادری اور میمن برادری کی اہم اور سرکردہ شخصیات نے اس میں شرکت فرمائی۔ اس وقت بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے اعزازی جنرل سیکریٹری جناب پیر محمد اباعمر کالیانے

حاجیانی ماں کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کرتے ہوئے نصف صدی پر محیط ان کی خدمات کا احاطہ کیا۔ تقریب کے صدر ڈاکٹر احسان رشید نے بھی خیر مقدمی کلمات ادا کیے۔ ڈاکٹر صاحب نے بانٹوا میمن جماعت کی جانب سے مادرِ تعلیم کی خدمت میں قرآن حکیم کا ایک نسخہ، جائے نماز، تسبیح اور دس تولے وزن کا سونے کا گولڈ میڈل اور 175000 روپے کی خطیر رقم کا بینک ڈرافٹ پیش کیا۔ حاجیانی ماں نے تحائف میں سے صرف قرآن حکیم کا نسخہ، تسبیح اور جائے نماز قبول فرمائی۔

حاجیانی ماں کی جانب سے سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے جماعت کے صدر جناب محمد عبداللہ اے کریم ڈنڈیا نے یہ اعلان کیا کہ 175000 کی ساری رقم حاجیانی ماں نے لوٹا دی ہے جو ان کی جانب سے مختلف فلاحی اور رفاہی کاموں پر خرچ کی جائے گی اور عطیہ میں دے دی جائے گی۔ ان کی ہدایت پر 75000 روپے سے ایک چیریٹیبل ٹرسٹ قائم کیا جائے گا۔ اس ٹرسٹ کی آمدنی سے غریب اور نادار طالبات کو تعلیمی وظائف دیئے جائیں گے۔ 75000 روپے کی دوسری رقم غریب بچیوں کی شادی بیاہ کی مد میں خرچ کی جائے گی۔ اس کے علاوہ حاجیانی ماں نے 5000 روپے رونق اسلام اسکول اور کالج کو 1000 روپے، دارالعلوم کو 500 روپے اور نابیناؤں کے اسکول کو 500 روپے اور فیڈرل بی ایریا کی مسجد کو 500 روپے دینے کا اعلان بھی کیا تھا۔

حاجیانی ماں کا انتخاب : خدیجہ حاجیانی صاحبہ بڑی مردم شناس خاتون تھیں۔ انہوں نے اپنے اسکولوں اور کالج کے لیے جو خواتین منتخب کیں، وہ سب بے لوث خدمت کرنے والی اعلیٰ تعلیم یافتہ اور قابل ٹیچرز تھیں۔ ان میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں: محترمہ سلیمہ اختر صاحبہ، محترمہ سعیدہ بانو (بیگم میجر بشارت اللہ)، محترمہ عائشہ حبیب، محترمہ عاصمہ بیگم، محترمہ شہنشاہ یوسف، محترمہ صغریٰ حسین، محترمہ محمودہ بیگم، محترمہ نفیسہ محمد صدیق، محترمہ رقیہ نسرین، محترمہ صغریٰ حکیم، محترمہ حسن بانو آفتاب قزلباش، محترمہ اقبال صبیحہ، محترمہ خیر النساء، محترمہ بشیرہ بیگم، محترمہ زہرہ شفیق، محترمہ میمونہ صدیق اور محترمہ عطیہ فرزانہ رحمٰن وغیرہ۔

ایک اعلیٰ کردار خاتون : خدیجہ حاجیانی اماں ایک بلند کردار، ملنسار، محنتی اور ماں کی طرح مہربان اور بے مثال خاتون تھیں۔ اپنے کام اپنے ہاتھوں سے کرتی تھیں۔ بارش ہو یا ہڑتال، وہ ہر خطرہ مول لے کر اسکولوں کے دورے کرتی تھیں۔ جب خواتین ان کی گراں قدر خدمات کا اعتراف کرتیں تو وہ کہتی تھیں کہ "میں نے کسی پر احسان نہیں کیا ہے۔ اس میں میرا کوئی دخل نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔" وہ بڑی انصاف پسند اور دور اندیش خاتون تھیں۔ سادگی پسند اور کفایت شعار تھیں۔ خدیجہ حاجیانی کے دل میں شفقت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ آپ طالبات اور معلمات سب کی یکساں طور پر سپورٹ کرتی تھیں۔ غریب لڑکیوں کی نہ صرف فیس معاف کرتی تھیں بلکہ یونیفارم اور کتابیں بھی ان کو اسکول کی طرف سے دی جاتی تھیں۔ ضرورت مند ٹیچرز کی سپورٹ کرتی تھیں کہ وہ بی۔ اے اور ایم۔ اے کریں۔ چنانچہ کئی ٹیچرز نے ان کی سرپرستی میں اعلیٰ ڈگریاں لیں اور حاجیانی ماں نے ان کو اپنے کالج میں ملازمت دی۔

حاجیانی ماں تمام اسکولز اور کالج میں میلاد النبی ﷺ، مباحثوں، تعلیمی اور قومی ٹیبلو پروگراموں اور دیگر تعلیمی جلسوں اور تقریبوں میں بڑے شوق سے شرکت کرتی تھیں۔ ان کی اعلیٰ ظرفی کا یہ ثبوت کافی ہے کہ 1976ء میں ان تمام اداروں کے قومیائے جانے کے بعد بھی وہ اپنے اسکولوں اور کالجوں میں جاتی رہیں اور ہر قسم کی سپورٹ فراہم کرتی رہیں۔ 1985ء میں جب تمام میمن اسکولز ڈی نیشنلائز ہوئے تو رونق اسلام گرلز اسکول محترمہ خدیجہ حاجیانی اماں کے سپرد کیے گئے۔ حاجیانی اماں نے اسکولوں کا انتظام بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کے سپرد کردیا۔ جماعت کے

عہدیداران اور مجلس عاملہ نے ان درس گاہوں کو بڑی محنت اور لگن سے سنبھالا ہوا ہے۔ حاجیانی ماں جماعت کی کارکردگی سے بہت خوش تھیں۔

سفر آخرت: 18 دسمبر 1990ء (۲۹ جمادی الآخر ۱۴۱۱ھ) کو بالآخر محترمہ خدیجہ حاجیانی علی اصغر (ساڑھے سات بجے) اپنے خالق حقیقی سے جاملیں۔ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے علاوہ دیگر بانٹوا میمن برادری کی تنظیموں اور اداروں کے عہدیداران نے تعزیتی جلسے میں حاجیانی ماں کو خراج عقیدت پیش کیا۔ تعلیم کے میدان میں مرحومہ نے جو مخلصانہ اور گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں اور نیکی پارسائی بلند اخلاق پر مبنی جو مثالی زندگی گزاری ہے، اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے اور پاکستانی قوم کی ہر خاتون کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے (آمین)

بانٹوا اتحاد پانچی ترقی نے خوشحالی جو ضامن آئیے

اپنا تشخص، کلچر اور ثقافت میمن زبان بول کر زندہ رکھ سکتے ہیں

صدارتی انعام ملنے پر دلی مبارک باد

براوری کی قابل فخر خاتون

محترمہ حفصہ نور محمد فیصل کھباتی

آپ کو 2020ء کا "سیرت کانفرنس اسلام آباد" میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے وزیر اعظم جناب محترم عمران خان کے دست مبارک سے سیرت پر مختصر اور عمدہ اسلامی کہانیاں (کتاب) "جنت کے راستے" لکھنے پر فرسٹ پرائز (ایوارڈ) یادگاری شیلڈ اور پچاس ہزار روپے کا بینک ڈرافٹ پیش کیا گیا۔

محترمہ حفصہ نور محمد فیصل صاحبہ کو وزیر اعظم پاکستان سے پہلا انعام حاصل کرنے پر، ان کے والدین دیگر فیملی ممبران، بانٹوا میمن برادری اور میمن برادری کا نام روشن کیا ہے۔

بانٹوا میمن جماعت کے تمام معزز عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین اور معزز کنوینر صاحبان محترمہ حفصہ اور ان کی پوری فیملی کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور مستقبل میں بھی شاندار کامیابیوں کے لئے دعا گو ہیں۔ (ادارہ)

ماضی کی ایک یاد

مادرِ تعلیم محترمہ خدیجہ حاجیانی کی غم انگیز رحلت پر قراردادِ تعزیت

Late Khatija Hajiani

اجلاس منعقدہ: بروز ہفتہ مورخہ 22 دسمبر 1990ء

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی، دی پاکستان میمن ویمن ایجوکیشنل سوسائٹی اور بانٹوا میمن برادری کی دیگر سماجی، فلاحی اور رفاہی تنظیموں اور اداروں کے علاوہ مرحومہ کے مداحوں کی جانب سے آج بروز ہفتہ مورخہ 22 دسمبر 1990ء کو مختصر نوٹس پر منعقدہ یہ تعزیتی اجلاس بانٹوا میمن برادری کی رونق اسلام گرلز اسکول و کالج کی بانی مادرِ تعلیم محترمہ خدیجہ حاجیانی حاجی احمد عقولی (بیوہ حاجی سلیمان حاجی عبدالغنی ڈنڈیا) جو کہ بروز منگل بمقام کراچی مورخہ 18 دسمبر 1990ء مطابق ۲۹ جمادی الآخر ۱۴۱۱ھ کو وفات فرما چکی ہیں اس پر اپنے گہرے دکھ اور صدمے کا اظہار کرتا ہے۔

مرحومہ نے 1949ء سے 1990ء تک مسلسل طور پر دی پاکستان میمن ویمن ایجوکیشنل سوسائٹی کی اعزازی سیکریٹری کے طور پر خدمات انجام دیں۔ نیز کراچی میں ناتک واڑہ، کھارادر اور فیڈرل بی ایریا میں گرلز اسکولز و کالج کے قیام کے علاوہ آپ دو لیڈیز انڈسٹریل ہومز کی بانی بھی رہیں۔ میمن برادری کی خواتین کی بھلائی کے مشن کے لئے مرحومہ خدیجہ حاجیانی نے 1922ء بمقام بانٹوا (کاٹھیاواڑ) سے اپنی عملی جدوجہد کی ابتدا کر کے پہلے پہل ایک مدرسے کی بنیاد رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنی زندگی کے آخری لمحات تک اپنی اس جدوجہد کو جاری رکھتے ہوئے نچلی سطح سے لے کر ڈگری کالج کی سطح تک میمن برادری کی خواتین میں علم کی روشنی کو پھیلایا۔

ایسی مخلص، نیک دل اور ہر دلعزیز خاتون اور میمن برادری کی خواتین کی بھلائی کے مشن کی تکمیل کے لئے اپنی پوری زندگی وقف کر دینے والی ہستی کی یادگار خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکے گا۔ مرحومہ کی اولادوں میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں جن میں سے آج کوئی بھی بقید حیات نہیں ہے۔ مرحومہ کے پوتے، پوتیاں، نواسے اور نواسیاں ماشاءاللہ سب زندہ سلامت ہیں۔

برادری میں روز افزوں پروان چڑھنے والے فضول رسم و رواج سے بھی مرحومہ سخت نالاں تھیں۔ وہ ہمیشہ برادری کو فضول رسومات سے بچنے کی تاکید کرنے کے ساتھ ساتھ سادگی اپنانے کی ترغیب دیتی رہیں۔ مرحومہ نے اپنے پسماندگان میں غمزدہ خاندان کے علاوہ اپنے خیر خواہوں، مداحوں و دیگر ساتھی کارکنان کو سوگوار چھوڑا ہے۔

آج کا یہ تعزیتی اجلاس اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہے کہ اللہ بزرگ و برتر مرحومہ کی مغفرت فرما کر انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے عزیز و لواحقین و دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

سوگواران بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی اور دیگر ادارے

☆ دی پاکستان میمن ویمن ایجوکیشنل سوسائٹی
☆ بانٹوا میمن خدمت کمیٹی
☆ بانٹوا میمن کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ
☆ بانٹوا میمن ملٹی پرپز سوسائٹی لمیٹڈ
☆ بانٹوا میمن راحت کمیٹی
☆ الجیلانی فاؤنڈیشن
☆ میمن ایجوکیشنل بورڈ
☆ بانٹوا انجمن حمایت اسلام
☆ دی میمن ویلفیئر سوسائٹی
☆ بانٹوا میمن ایجوکیشنل سوسائٹی
☆ بانٹوا میمن پروگریسو گروپ
☆ بانٹوا میمن اصلاحی گروپ
☆ بانٹوا اناؤن میمن ویلفیئر سوسائٹی
☆ بانٹوا میمن اسٹوڈنٹس یونین

(مطبوعہ: ماہنامہ میمن سماج کراچی۔ شمارہ جنوری 1991ء)

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

زکوٰۃ اور مالی عطیات کے سلسلے میں اپیل

الحمدللہ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کی مجموعی کارکردگی آپ کے بہترین تعاون اور کارکنوں کی انتھک کوششوں سے زیادہ بہتر ہے۔ اگر ہم اپنی جماعت کی کارکردگی کا مختصر سا جائزہ لیں تو ہمیں یہ جان کر خوشی ہوگی کہ پچھلے سالوں میں جماعت نے آپ کے تعاون کی وجہ سے خصوصاً مالی امداد میں کافی اضافہ کیا ہے۔ آپ کی جانب سے دی جانے والی زکوٰۃ اور مالی معاونت کی رقوم برادری کے غریب ضرورت مند بھائیوں اور بہنوں کی شادی مدد، آبادکاری، مالی امداد اور تعلیمی امداد کے سلسلے میں بانٹوا میمن جماعت کو بھجوانے کی گزارش کرتے ہیں۔ آئیے ہم سب مل کر جماعت کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں اور اس ضمن میں ہم آپ سے بھرپور اپیل کرتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں اور امداد کو جاری و ساری رکھنے کے لئے بڑھ چڑھ کر امداد دیں۔ شکریہ۔

آپ کے تعاون کا طلب گار

انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا

اعزازی جنرل سیکریٹری بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتا: ملحقہ بانٹوا میمن جماعت خانہ، حور بائی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ نزد راجہ مینشن کراچی

فون نمبر: 32768214 - 32728397

Website : www.bmjr.net

E-mail: bantvamemonjamat01@gmail.com

افضل الاشغال خدمت الناس

بہترین شغل انسانیت کی خدمت ہے (حدیث)

خیرات کا دلدار ہے میمن

نتیجہ فکر : جناب قاسم عباس کالاواڑ والا
(ٹورنٹو، کینیڈا)

کون کہتا ہے کہ ڈرپوک ہے میمن
محنت و عظمت کا پیکار شوق ہے میمن

کہیں درویش، تو کہیں سہوکار ہے میمن
صوم و صلوٰۃ اور خیرات کا دلدار ہے میمن
کاروبار کا دیوانہ کبھی نہ سمجھو تم اے
بے سہارا بیکسوں، مجبوروں کا یار ہے میمن

ڈرتا نہیں میمن طوفانوں سے ٹکرانے میں
منڈی کے دلدل سے بھی گزر جاتا ہے میمن
جب کبھی بھی ہو معاملہ قوم کی بقا کا
بلینک چیک کی صورت ابھر آتا ہے میمن

آئے جو وقت برے رواجوں سے لڑنے کا
پھر سومار بن کے ڈٹ جاتا ہے میمن
آجائے مصیبت کی گھڑی قوم پہ جس دن
کاکا باوانی بن کے ابھر آتا ہے میمن

کمزور اگر نظر آتا ہے میمن بظاہر
حقیقت میں کے درجہ بلوان ہے میمن
سخاوت کی کوئی بھی حد نہیں میمن کے پاس
سلطانوں میں سب سے بڑا سلطان ہے میمن

نوٹ : بلینک چیک۔۔ مرحوم سر آدم جی حاجی داؤد
سومار۔۔ مرحوم اے کریم سومار
کاکا باوانی۔۔ مرحوم حاجی اے لطیف ابراہیم باوانی

کورونا وائرس کا مقابلہ قومی عزم اور ہمت سے ممکن ھے

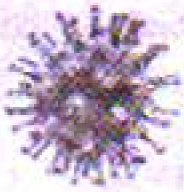

نوول کورونا وائرس

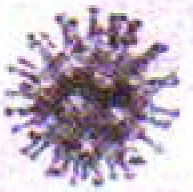

خود کو اور دوسروں کو بچانے کے لئے چند تدابیر

☆ بخار، کھانسی اور سانس لینے میں دشواری کی صورت میں ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

☆ کھانسنے یا چھینکنے کے دوران ناک منہ کو ٹشو یا کسی کپڑے سے ڈھانپ کر رکھیں۔

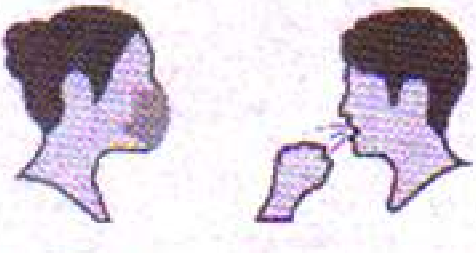

☆ استعمال کے بعد ٹشو کو مناسب طریقے سے ضائع کریں۔

☆ ہاتھوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔

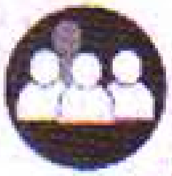

☆ اگر کسی کو نزلہ، زکام ہے تو دوسرے لوگوں سے کم از کم ایک میٹر کے فاصلے پر رہیں۔

☆ گندے ہاتھوں سے آنکھ، ناک یا منہ کو مت چھوئیں۔

☆ اپنی حفاظت کے لئے فیس ماسک استعمال کیا جاسکتا ہے۔

☆ صحیح طریقے سے پکے ہوئے انڈے، مرغی، مچھلی، گوشت سے بیماری پھیلنے کا خدشہ نہیں ہے۔

لہٰذا ملک کے ہر شہری اور برادری کو عدم سنجیدگی اور لاپروائی کو قطعی ترک کرکے بلا تاخیر تمام احتیاطی تدابیر کو قومی فریضہ سمجھتے ہوئے پورے اہتمام سے اختیار اور عمل کرنا چاہیے۔

اگر ہم سب عمل نہیں کریں گے تو قومی یکجہتی کی حقیقی اور پائیدار فضا کا فروغ پانا محال ہوگا۔ اس موذی مرض سے بچنا مشکل ہوگا۔

آیئے ہم اس کورونا وائرس کے خاتمے کے لئے اللہ تعالیٰ سے بھی دعا کریں۔

کاوش انتخاب

قائداعظم کے گجراتی زبان میں لیے گئے انٹرویو کا اردو ترجمہ

مترجم : کھتری عصمت علی پٹیل

انٹرویو : حاجی محمد اے شیوجی (مرحوم)
چیف ایڈیٹر ماہنامہ ویسی صدی (گجراتی) ممبئی

ممبئی سے شائع ہونے والے گجراتی ماہنامے "ویسمی صدی" (Vismi Sadi) کے چیف ایڈیٹر حاجی محمد اے شیوجی (مرحوم) نے آٹھ سوالات پر مشتمل ایک فہرست قائداعظم کے سامنے رکھی تھی۔ قائداعظم نے ان سوالوں کے جوابات گجراتی زبان میں اپنے ہاتھ سے تحریر کیے۔ اس میں آپ کے گجراتی دستخط بھی ہیں۔ یہ سوال و جواب "ویسمی صدی" کے مئی 1916ء کے شمارے میں شائع ہوئے۔

પુરુષમાં વખાણવાલાયક સદ્ગુણ કયો ? ... સ્વતંત્રતા

સ્ત્રીમાં વખાણવાલાયક સદ્ગુણ કયો ? ... વફાદારી

જિંદગીની સફળતા તમે શામાં માનો છો ? .. લોકોનો ચાહના મેળવવામાં

તમારો પ્રિય વિનોદ (Recreation) કયો ? ... ઘોડેસવારી.

તમારું મનગમતું ફૂલ કયું ? .... લીલી.

તમારો પ્રિય લેખક કયો ? .... શેક્સપીયર

તમારું પ્રિય પુસ્તક કયું ? .... મોનટી ક્રીસ્ટો

તમારો મુદ્રાલેખ (Motto) શો છે ? .... કદી નીરાશ ન થવું

સહી .... મોહમદ અલી ઝીણા

قائداعظم کے گجراتی انٹرویو کا اردو ترجمہ

سوال : ایک آدمی کی قابل تعریف خوبی کیا ہوتی ہے؟ جواب : آزادی

سوال : ایک خاتون کی قابل تعریف خوبی کیا ہے؟ جواب : وفاداری

سوال : آپ کے خیال میں زندگی کی کامیابی کیا ہے؟ جواب : عوام الناس کی محبت اور توجہ حاصل کرنا

سوال : مشاغل میں آپ کو کیا پسند ہے؟ جواب : گھڑسواری

سوال : آپ کو کونسا پھول پسند ہے؟ جواب : لی لی (سوسن)

سوال : آپ کو کونسا مصنف پسند ہے؟ جواب : شیکسپیئر

سوال : آپ کو کونسی کتاب پسند ہے؟ جواب : مونٹی کرسٹو (Monticristo)

سوال : آپ کا اصول عمل کیا ہے؟ جواب : کبھی بھی مایوس نہ ہونا

عکسی نقل بشکریہ میمن سینٹرل لائبریری بمبئی بازار کراچی

آنکھیں بڑی نعمت ہیں

صحیح سلامت آنکھیں انسان کے لئے قدرت کی بڑی نعمت ہیں۔ ایک دو آنکھوں سے محروم یا کمزور بینائی والا انسان ہی صحیح وصحت مند آنکھوں کی اہمیت کا اندازہ کرسکتا ہے۔ آنکھوں کے بغیر زندگی کے بہت سے فوائد اور لطف حاصل نہیں ہوسکتے لیکن افسوس ہے کہ آنکھوں کی حفاظت اور سلامتی کے لئے ہم بہت کم توجہ کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے ہم میں سے بہت سے لوگوں کی آنکھوں میں چشمے نظر آتے ہیں اور ایسے لوگوں کی تعداد بہت کم نظر آتی ہے جو پوری طرح صحت مند آنکھوں کے مالک ہوں اور اس نعمت سے پوری طرح لطف اندوز ہوتے ہوں۔ یہاں تفصیل میں گئے بغیر ہم آنکھوں کی حفاظت اور صحت کے لئے چند مفید ہدایات درج کرتے ہیں۔ ہم ان ہدایات کو ملحوظ رکھ کر آنکھوں کی نعمت سے پوری طرح مستفید ہوسکتے ہیں۔

1- دھندلی اور ناکارہ روشنی میں پڑھنے لکھنے یا سینے پرونے کا کام ہرگز نہ کیجئے۔

2- پڑھتے لکھتے وقت روشنی بائیں جانب رکھئے۔ دائیں جانب یا سامنے سے روشنی آنا آنکھوں کو تکلیف دیتا ہے۔

3- کتاب یا کاغذ کو کم سے کم دس بارہ انچ کے فاصلے پر رہنا چاہئے۔

4- لیٹ کر یا چلتی سواری میں مطالعہ نہ کیجئے۔ کھانا کھاتے وقت بھی نہ پڑھئے۔

5- رات کو سونے سے قبل کوئی اچھا سرمہ لگانا اچھی عادت ہے۔

6- روزانہ آنکھوں کو ٹھنڈے پانی سے غسل دیجئے۔ اس سے میل کچیل صاف ہوگا۔ اور دوران خون تیز ہوجائے گا۔

7- کھلے سرسبز اور شاداب میدان میں صبح یا شام تفریح کرنا آنکھوں کے لئے مفید ہے۔ سبز رنگ آنکھوں کو تقویت دیتا ہے۔

8- دھوئیں اور گرد وغبار سے آنکھوں کو محفوظ رکھئے۔

9- تیز دھوپ میں اور روشنی میں ہلکے رنگ کا چشمہ لگا کر نکلیے۔

10- آنکھوں کے عضلات کا دوران خون تیز کرنے کے لئے پتلیوں کو ایک فرضی دائرے کی شکل میں گھمائیے۔

11- مطالعے کے دوران میں کچھ دیر کے بعد آنکھوں کو کتاب پر ہٹالیجئے۔ ایک آدھ منٹ کے لئے بند کرکے آرام دیجئے پھر مطالعہ کیجئے۔ مسلسل

نظریں کتاب پر جمائے رکھنے سے آنکھوں سے زور پڑتا ہے۔

12- دونوں آنکھوں کے پپوٹوں کو تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد جھپکانا آنکھوں کی اچھی ورزش ہے۔

13- زیادہ باریک کام یا باریک حروف کا مطالعہ بہت دیر تک نہ کیجئے۔

14- ناکافی غذا، عام کمزوری اور خراب ہوا سے آنکھوں پر خراب اثر پڑتا ہے۔

15- گاجریں خوب کھایئے اور رس بھی پیجئے اس سے آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے۔

نماز پڑھیئے
قبل اس کے کہ آپ کی
نماز
پڑھی جائے

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

بانٹوا میمن برادری کے ضرورت مند طلبہ و طالبات کو

پروفیشنل تعلیم کے لیے اسکالرشپ

زکوٰۃ فنڈز سے

بانٹوا میمن برادری کے وہ طلبہ و طالبات جو مالی وسائل نہ ہونے کے سبب اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے سے قاصر ہیں مثلاً ڈاکٹرز، وکیل، انجینئر، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ، آرکیٹیک اس کے علاوہ دیگر ٹیکنیکل پروفیشنل کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند اور ضرورت مند طالب علموں کے لیے بانٹوا میمن جماعت کی جانب سے مالی تعاون کیا جاتا ہے جو طلبہ و طالبات مالی سپورٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ بانٹوا میمن جماعت سے رجوع کریں۔

نیک خواہشات کے ساتھ

فون 32728397 - 32768214

محمد عمران محمد اقبال ڈنڈیا

کنوینر ایجوکیشن کمیٹی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتا: ملحقہ بانٹوا میمن جماعت خانہ، حور بائی حاجیانی اسکول،
یعقوب خان روڈ نزد ورلعہ مینشن کراچی

انہوں نے سیرت کانفرنس میں اپنی تحریر کردہ کتاب پر وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کے دست مبارک سے ایوارڈ (فرسٹ پرائز) بھی وصول کیا اور 50 ہزار روپے کا خطیر انعام بھی

محترمہ حفصہ نور محمد فیصل کسباتی

تعارف سینئر قلمکار کھتری عصمت علی پٹیل کے قلم سے

محترمہ حفصہ نور محمد فیصل کا تعلق بانٹوا میمن برادری سے ہے۔ آپ اس برادری کی وہ خاتون ہیں جن پر پوری برادری کو نازبھی ہے اور فخر بھی۔ آپ ایک ایسی باہمت خاتون ہیں جن کو شروع سے ہی مذہب سے لگاؤ ہے اور آپ بچوں کے لیے بڑی مختصر اور عمدہ مذہبی کہانیاں لکھتی ہیں جو سبق آموز ہونے کے ساتھ ساتھ اثر انگیز بھی ہیں۔ آپ تعلیم یافتہ خاتون ہیں اور اپنی تعلیم سے برادری کے خاص طور سے بچوں اور نوجوانوں کی اصلاح کا فریضہ سرانجام دیتی ہیں۔ آپ کی تعلیم نسلوں کی آبیاری کررہی ہے اور آپ کا تجربہ نسل نو کو ایک عمدہ نسل بنانے میں مصروف ہیں۔

اہم کارنامہ : بانٹوا میمن برادری کی خاتون رکن محترمہ حفصہ نور محمد فیصل کسباتی نے یوں تو اب تک اپنی زندگی میں بہت سے کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں مگر ان کا تازہ ترین اور اہم ترین کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے اس سال اسلام آباد میں منعقدہ 30 اکتوبر 2020ء کو سیرت کانفرنس میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے وزیر اعظم جناب عمران خان کے دست مبارک سے خصوصی ایوارڈ بھی لیا اور آپ کو پچاس ہزار روپے کی انعامی رقم بھی پیش کی گئی۔ آپ نے اس سیرت کانفرنس میں پہلا انعام حاصل کرکے پوری میمن برادری کا سرفخر سے بلند کردیا اور اس انعام کے حصول کے ذریعے انہوں نے بانٹوا میمن برادری کے لیے بڑی عزت اور ناموری کمائی۔

والدین۔پیدائش : محترمہ حفصہ نور محمد فیصل کی پہچان انک کسباتی ہے۔ آپ کے والد محترم کا نام جناب امان اللہ حاجی آدم تھا اور والدہ

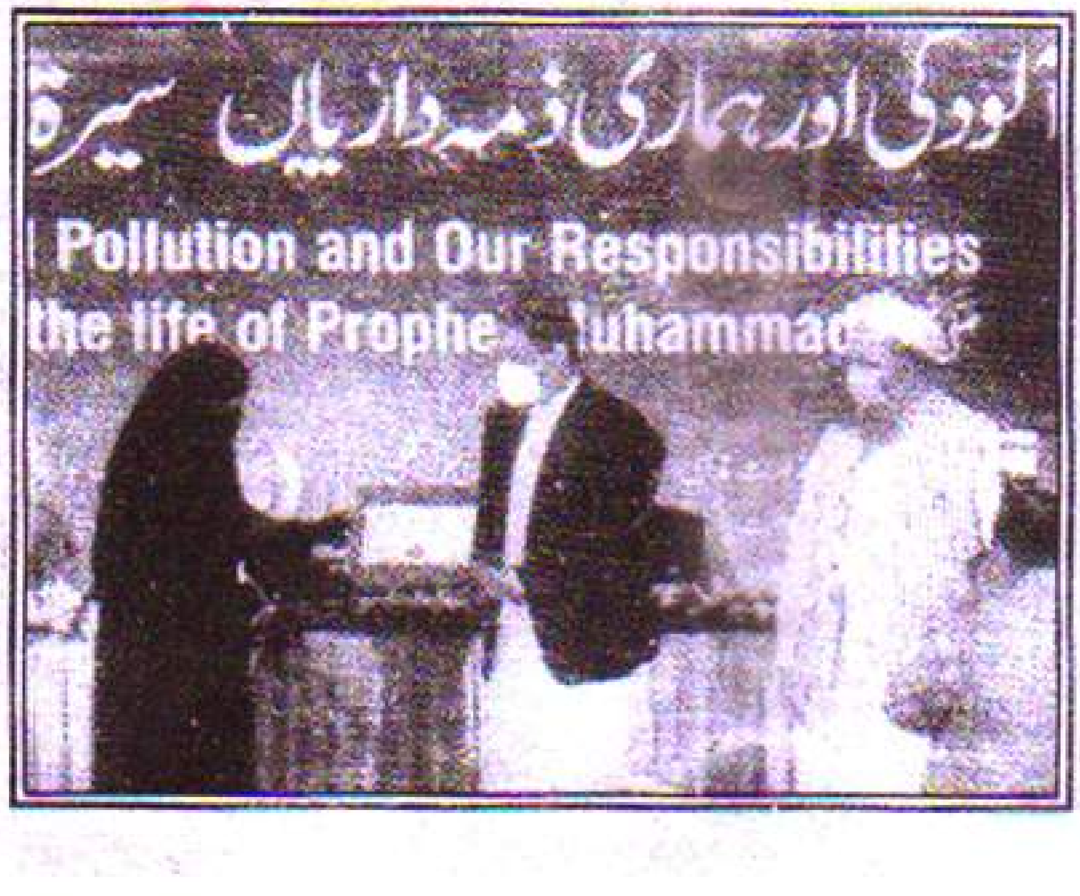

محترمہ حفصہ نور محمد فیصل کسباتی ایوان صدر کے آڈیٹوریم میں وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان جناب عمران خان سے سیرت کانفرنس 2020ء کا اپنی کتاب "جنت کے راستے" فرسٹ پرائز (ایوارڈ) اور پچاس ہزار روپے کا بینک ڈرافٹ وصول کرتے ہوئے۔

تعارف از قلم: محترمی عصمت علی پٹیل

کا نام محترمہ کلثوم اللہ رکھا صبیب خیدانہ والا ہے۔ اس گھرانے کا تعلق بانٹوا سے ہے۔ ہجرت کے بعد یہ گھرانہ جب کراچی آ کر آباد ہوگیا تو یہاں 27 نومبر 1981ء کو محترمہ حفصہ کی پیدائش عمل میں آئی تھی۔

بہنیں اور بھائی : محترمہ حفصہ کے صرف دو بھائی ہیں جن میں سے ایک نام محمد فیصل امان اللہ لٹھ ہے جبکہ دوسرے کا نام محمد فیاض امان اللہ لٹھ ہے۔ ان کی کوئی بہن نہیں ہے۔

تعلیم و تربیت کا سلسلہ : محترمہ حفصہ کی تعلیم و تربیت کا سلسلہ ایچ ایم اسکول، کھادر سے شروع ہوا جہاں سے آپ نے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد گورنمنٹ کامرس کالج سے انٹر کی تعلیم حاصل کی۔ انہوں نے یہ تعلیم ویمن کالج شاہراہ لیاقت کراچی سے حاصل کی اور اسی کالج سے بی اے کرنے کے بعد کراچی یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا جہاں سے انہوں نے اسلامک اسٹڈیز میں ایم اے کیا۔ چونکہ آپ کا رجحان دین اسلام کی طرف تھا اس لیے آپ نے پہلے ہی اسلامک اسٹڈیز میں ایم اے بھی کیا تھا اور بعد میں اسلام سے آپ کے خصوصی لگاؤ کی وجہ سے آپ بچوں کے لیے چھوٹی (مختصر) اور پراثر مذہبی کہانیاں لکھنے کی طرف راغب ہوئیں اور اسی سفر کو طے کرتے ہوئے وہ اس مقام پر پہنچیں کہ انہوں نے سیرت کانفرنس میں تحریری مقابلے برائے سال 2020ء میں اپنی سیرت کے حوالے سے تحریر کردہ کتاب ''جنت کے راستے'' میں پہلی پوزیشن حاصل کی اور ایوارڈ و انعام حاصل کرتے ہوئے پوری بانٹوا میمن برادری اور میمن برادری کے لیے فخر اور خوشی کا باعث بھی بنیں۔

دیگر اعزازات : محترمہ حفصہ نور محمد فیصل کسباتی نے کئی بار اپنی تعلیمی سرگرمیوں کے باعث انعامات اور اعزازات بھی حاصل کیے۔ ایک بار انہیں فاران کلب کی جانب سے بھی اعزاز ملا اس کے علاوہ APWA کے تحت انہوں نے اپنے صحافتی کیریئر میں عمدہ پرفارمنس ظاہر کر کے اپنی برادری اور اپنے خاندان ناموری کے لیے اعزازات حاصل کیے تھے۔

وزارت مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی
حکومت پاکستان اسلام آباد
سند امتیاز
حفصہ محمد فیصل
2020 / 1442
50,000

ایک اہم سنگ میل : محترمہ حفصہ کی زندگی میں 28 اکتوبر 1999ء کو وہ اہم موڑ اور وہ سنگ میل آیا جب جناب نور محمد فیصل محمد امین کسباتی (کچا) کو آپ کے شریک حیات بننے کا اعزاز حاصل ہوا۔ نور محمد فیصل صاحب محمد امین نور محمد کسباتی (کچا) کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کوئی کاروباری فرد نہیں ہیں بلکہ ملازمت کرتے ہیں۔ محترمہ حفصہ نور محمد

فیصل کسباتی کا تعلق کسی تاجر گھرانے سے نہیں ہے۔ نہ ان کی سسرال تجارت پیشہ ہے اور نہ ان کا مائیکا۔ ان کے شوہر جناب نور محمد فیصل محمد امین کسباتی ملازمت کرتے ہیں اور حق حلال کی روزی کما کر اپنا اور اپنے بچوں و فیملی کا پیٹ پالتے ہیں۔ وہ ایک دیانت دار اور محنتی انسان ہیں۔ اپنے کام اور اپنے پیشے سے محبت کرتے ہیں۔

انہوں نے اپنی زندگی میں ایمانداری کو اپنا بنیادی مقصد بنایا ہے اور اسی اہم مقصد کے تحت آپ کام بھی کر رہے ہیں اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ آگے بھی بڑھ رہے ہیں۔ ان کی بیگم صاحبہ بھی انہی کے انداز سے کام کرتی ہیں اور ان کے کاموں میں ان کے شوہر کا عکس دکھائی دیتا ہے۔ غرض دونوں میاں بیوی بڑے اچھے اور بہتر انداز میں ایک دوسرے کی پیروی کرتے ہوئے زندگی سے اپنے حصے کے فوائد اور خصوصیات کشید کر رہے ہیں۔ بلاشبہ اس فیملی کو بجا طور پر اپنی اقدار پر فخر ہے اور وہ ان اقدار کی مسلسل پیروی بھی کر رہے ہیں اور ان کے فوائد بڑی مہارت کے ساتھ آگے کی آنے والی نسلوں تک منتقل کر رہے ہیں اس حوالے سے یہ گھرانہ مبارک باد کا مستحق ہے جس نے دنیا کے اس سمندر میں اپنا راستہ الگ ہی بنایا ہے اور اسی پر چل رہے ہیں۔

محترمہ حفصہ اور جناب نور محمد فیصل کسباتی کے بچے : محترمہ حفصہ نور محمد فیصل اور جناب نور محمد فیصل کو قدرت نے اولاد کی نعمت سے بھی نوازا ہے۔ ان کے دو بیٹے ہیں۔ محمد احمد نور محمد، حافظ محمد مصطفیٰ نور محمد ان کے علاوہ ان دونوں کی ایک بیٹی آبلہ نور محمد بھی ہے۔

عملی زندگی میں کیا کرتی ہیں ؟ محترمہ حفصہ نور محمد فیصل کسباتی ویسے تو ایک مکمل خاتون ہیں اور بالخصوص ان کا رشتہ قلم و قرطاس کے ساتھ قائم ہے۔ آپ بہت اچھی تحریریں لکھتی ہیں جو کراچی کے معروف اخبارات کی زینت بھی بنتی ہیں مگر اصلیت میں انہوں نے کوئی ملازمت یا کوئی جاب نہیں کی بلکہ ایک خالص قسم کی مشرقی خاتون ہیں اور ایک ہاؤس وائف کی حیثیت سے اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہیں کیونکہ آپ جانتی ہیں کہ ایک مسلم خاتون کی اولین ذمے داری اس کا گھر ہے اور اس گھر کو سجانا سنوارنا اور اس کے تحفظ و سلامتی کا خیال رکھنا اس کے فرائض میں شامل ہے۔

سماجی یا فلاحی اداروں سے وابستگی : ویسے تو محترمہ حفصہ نور محمد فیصل کسباتی ایک سنجیدہ اور تعلیم یافتہ خاتون ہیں اور اس حوالے سے انہیں کسی بھی سماجی، رفاہی یا فلاحی ادارے سے وابستگی اختیار کر لینی چاہیے تھی مگر چونکہ وہ ایک مسلم خاتون کی عملی تصور کے مطابق خود کو ہاؤس وائف ہی بنائے ہوئے ہیں اور اسی کے تحت اپنے فرائض، خدمات اور کارنامے انجام دے رہی ہیں اس لیے آپ نے کسی بھی فلاحی، رفاہی یا سماجی ادارے سے کبھی کوئی وابستگی اختیار نہیں کی مگر پھر بھی آپ چونکہ ایک دین دار خاتون ہوتے ہوئے دین داری والا مزاج رکھتی ہیں اس لیے انسانیت کی خدمت کو فرض اولین قرار دیتے ہوئے اس ضمن میں دوسروں کی مدد (سپورٹ) و معاونت کو اپنا بنیادی مقصد سمجھتی ہیں اور اس خیال پر فخر بھی کرتی ہیں انہیں اپنے اس خیال پر بخوبی ناز ہے۔

حج بیت اللہ کی سعادت : ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں کہ محترمہ حفصہ نور محمد فیصل شروع سے ہی دین کی طرف راغب ہیں اس لیے 2005ء میں انہیں حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل ہوئی تھی اور آپ نے اس موقع پر خانہ کعبہ اور مدینہ منورہ میں با سعادت حاضری دے کر خود کو اپنی فیملی اور اپنی برادری کی ترقی، خوشحالی اور دین کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمانے کی دعائیں کیں۔

عمرہ: محترمہ حفصہ نور محمد فیصل نے اپنے شوہر کے ساتھ دنیا کے صرف ایک ملک کا دورہ کیا تھا اور وہ تھا سعودی عرب جہاں آپ نے 2005ء میں حج کے موقع پر حاضری دی تھی اور وہاں کی برکات سمیٹی تھیں۔

کون کونسی زبانیں جانتی ہیں؟ محترمہ حفصہ نور محمد فیصل کسباتی اپنی قومی زبان اردو جانتی ہیں اور اس زبان میں اچھا خاصا مواد بھی پڑھ چکی ہیں۔ اس کے علاوہ انہیں دوسری زبان انگریزی بھی آتی ہے جس کے رسائل اور کتب کا مطالعہ کرتی رہتی ہیں۔ اس کے علاوہ قرآن کریم سے خصوصی لگاؤ اور پیار کی وجہ سے وہ قرآن کریم کی زبان عربی کو بھی بہت پسند کرتی ہیں اور اسی زبان کے دوسرے مواد اور عربی دعائیں وغیرہ پورے ذوق وشوق سے پڑھتی ہیں۔ غرض محترمہ حفصہ فیصل ایک ایسی تعلیم یافتہ اور دین دار خاتون ہیں جو ہر لحاظ سے قابل تحسین ہیں۔ بہت اچھی بیوی اور بہت اچھی ماں ہیں۔ ان کے دونوں بیٹے اور بیٹی ان سے بڑا پیار کرتے ہیں اور ان کے ساتھ پورے ادب واحترام کے ساتھ پیش آتے ہیں اور اپنی محترم ماں کا ذکر بڑے اچھے انداز میں کرتے ہیں۔

خاندان کے دیگر افراد اور سب سے پیار واحترام: محترمہ حفصہ فیصل کسباتی اپنے گھر میں اپنے شوہر کے ساتھ ساتھ اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ بھی رہتی ہیں جن کے نام حافظ محمد احمد نور اور حافظ محمد مصطفی نور ہے اور ایک بیٹی آنسہ آہلہ نور کے ساتھ رہتی ہیں اور بڑے خوشگوار اور پرمسرت زندگی گزارتی ہیں۔ اس گھر میں ان کے ساتھ ان کی ساس، جیٹھ اور جٹھانی بھی رہتے ہیں۔ بچپن اور نوجوانی میں انہوں نے مطالعہ کیا، کوکنگ کی شوقین تھیں اور اچھی کتابوں کا مطالعہ کرتی تھیں۔ ان کے علاوہ انہوں نے کم عمری میں لڑکیوں کے کھیلنے والے تمام کھیل بھی کھیلے تھے۔ ویسے انہیں سلائی کا بھی بہت شوق ہے۔

پسندیدہ موضوعات: محترمہ حفصہ فیصل خواتین کے مسائل اور موضوعات پر عمدہ مضامین لکھتی ہیں وہ پاکستانی خواتین کے اہم مسائل میں تعلیم کی کمی اور دین سے دوری کو قرار دیتی ہیں۔ ان کا کہنا ہے اگر ہم پاکستانی خواتین کو دکھاوے، جہیز اور ریاکاری سے دور کردیں تو سارے مسائل حل ہو جائیں۔ ان کا کہنا ہے کہ لڑکیوں کی شادی کے لیے اٹھارہ سے بیس سال کی عمر بہترین ہے۔ مگر یہ شادیاں اسلامی شرعی طریقوں سے کی جائیں اسی میں ہماری بھلائی ہے۔

اسلام آباد میں قیام اور خصوصی دعوت: 29 اکتوبر 2020ء کو آپ اپنے شوہر کے ساتھ اسلام آباد کی سیرت کانفرنس میں شریک ہوئیں اور وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کی دعوت سے بھی لطف اندوز ہوئیں اس دوران انہوں نے اسلام آباد کی سیر بھی کی تھی اور آس پاس کے علاقوں کا بھی تفریحی دورہ کیا اور خوب لطف اٹھایا۔

اسلام آباد کے پسندیدہ مقامات: ویسے تو پورا اسلام آباد ہی خوبصورت اور حسین وسرسبز ہے مگر محترمہ حفصہ نور محمد فیصل کو بہ طور خاص جو تفریحی مقامات پسند آئے ان میں فیصل مسجد، شکر پڑیاں، دامن کوہ، لیک کینال شامل ہیں جن کی سیر یادگار سیر تھی۔ آب پارہ مارکیٹ سے انہوں نے گھر والوں کے لیے شاپنگ بھی کی اور اس مارکیٹ کی سیر بھی کی۔ غرض انہوں نے پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں دو نہایت عمدہ اور یادگار دن گزارے اور اس حسین سفر کی خوشگوار یادوں کو ساتھ لیے 31 اکتوبر 2020ء کی رات کو واپس کراچی پہنچ گئیں۔

قلمی سفر: محترمہ حفصہ نور محمد فیصل کا قلمی سفر اچھا خاصا طویل ہے۔ انہوں نے ابتدا ہی سے قلم کے ساتھ تعلق قائم کرلیا جو آج تک قائم ہے اور ان کا تحریری خزانہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مسلسل بڑھ رہا ہے اور اس میں پختگی بھی آتی جارہی ہے اگر ہم ان کے تحریری اور قلمی سفر پر نظر

ذالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ 2002ء میں انہوں نے اسلامی مضامین لکھے اسی دوران 2005ء میں وہ حج کے لیے حجاز مقدس گئیں، مگر 2009ء سے انہوں نے باقاعدہ لکھنا شروع کردیا۔ 2016ء سے انہوں نے مقامی اخبار کے خواتین صفحے کے لیے لکھنا شروع کیا، مختلف موضوعات پر لکھتی رہیں۔ اس دوران انہوں نے بڑی تعداد میں کہانیاں، مختلف کالم اور مضامین لکھے جنھوں نے چھپنے کے بعد بڑی پذیرائی حاصل کی۔ اس دوران انہوں نے ایکسپریس کراچی کے علاوہ ایکسپریس اسلام آباد کے لیے بھی لکھا اور ضرب مومن میں بھی ان کے مضامین شائع ہوتے رہے۔

بچوں کے لیے قلمی کاوشیں : محترمہ حفصہ نور محمد فیصل نے بچوں کے لیے بھی بڑی عمدہ اور معلوماتی و اصلاحی تحریریں لکھیں ان رسالوں میں درج ذیل قابل ذکر ہیں: اقراء، ساتھی، روضۃ الاطفال، بچوں کا باغ، بچوں کا گلستان، فہم دین، ذوق وشوق، پیغام ڈائجسٹ، بچوں کا اسلام، ہمدرد نونہال، کرن کرن روشنی، ادبیات اطفال۔

خواتین کے لیے آپ کی تحریریں : محترمہ حفصہ نور محمد فیصل کسباتی خواتین کے لیے مختلف اصلاحی کہانیاں اور سیریز ماہنامہ السعید، جنگ سنڈے میگزین اور فہم دین میں لکھ چکی ہیں جو سب بہت پسند کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے ادبی ڈائجسٹ میں بھی ناول تواتر سے لکھے تھے۔ مذکورہ بالا ایوارڈ کے علاوہ محترمہ حفصہ دیگر رسائل اور کتابوں میں بھی لکھ چکی ہیں اور یادگاری شیلڈ حاصل کرچکی ہیں جو بلاشبہ بہت بڑا اعزاز ہے۔ برادری کے نوجوانوں کے نام ایک خصوصی پیغام میں انہوں نے کہا ہے کہ محنت سے نہ گھبرائیں، ڈٹ کر محنت کریں، اس کا صلہ اللہ تعالیٰ دے گا۔ آپ نے آخر میں تعلیم نسواں کے لئے قابل فخر خاتون، ادر تعلیم محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں (مرحومہ) کی رونق اسلام گرلز اسکولوں اور کالج کا قیام تاریخ ساز کارنامہ ہے۔ بانٹوا میمن برادری ان کی گراں قدر تعلیم نسواں کی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کرسکے گی۔

میمن سماج آپ کے مطالعہ کے لئے

☆ ماہنامہ میمن سماج بانٹوا میمن برادری کی سماجی، فلاحی، تعلیمی اور رفاہی سرگرمیوں کا ترجمان ہے۔

☆ برادری میں رائج غلط رسم ورواج کے خاتمے کی مہم میں معاون مددگار ہے۔

☆ بانٹوا میمن برادری کے قلمکاروں اور نوجوان طلبہ وطالبات کی قلمی اور علمی صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی کو اجاگر کرنے کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

☆ بانٹوا میمن برادری کی تاریخ وثقافت، میمن کلچر ومیمنی بولی کے فروغ کے لئے کوشاں ہے۔

بانٹوا میمن جماعت کے جوئنیر نائب صدر اول اور آل پاکستان میمن فیڈریشن کے سینئر نائب صدر

جناب عبدالغنی حاجی سلیمان بھنگڑا کے چھوٹے بھائی

حاجی محمد اقبال حاجی سلیمان بھنگڑا

کا انتقال پر ملال

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے جوئنیر نائب صدر اول اور آل پاکستان میمن فیڈریشن کے سینئر نائب صدر ممتاز سماجی شخصیت جناب عبدالغنی حاجی سلیمان بھنگڑا کے چھوٹے بھائی اور مذہبی و سماجی ورکر حاجی محمد اقبال سلیمان بھنگڑا وبائی مرض کرونا کے سبب بروز جمعرات 3 دسمبر 2020ء کو 71 سال کی عمر پا کر بعد نماز مغرب رحلت فرمائی۔ نماز جنازہ دوسرے دن بعد نماز جمعہ ادا کی گئی۔

تدفین حضرت عالم شاہ بخاری کے سلسلے کے بزرگ حضرت بسم اللہ شاہ بخاری کے احاطے (دھوراجی کالونی) میں عمل میں آئی۔ قرآن خوانی اور فاتحہ سوئم بروز ہفتہ میمن مسجد پہاڑی والی (شہید ملت روڈ) بوقت نماز مغرب تا عشاء کے درمیان منعقد ہوئی۔

مرحوم کی نماز جنازہ، تدفین اور قرآن خوانی (فاتحہ سوئم) میں بانٹوا میمن جماعت کے عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین، آل پاکستان میمن فیڈریشن کے عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین، المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی اور میمن گجراتی سپریم کونسل کے عہدیداران، سماجی رہنما، سماجی کارکنان، دوست احباب کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ آپ نے مختلف سماجی اور فلاحی اداروں سے وابستہ ہو کر مذہبی اور فلاحی خدمات انجام دی ہیں وہ ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ آپ انجمن محبان اسلام اور انجمن طلبہ اسلام کے ممبر رہے۔ میمن مسجد (حیدر آباد کالونی) کے جنرل سیکریٹری تھے علاوہ میمن مسجد پہاڑی والی (شہید ملت روڈ) کی مجلس منتظمہ کے صدر کی حیثیت سے اداروں سے وابستہ ہو کر فلاحی و دینی خدمات انجام دیتے رہے۔

مرحوم کی یہ بات قابل ذکر ہے کہ اپنے صاحبزادے کی دعوت ولیمہ المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی کی جانب سے یتیم بچوں کے لئے قائم کردہ رہائش گاہ اپنا گھر میں کیا تھا۔ آپ نے اپنی خوشیوں میں انہیں بھی شامل کیا۔ آپ فلاحی، رفاعی اور نیکی کے کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی نیکیوں کو قبول و منظور فرمائے۔ آپ نے بیوہ، دو صاحبزادے جناب جنید اقبال (انجنیئر)، جناب عبدالقادر اقبال (بی کام)، ایک صاحبزادی محترمہ سعدیہ زوجہ میر ابوطالب علاوہ پوری فیملی کو سوگوار چھوڑا ہے۔

قرارداد تعزیت ۔ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

بانٹوا میمن جماعت کے جوئنیر نائب صدر اول اور آل پاکستان میمن فیڈریشن کے سینئر نائب صدر جناب عبدالغنی حاجی سلیمان بھنگڑا کے چھوٹے بھائی حاجی محمد اقبال سلیمان بھنگڑا کی غم انگیز رحلت پر بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے عہدیداران مجلس عاملہ کے اراکین اور سب کمیٹیوں کے کنوینر صاحبان نے جناب عبدالغنی بھنگڑا سے اور مرحوم کے لواحقین سے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ مرحوم حاجی محمد اقبال بھنگڑا کی مغفرت کر کے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اہل خانہ کو صبر جمیل عطا کرے۔ (آمین)

ذلیں تو معلوم ہوتا ہے کہ 2002ء میں انہوں نے اسلامی مضامین لکھے اسی دوران 2005ء میں وہ حج کے لیے حجاز مقدس گئیں۔ مگر 2009ء سے انہوں نے باقاعدہ لکھنا شروع کر دیا۔ 2016ء سے انہوں نے مقامی اخبار کے خواتین صفحے کے لیے لکھنا شروع کیا۔ مختلف موضوعات پر لکھتی رہیں۔ اس دوران انہوں نے بڑی تعداد میں کہانیاں، مختلف کالم اور مضامین لکھے جنھوں نے چھپنے کے بعد بڑی پذیرائی حاصل کی۔ اس دوران انہوں نے ایکسپریس کراچی کے علاوہ ایکسپریس اسلام آباد کے لیے بھی لکھا اور ضرب مومن میں بھی ان کے مضامین شائع ہوتے رہے۔

بچوں کے لیے قلمی کاوشیں : محترمہ حفصہ نور محمد فیصل نے بچوں کے لیے بھی بڑی عمدہ اور معلوماتی و اصلاحی تحریریں لکھیں۔ ان رسالوں میں درج ذیل قابل ذکر ہیں: اقراء، ساتھی، روضۃ الاطفال، بچوں کا باغ، بچوں کا گلستان، فہم دین، ذوق وشوق، پیغام ڈائجسٹ، بچوں کا اسلام، ہمدرد نونہال، کرن کرن روشنی، ادبیات اطفال۔

خواتین کے لیے آپ کی تحریریں : محترمہ حفصہ نور محمد فیصل کسباتی خواتین کے لیے مختلف اصلاحی کہانیاں اور سیریز ماہنامہ السعید، جنگ سنڈے میگزین اور فہم دین میں لکھ چکی ہیں جو سب بہت پسند کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے ادبی ڈائجسٹ میں بھی ناول تواتر سے لکھے تھے۔ مذکورہ بالا ایوارڈ کے علاوہ محترمہ حفصہ دیگر رسائل اور کتابوں میں بھی لکھ چکی ہیں اور یادگاری شیلڈ حاصل کر چکی ہیں جو بلاشبہ بہت بڑا اعزاز ہے۔ برادری کے نوجوانوں کے نام ایک خصوصی پیغام میں انہوں نے کہا ہے کہ محنت سے نہ گھبرائیں، ڈٹ کر محنت کریں، اس کا صلہ اللہ تعالیٰ دے گا۔ آپ نے آخر میں تعلیم نسواں کے لئے قابل فخر خاتون مادر تعلیم محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں (مرحومہ) کی روٹی اسلام گرلز اسکولوں اور کالج کا قیام تاریخ ساز کارنامہ ہے۔ بانٹوا میمن برادری ان کی گراں قدر تعلیم نسواں کی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کر سکے گی۔

میمن سماج آپ کے مطالعہ کے لئے

☆ ماہنامہ میمن سماج بانٹوا میمن برادری کی سماجی، فلاحی، تعلیمی اور رفاہی سرگرمیوں کا ترجمان ہے۔
☆ برادری میں رائج غلط رسم و رواج کے خاتمے کی مہم میں معاون مددگار ہے۔
☆ بانٹوا میمن برادری کے قلمکاروں اور نوجوان طلبہ و طالبات کی قلمی اور علمی صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی کو اجاگر کرنے کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔
☆ بانٹوا میمن برادری کی تاریخ و ثقافت، میمن کلچر و میمنی بولی کے فروغ کے لئے کوشاں ہے۔

یاد رفتہ

ماضی کا ایک یادگار واقعہ

گجراتی زبان کے ممتاز شاعر
ڈاکٹر آدم اے میمن (مرحوم) کی ایک اہم تحریر کا ترجمہ

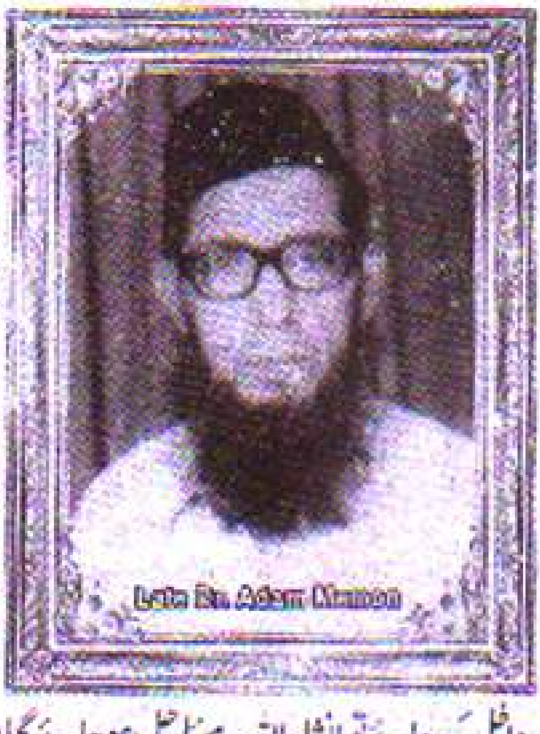
Late Dr. Adam Memon

ڈان گجراتی میں محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں کے انتقال پر ملال 18 دسمبر 1990ء کی اندوہناک خبر پڑھتے ہی میرا دل بھر آیا بے حد صدمہ ہوا۔ 34 سال پیشتر کا وہ واقعہ میری نظروں کے سامنے گھوم گیا جب میری اہلیہ ڈاکٹر صفیہ خاتون کا اچانک انتقال پر ملال ہوا تھا۔ میری دو بیٹیاں بلقیس بانو اور نفیسہ بانو اس وقت بالکل چھوٹی تھیں۔ میرے سامنے سب سے بڑا مسئلہ ان کی تعلیم و تربیت کا تھا۔ ماں کے سائے سے محروم ان دونوں بچیوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت کے لئے مجھے کوئی ایسی اطمینان بخش جگہ نظر نہیں آرہی تھی۔ جہاں میری بچیاں تسلی بخش طریقے سے تربیت پاسکیں۔ کچھ نہ کچھ ایسی باتیں درمیان میں رونما ہوجاتی تھیں جس کی وجہ سے ان کی تعلیم و تربیت کے سلسلے میں خلل واقع ہورہا تھا۔ پھر نیک بخت شخص جناب اے جی وانا (?) نے مجھے مشورہ دیا کہ ان بچیوں کو محترمہ خدیجہ حاجیانی کے قائم کردہ رونق اسلام گرلز اسکول کھارادر میں داخل کیا جائے تو انشاء اللہ یہ مسئلہ حل ہوجائے گا اور اس اسکول کی تعلیم و تربیت سے یہ بچیاں دینی اور دنیاوی دونوں قسم کی تعلیم کے زیور سے مالا مال ہوں۔

Late Khatija Hajiani

مجھے یہ مشورہ بہت ہی پسند آیا اور میں نے اس پر عمل کرتے ہوئے اپنی دونوں بیٹیوں کو محترمہ خدیجہ حاجیانی کی درسگاہ واقع کھارادر میں داخل کرادیا اس کے بعد میں نے ان بچیوں کو اسکول چھوڑنے اور وہاں سے واپس لانے کے فرائض بھی خود ہی انجام دیئے۔ میں برابر مشاہدہ کررہا تھا کہ بچیوں کے بہتر مستقبل کے لئے میں نے جو قدم اٹھایا ہے وہ کس حد تک بچیوں کی تعلیم و تربیت میں مفید ثابت ہورہا ہے۔

آپ یقین جانیے مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میں نے بچیوں کا ناطہ کسی اسکول سے نہیں، بلکہ ایک اچھے خاندان کے ساتھ جوڑ دیا ہے جہاں ان کی تعلیم و تربیت اور صحت کے لئے ایسا ہی خیال رکھا جاتا ہے جو والدین اپنے گھر میں رکھ سکتے ہیں بلکہ اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ یہ سب کچھ میری توقع اور آرزو سے کہیں زیادہ تھا۔ آج میری یہ دونوں بیٹیاں نہ صرف یہ کہ بی اے کرچکی ہیں بلکہ لڑکیوں نے

ضروری تعلیم و تربیت بھی تسلی بخش انداز میں حاصل کر چکی ہیں انہوں نے تربیتی کورس بھی پاس کر لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور رونق اسلام گرلز اسکول کی ابتدائی کاوشوں اور عمدہ نگہداشت کی بدولت آج میری دونوں بچیاں بہترین زندگی گزار رہی ہیں ان کی شادیاں بھی ہو چکی ہیں اور دونوں صاحب اولاد ہیں۔

دونوں اپنی گھریلو زندگی سے مطمئن اور خوش ہیں اور تعلیم و تربیت کے میدان میں اپنی خدمات سے دوسروں کو مستفید کر رہی ہیں۔ یہ سب کچھ کس کے طفیل ہوا؟ صرف اور صرف محترمہ خدیجہ حاجیانی مرحومہ کے طفیل آج اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کرتا ہوں کہ رب کریم مرحومہ خدیجہ حاجیانی کے آخرت کی دنیا میں درجات بلند فرمائے۔ ان کی نیکیاں قبول فرمائے اور جنت الفردوس میں انہیں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان اور متعلقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ میری اور میری بچیوں کی یہی دعا رہے گی۔

پاکستان میمن ویمن ایجوکیشنل سوسائٹی اور رونق اسلام گرلز اسکولز اور کالج کی بانی مادر تعلیم محترمہ خدیجہ حاجیانی صاحبہ کی رحلت پوری میمن برادری کے لئے رنج و غم کا باعث ہے۔ مرحومہ نے تعلیم نسواں کے لئے جو گراں قدر خدمات انجام دی ہیں وہ تعلیم کے شعبے میں ہمیشہ امر رہیں گی۔ آپ کے قائم کردہ رونق اسلام گرلز اسکولز اور کالج نہ صرف شہر کراچی کی بچیوں کی تعلیمی ضروریات کو پورا کر کے انہیں تعلیم یافتہ، باشعور اور مفید شہری بنا رہے ہیں بلکہ قوم کی بے شمار بچیاں ان کے طفیل آج زیور تعلیم سے آراستہ ہو چکی ہیں۔

حاجیانی ماں کی زندگی میمن برادری اور عوام الناس کی بچیوں کے لئے ایک مثالی اور انسانی زندگی کی عظمت کا ایک قابل تقلید نمونہ ہے۔ یہ حقیقت خواتین کی تعلیم و تربیت کے میدان میں حاجیانی ماں کی خدمات ناقابل فراموش ہیں اور اس لائق ہیں کہ انہیں سنہری حروف سے یاد رکھی جائیں گی۔

مطبوعہ ڈان گجراتی (کراچی)۔ مورخہ 3 جنوری 1991ء

منگنی کے موقع پر لڑکی والوں پر ناجائز بوجھ نہ ڈالا جائے

ہالائی میمن جماعت کی بچیوں کے نکاح کے موقع پر لڑکے والوں کی طرف سے نکاح کے موقع پر تین سے چار (چند) افراد کا یہ سلسلہ کئی سالوں تک جاری رہا۔ پھر رفتہ رفتہ اچانک دولتوں کے کہنے اور حوصلہ افزائی پر نت نئے رواجوں کی ترغیب نے جنم لیا ہے۔ دن بدن اضافہ ہو رہا ہے جو بے حد تشویشناک بات ہے۔ موجودہ مشکل حالات میں بھی نکاح کے وقت لڑکے والوں کی طرف سے سو سے زائد افراد کھانے پر جاتے ہیں اور شادی ہالوں میں بھی چار سے پانچ سو افراد پر مشتمل افراد کھانے پر بلوائے جاتے ہیں یہ روش مناسب نہیں۔

جماعت کے عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین کی جانب سے برادری کو سخت تاکید کی جاتی ہے۔ موجودہ پریشان کن حالات کے سبب مذکورہ غلط رسم و رواج کا خاتمہ بے حد ضروری ہے ہم آپ سے عمل درآمد کرنے کی امید کرتے ہیں۔ ورنہ جماعت کے قوانین پر سختی سے عمل کرایا جائے گا۔ نیک خواہشات کے ساتھ

کنوینر غلط رسم و رواج خاتمہ کمیٹی

ہالائی میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

اسلام آباد سیرت کانفرنس

میں پہلا وزیر اعظم انعام 2020ء

بچوں کی کتاب

جنت کے راستے (اسلامی کہانیاں)

مصنفہ: محترمہ حفصہ زوجہ نور محمد فیصل کسباتی

قیمت: 350۔ صفحات طباعت: عمدہ

شائع کردہ: بچوں کا کتاب گھر لاہور

ملنے کا پتہ: فرید پبلشرز نزد "مقدس مسجد" اردو بازار کراچی

تبصرہ نگار: کھتری عصمت علی پٹیل

اس وقت زیر تبصرہ کتاب مصنفہ محترمہ حفصہ نور محمد فیصل کسباتی کی تحریر کردہ نہایت دلچسپ اور عمدہ کتاب "جنت کے راستے" (اسلامی کہانیاں) موجود ہے جس کی سب سے اہم اور خاص بات یہ ہے کہ اس کتاب نے بچوں کی کتابوں میں 2020ء کے سال کے لیے پہلی پوزیشن بھی حاصل کی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کتاب کی مصنفہ محترمہ حفصہ نور محمد فیصل کسباتی اس کتاب کے عوض مبلغ 50 ہزار روپے (نقد کیش ایوارڈ) کے انعام کی حق دار بھی قرار پائی ہیں۔ بلاشبہ یہ محترمہ حفصہ محمد فیصل کے لیے بڑے اعزاز کی بات ہے۔ بانٹوا میمن، میمن برادری اور والدین علاوہ پوری فیملی اور میمن سماج کے بھی قارئین کے لیے بڑی فخر اور خوشی کا مقام ہے۔ محترمہ حفصہ فیصل کوئی نئی رائٹر نہیں ہیں۔ وہ گذشتہ کئی سال سے مختلف اخبار و رسائل کے لیے بطور رائٹر خدمات انجام دے رہی ہیں۔

ان کی تحریریں روزنامہ ایکسپریس کے میگزین سیکشن میں خواتین کے صفحے پر چھپتی رہی ہیں مگر وہ اس کے لیے اہلیہ فیصل کے نام سے لکھتی ہیں اور ان کی تحریریں عوام الناس میں بہت مقبول ہیں بڑی دل چسپی کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں۔ محترمہ حفصہ فیصل کی ایک خاص SPECIALITY یہ ہے کہ وہ جو بھی لکھتی ہیں خوب جم کر لکھتی ہیں جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کا مطالعہ بھی بہت گہرا اور ٹھوس ہے۔

وہ ہر موضوع پر خوب اسٹڈی کر کے تمام حقائق کا جائزہ لینے کے بعد لکھتی ہیں اور اسی لیے اپنی ریڈرز میں پسند کی جاتی ہیں۔ شاید یہ ان کا ذوق مطالعہ ہی ہے جن کے باعث انہوں نے نہ صرف بچوں کی سیرت ﷺ کی کتابوں میں پہلی پوزیشن حاصل کی بلکہ خود کو اور

اپنی کتاب (مختصر کہانیاں) ''جنت کے راستے'' کو پہلے انعام (ایوارڈ) پچاس ہزار روپے کے انعام کا حق دار بھی قرار دلوایا ان کی تحریر بڑی پختہ ہے اور اس تحریر کی ہر سطر، ہر لفظ اور حرف سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ بہت عمدہ لکھتی ہیں جوان کی تازہ کتاب کی صورت میں بہ طور ثبوت قارئین کے ہاتھوں میں موجود ہے۔

حفصہ کی تحریروں میں بڑی شگفتگی، سلاست اور روانی ہے۔ ان کی تحریر بطور خاص ان کے ننھے منے قارئین کے دلوں میں اتر جاتی ہے اور بڑا اچھا اور POSITIVE میسج آگے تک پہنچاتی ہے۔

''جنت کے راستے'' میں محترمہ حفصہ نور محمد فیصل کبہاتی نے ایک طرف تو اپنے تحریری تجربے کو استعمال کیا ہے، اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے اپنی قلمی روانی سے بھی خوب کام لیا ہے اور اس کتاب کو گویا نورانی پھولوں سے سجا دیا ہے جس سے اس کتاب کی دینی اور ادبی حیثیت بھی بڑھ گئی ہے۔

اس کتاب کے پیش لفظ میں محترمہ حفصہ نے لکھا ہے کہ یہ کتاب انہوں نے کس طرح لکھی۔ کس چیز نے انہیں یہ کتاب لکھنے کی ترغیب دی اور کسی طرح اس کتاب کا تخلیقی سفر شروع ہوا اور آخر کار ایک ایسی عمدہ کتاب، سامنے آئی کہ جس نے ایک طرف تو ابتداء میں قسط وار اور شائع ہو کر پذیرائی حاصل کی اور بعد میں یہ کتابی شکل میں بھی سامنے آ گئی۔

اس کتاب کے سرسری مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ اس میں سب سے زبردست چیز سنت اکیڈمی ہے جو بلاشبہ ایک انوکھا آئیڈیا ہے اور قابل تقلید سرگرمی ہے، جس سے بچوں کو قرآن کریم و حدیث پاک کی تعلیم بھی دی گئی اور انہیں عملی دین اسلام بھی سکھایا گیا ہے، اردو زبان میں تحریر کردہ اس کتاب کے صفحات 104 ہیں اور اس پر =/350 قیمت درج ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ قیمت خاصی زیادہ ہے۔

اس صورت میں ہمارے غریب بچے اس مفید کتاب سے مستفید نہیں ہو سکیں گے۔ اس کتاب کی دوسری اشاعت میں اس کی قیمت میں کمی کرنے پر بھی ضرور غور کرنا چاہیے۔ بہر حال ''جنت کے راستے'' محترمہ حفصہ نور محمد فیصل کبہاتی کی ایک شاہکار کتاب ہے جس پر وہ بجا طور پر مبارک باد کی مستحق ہیں اس کے ساتھ ساتھ اس کو شائع کرنے والا ادارہ بچوں کا کتاب گھر لاہور (پبلشر) اور اس کے عہدیداران اس کے تمام منتظمین بھی مبارک باد کے حق دار ہیں۔ ایسی کاوشیں اور کوششیں نیک نامی کا باعث بنیں گی، اللہ تعالیٰ ان کے نیک جذبوں کو کامیاب و کامران کرے (آمین)۔

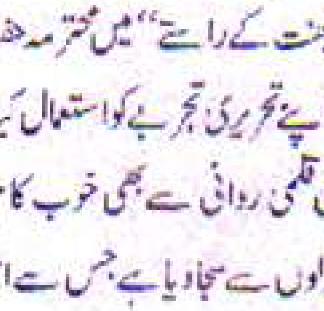

کرونا وباء سے بچیے احتیاط کیجیے

صحت مند رہیے

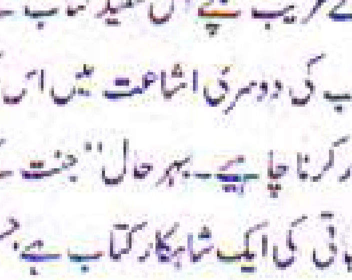

☆ کرونا وائرس دوبارہ عالمی وباء کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ ہر ایک کو احتیاط کرنا لازمی ہے۔

☆ جلد علامات ظاہر نہ کرنے والا خاموش قاتل جانوروں سے انسانوں میں منتقل ہوا ہے۔ جس نے ہر شعبہ زندگی کو مفلوج کر دیا ہے۔

☆ مرنے والوں میں 80 فیصد ضعیف العمر، متاثرہ شخص کی چھینک چھ فٹ کے اندر ہر چیز کو متاثر کر سکتی ہے۔

پاکستانی ادب 1947 - 2008ء

انتخاب شاعری۔ افسانہ گجراتی

ایک پر خلوص اعلیٰ تعلیم یافتہ ماں کی درد بھری نصیحت آموز اور دلچسپ معاشرتی کہانی

پرورش

گجراتی تحریر : راحت بانٹوا وی (مرحوم)

اردو ترجمہ : کھتری عصمت علی پٹیل

''امی! امی! آپ کہاں ہیں۔ دیکھیے میرا رزلٹ کارڈ آ گیا۔'' سلمہ نے گھر میں داخل ہوتے ہی اپنی امی کو آوازیں دینا شروع کر دیں۔ اس کے ہاتھ میں اس کی رپورٹ کارڈ تھی جسے وہ خوشی کے عالم میں مسلسل ہلائے چلی جا رہی تھی۔ سلمہ کی امی عابدہ اپنی بیٹی کی چیخ و پکار سن کر باورچی خانے کا کام ادھورا چھوڑ کر باہر نکل آئی۔ اس نے سلمہ کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کہا ''شاباش میری بیٹی، جیتی رہو۔''

''امی! میں نے اپنی کلاس میں چوتھی پوزیشن لی ہے۔'' سلمہ نے رپورٹ کارڈ کھول کر اپنی امی عابدہ کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔ عابدہ نے ایک نظر اس رپورٹ کارڈ پر ڈالی اور پھر اس کی نظروں کے سامنے ماضی کی فلم چل پڑی۔ ایک ایک کر کے منظر آتے رہے اور گزرتے رہے۔ بیس بائیس برس پہلے عابدہ بھی اتنی ہی بڑی تھی جتنی اس وقت سلمہ تھی۔ وہ بھی بالکل اسی انداز سے اپنی رپورٹ کارڈ لے کر خوشی سے چیختی ہوئے اپنی امی کے پاس گئی تھی اور اس کی امی نے رپورٹ کارڈ اس کے ہاتھ سے لے کر عابدہ کو اس قدر پیار کیا تھا کہ وہ نہال ہو گئی تھی۔ عابدہ کی امی نے معمولی بلکہ برائے نام تعلیم حاصل کی تھی مگر عابدہ کو اچھی تعلیم دلوائی تھی اور ساتھ ساتھ اس کی بہت عمدہ تربیت بھی کی تھی اور گھریلو امور بھی سکھائے تھے۔ اسے زمانے کی اونچ نیچ سے آگاہ کیا تھا اور اس کی تربیت میں کوئی کمی نہیں چھوڑی تھی۔

جب عابدہ جوان ہوئی تھی تو اپنی ہم عمر دوسری لڑکیوں کی طرح اس نے بھی اپنی آنکھوں میں بہت سے خواب سجائے تھے۔ وہ بھی مستقبل کے حوالے سے نہ جانے کیا کیا سوچتی رہتی تھی۔ اس کے دل میں متعدد آرزوئیں اور خواہشات تھیں جن کی وہ تکمیل چاہتی تھی۔ مگر گزرتے وقت نے اس کی کچھ آرزوئیں تو پوری کردیں مگر کچھ اس ریلے میں بہہ گئیں۔ عابدہ کی ماں نے اس کو پوری محبت اور توجہ دی تھی اسی لیے وہ بی اے تک تعلیم حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی تھی۔ ماں کی تربیت نے اسے نکھار دیا تھا۔ پھر عابدہ کا رشتہ آیا تو اس کی ماں نے اس رشتے کو ہر لحاظ سے موزوں و مناسب سمجھتے ہوئے عابدہ کی شادی کردی اور وہ اپنے شوہر کے گھر سدھار گئی۔

عابدہ کا شوہر بینک میں اعلیٰ عہدے پر فائز تھا۔ محنتی آدمی تھا۔ دن رات جدوجہد کرتے ہوئے مسلسل آگے بڑھتا رہا۔ اس نے معمولی عہدے سے اعلیٰ عہدے تک رسائی اپنی جستجو سے حاصل کی تھی۔ عابدہ چاہتی تھی کہ اس کا شوہر گھر میں بھی اسے وقت دے مگر جب یہ دیکھا کہ وہ دفتر میں مصروف ہے تو اس نے اسے پریشان کرنا مناسب نہ سمجھا اور خود کو اپنے گھر میں مصروف کرلیا اور شوہر کو گھریلو ذمے داریوں سے آزاد کردیا۔ اس کا شوہر بینک کو اتنا زیادہ وقت دیتا تھا کہ اسے گھر کا خیال ہی نہیں آتا تھا۔ مگر عابدہ نے کبھی شکوہ نہیں کیا بلکہ اپنا سارا وقت اپنے گھر کو سجانے سنوارنے میں گزارتی رہی۔ اس نے اپنی ماں کی تربیت کا اظہار اپنے گھر میں خوب کیا تھا اور بڑے سلیقے اور مہارت سے اسے جنت بنادیا تھا۔

عابدہ نے سلمہ کی تعلیم و تربیت پر بھی بھرپور توجہ دی۔ وہ اس کے اخلاق و کردار کو سنوارنے میں لگی رہی۔ وہ چاہتی تھی کہ سلمہ تعلیم بھی اس سے زیادہ حاصل کرے اور اس کی تربیت بھی کچھ ایسی ہو کہ اس کی مثال نہ مل سکے۔ اس نے بالکل اپنی ماں کے انداز سے سلمہ کی پرورش کی تھی۔ بعض اوقات اس کا دل چاہتا کہ سلمہ کی تعلیم و تربیت میں اس کا شوہر بھی اس کے ساتھ ہو مگر اس کی یہ خواہش پوری نہ ہوسکی۔

یکایک عابدہ ماضی سے حال میں آگئی اور سامنے کھڑی سلمہ کی رپورٹ کارڈ کو چومتے ہوئے اپنی بیٹی کو لپٹانے لگی۔ آج عابدہ کو اپنے آپ پر فخر ہو رہا تھا۔ اس نے نہ صرف اپنی سلمہ کے لیے تعلیم حاصل کرنے کی راہ ہموار کی تھی بلکہ اس کی عمدہ تربیت میں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ آج اس کے لگائے گئے پودے میں پھول آنے لگے تھے اور ان کی خوشبو سے عابدہ کا وجود بھی معطر ہوا تھا بلکہ اس کا پورا گھر مہک رہا تھا۔ عابدہ سوچ رہی تھی کہ اس نے ایک ماں ہونے کا فرض ادا کردیا تھا اور سلمہ بھی اکثر باتوں سے یہ ظاہر کرتی تھی کہ اسے اپنی ماں پر فخر ہے جس نے اسے معاشرے میں اس مقام پر لاکر کھڑا کردیا ہے کہ وہ اعتماد سے بھرپور ہے۔

وقت تیزی سے گزرتا چلا گیا۔ عابدہ اپنے گھر میں حسب معمول مصروف رہی اور اس کا شوہر اپنی بینک کی ملازمت میں کچھ اس طرح ڈوب گیا کہ وہ بس اس کا ہو کر رہ گیا۔ کبھی کبھی عابدہ کو شوہر کی ضرورت بہت زیادہ محسوس ہوتی تھی مگر وہ کیا کرتی، اس شخص نے اپنی ایک ایسی دنیا دیا بنالی تھی کہ بس اسی میں غرق ہو کر رہ گیا تھا۔ سلمہ آہستہ آہستہ اپنی عمر کی منزلیں بھی عبور کرتی رہی اور ایک سے دوسری کلاس میں سفر کرتی رہی۔ یہاں تک کہ وہ وقت بھی آ گیا جب اس نے میٹرک کر لیا۔ سلمہ نے جب میٹرک کے امتحان میں فرسٹ ڈویژن کے ساتھ فرسٹ پوزیشن لی تو عابدہ کو ایسا لگا جیسے آج اس کی محنت ٹھکانے لگی اور اس نے جس پودے کی آبیاری کی تھی اب وہ ایسا ہو گیا ہے جس سے پھل بھی ملیں گے اور اس کے سائے میں بھی راحت بھی ملے گی۔

سلمہ تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ سلائی کڑھائی بھی سیکھتی رہی اور کشیدہ کاری میں بھی مہارت حاصل کرتی رہی۔ عابدہ نے سلمہ کو عمدہ کھانے پکانے بھی سکھا دیئے تھے اور اسے دوسرے گھریلو کاموں میں بھی ماہر کر دیا تھا۔ دونوں ماں بیٹی ایک دوسرے کے ساتھ پیار اور محبت کے ایسے بندھن میں بندھی ہوئی تھیں کہ ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم تھیں۔

سلمہ اب جوان ہو چکی تھی۔ دنیا کی ہر ماں کی طرح عابدہ کو بھی اس کی شادی کی فکر ہوئی تھی ادھر سلمہ نے بی اے کیا اور ادھر عابدہ نے اس کے لیے رشتے تلاش کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے سامنے اپنا ماضی گھوم رہا تھا جب اس کی ماں نے اس کے لیے جدوجہد کی تھی اور اس کی شادی کرنے میں کوئی کمی کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ عابدہ چاہتی تھی کہ اس کی سلمہ ایک اچھے گھر میں جائے۔ اسے اچھا شوہر ملے اور وہ اپنے سلیقے اور ہنر سے اس گھر کو جنت بنا دے۔ وہ چاہتی تھی کہ اس نے سلمہ کی جس طرح تربیت کی ہے اس کا اچھا نتیجہ نکلے۔

عابدہ کے شوہر اور سلمہ کے ابو کو نہ تو سلمہ کی شادی کی کوئی فکر تھی اور نہ اس نے آج تک اس موضوع پر عابدہ سے کوئی بات کی تھی۔ گویا یہ شعبہ عابدہ کا تھا اور اسی کو اپنی بیٹی کے لیے شوہر تلاش کرنا تھا، اسی کو ساری چھان بین کرنی تھی اور اسی کو اپنی سلمہ کی شادی کے تمام انتظامات کرنے تھے۔ ایسا لگتا تھا جیسے عابدہ کے شوہر نے بینک سے شادی کر لی ہے اور اسی کو اپنی بیوی اور اپنا دوسرا گھر بنا لیا ہے۔ عابدہ نے بھی جب یہ دیہ محسوس کر لیا تو شوہر کی طرف سے کوئی آس کوئی امید نہ رکھی اور اپنے طور پر سلمہ کی زندگی بنانے کے لیے تیار ہو گئی۔ پھر عابدہ کو ایک نوجوان پسند آیا۔ وہ ہر طرح سے سلمہ کے لیے موزوں شوہر ثابت ہو سکتا تھا۔ سلمہ نے خاندان کے بزرگوں سے اس لڑکے کی چھان بین کرائی اور چند روز بعد ہی نوجوان کے گھر سے چند عورتیں سلمہ کو دیکھنے آئیں۔ انہوں نے سلمہ کو پسند کر لیا اور اس طرح بات پکی ہو گئی۔ دونوں طرف سے لڑکے لڑکی کا منہ میٹھا بھی کرا دیا گیا۔

پھر وہ دن بھی آ گیا جب عابدہ کو اپنی اکلوتی اور لاڈلی بیٹی کو گھر سے رخصت کرنا پڑا۔ یہ مشکل دن ہر ماں کی زندگی میں آتا ہے جس میں نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اپنی ناز و نعم سے پالی بیٹی کو اپنے سے دور کر دیتی ہے۔ یہ مائیں بھی عجیب ہوتی ہیں جب تک لڑکیوں کے رشتے نہ آئیں تو ان کی نیندیں حرام رہتی ہیں اور جب انہیں رخصت کرنا پڑتا ہے تو وہ رو رو کر آسمان سر پر اٹھا لیتی ہیں۔ عابدہ کی بھی اس وقت ایسی ہی حالت تھی۔ اس کی بیٹی اس سے جدا ہو رہی تھی اور ایک نیا گھر بسانے جا رہی تھی۔ یہ بھی ایک طرح کا جوا ہوتا ہے۔ اگر لڑکا لڑکی اس شادی سے خوش ہیں تو ٹھیک ورنہ نصیب اور مقدر نئے امتحانات میں ڈال دیتے ہیں۔ عابدہ کے لیے سلمہ کو اپنے سے دور بھیجنا برداشت ہی نہیں ہو رہا تھا مگر وہ مجبور تھی۔ دنیا کا یہ دستور تھا۔ پھر سلمہ وداع ہو کر اپنے پیا کے گھر چلی گئی۔ عابدہ کو اس کا دکھ تو بہت تھا مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کا دکھ کم ہوتا چلا گیا۔ وہ ایک با

پھر اپنے گھر میں مصروف ہوگئی مگر اس بار وہ بالکل تنہا تھی۔

شوہر تو پہلے بھی اس کے ساتھ نہیں تھا مگر سلمہ تو تھی لیکن اب تو سلمہ بھی اس کے پاس نہیں تھی جس کی وجہ سے عابدہ کو اپنی تنہائی کا شدت سے احساس ہو رہا تھا مگر یہ تنہائیاں تو اس کا مقدر بن چکی تھیں۔ اسے اب اسی کے ساتھ گزارہ کرنا تھا۔ سلمہ کی شادی کو چھ ماہ گزر گئے۔ یہ چھ ماہ بعد عابدہ کے لیے بھی بہت بڑا امتحان تھے۔ اس دوران اس کی سلمہ سے ایک بار بھی ملاقات نہیں ہوئی۔ سلمہ کے باپ کو کوئی دلچسپی نہیں تھی ورنہ وہ اور عابدہ دونوں مل کر بیٹی کے سسرال جاتے تو بیٹی بھی خوش ہوتی اور ان دونوں کی عزت بھی ہوتی۔ ایک دن اچانک سلمہ گھر آگئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک سوٹ کیس اور ایک بیگ تھا۔

اس کا شوہر اس کے ساتھ نہیں تھا۔ وہ اکیلی آئی تھی۔ یہ دیکھ کر عابدہ کا ماتھا ٹھنکا، پہلے تو اس نے کچھ پوچھنا چاہا مگر پھر خاموش ہوگئی۔ سلمہ چپ چاپ اپنا سامان لے کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔ جاتے جاتے اس نے صرف اتنا کہا میں اپنی مرضی سے آئی ہوں۔ اس کے بعد اس نے اپنے کمرے کا دروازہ بند کرلیا۔ چند روز اسی طرح گزر گئے آخر ایک روز عابدہ نے سلمہ سے کہا ''کیا بات ہے بیٹی؟ کچھ بتاؤ تو سہی۔ اس طرح اکیلی کیوں آئی ہو؟ کیا شوہر سے جھگڑا ہوا ہے؟''

''میں اپنی مرضی سے آئی ہوں اور اب یہیں رہوں گی۔'' سلمہ نے ہٹ دھرمی سے کہا۔

''کیا مطلب؟'' عابدہ کو ایک دم غصہ آگیا ''یہاں کیوں رہوگی؟ وہاں کیا ہوا ہے؟''

سلمہ نے ماں کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا بلکہ غصے کے عالم میں اپنے ہونٹ دانتوں سے چباتی رہی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے اندر طوفان اٹھ رہے ہوں اور وہ انہیں دبانے کی کوشش کررہی ہو۔ عابدہ نے سلمہ کو ایک بار پھر تیز نظروں سے گھورا تو سلمہ نے اس کی نظروں کو نظر انداز کرنے کی کوشش کی مگر عابدہ نے اس کا بازو پکڑ کر اس کا منہ اپنی طرف کرلیا اور سخت لہجے میں کہا ''مجھے پوری بات سچ سچ بتاؤ۔ شادی بیاہ کوئی مذاق نہیں ہوتا۔ یہ بہت مضبوط مگر بہت کمزور بندھن ہوتا ہے جو ذرا سی غلط حرکت سے ٹوٹ جاتا ہے۔ میں تمہاری زبان سے سچ سننا چاہتی ہوں۔''

''میں اپنی مرضی سے طلاق لے کر آئی ہوں...'' سلمہ نے کہا تو عابدہ چیخ اٹھی: ''کیا؟''

طلاق کا لفظ سن کر عابدہ کا دماغ چکرانے لگا۔ اس کے سر میں دھماکے ہونے لگے اور ساری دنیا اسے گھومتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس نے دیوار کا سہارا لے کر خود کو گرنے سے بچایا۔ اس کے پورے وجود میں جیسے انگارے بھر گئے تھے۔ اس کا جسم چیخ رہا تھا، جل رہا تھا۔ طلاق کا لفظ نہیں تھا عابدہ کے لیے ایٹم بم تھا۔ آج عابدہ کو احساس ہو رہا تھا کہ یقیناً اس کی تربیت میں کوئی کمی رہ گئی تھی جبھی تو اس کی بیٹی نے اس خودسری کا مظاہرہ کیا تھا کہ اتنا بڑا فیصلہ تن تنہا کرڈالا اور ماں کو اس بھنک بھی نہیں پڑنے دی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اس کی زندگی بھر کی ساری محنت ساری ریاضت اکارت چلی گئی تھی۔ وہ برباد ہوگئی تھی۔

''تم نے اتنا بڑا قدم اٹھانے سے پہلے مجھے کیوں نہیں بتایا؟'' آخر عابدہ نے اپنے لہجے پر قابو پاتے ہوئے سلمہ سے سوال کیا ''کیا میں مشورے کے لائق بھی نہیں تھی؟''

''مگر وہ... میں...'' سلمہ ہڑبڑا گئی اور اپنی بات مکمل نہ کرسکی۔

''بیٹی! تم نہیں جانتی کہ طلاق عورت کے لیے کتنا بڑا داغ ہوتا ہے۔'' عابدہ نے بیٹی کو سمجھاتے ہوئے کہا ''یہ کلنک کا ایسا ٹیکہ ہے جو عورت

وقت تیزی سے گزرتا چلا گیا۔ عابدہ اپنے گھر میں حسب معمول مصروف رہی اور اس کا شوہر اپنی بینک کی ملازمت میں کچھ اس طرح ڈوب گیا کہ وہ بس اس کا ہو کر رہ گیا۔ کبھی کبھی عابدہ کو شوہر کی ضرورت بہت زیادہ محسوس ہوتی تھی مگر وہ کیا کرتی، اس شخص نے اپنی ایک الگ دنیا دیا بنالی تھی کہ بس اسی میں غرق ہو کر رہ گیا تھا۔ سلمہ آہستہ آہستہ اپنی عمر کی منزلیں بھی عبور کرتی رہی اور ایک سے دوسری کلاس میں سفر کرتی رہی۔ یہاں تک کہ وہ وقت بھی آ گیا جب اس نے میٹرک کرلیا۔ سلمہ نے جب میٹرک کے امتحان میں فرسٹ ڈویژن کے ساتھ فرسٹ پوزیشن لی تو عابدہ کو ایسا لگا جیسے آج اس کی محنت ٹھکانے لگی اور اس نے جس پودے کی آبیاری کی تھی اب وہ ایسا ہو گیا ہے جس سے پھل بھی ملیں گے اور اس کے سائے میں بھی راحت بھی ملے گی۔

سلمہ تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ سلائی کڑھائی بھی سیکھتی رہی اور کشیدہ کاری میں بھی مہارت حاصل کرتی رہی۔ عابدہ نے سلمہ کو عمدہ کھانے پکانے بھی سکھا دیئے تھے اور اسے دوسرے گھریلو کاموں میں بھی ماہر کر دیا تھا۔ دونوں ماں بیٹی ایک دوسرے کے ساتھ پیار اور محبت کے ایسے بندھن میں بندھی ہوئی تھیں کہ ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم تھیں۔

سلمہ اب جوان ہو چکی تھی۔ دنیا کی ہر ماں کی طرح عابدہ کو بھی اس کی شادی کی فکر ہوگئی تھی ادھر سلمہ نے بی اے کیا اور ادھر عابدہ نے اس کے لیے رشتے تلاش کرنے شروع کر دیے۔ اس کے سامنے اپنا ماضی گھوم رہا تھا جب اس کی ماں نے اس کے لیے جدوجہد کی تھی اور اس کی شادی کرنے میں کوئی کمی کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ عابدہ چاہتی تھی کہ اس کی سلمہ ایک اچھے گھر میں جائے، اسے اچھا شوہر ملے اور وہ اپنے سلیقے اور ہنر سے اس گھر کو جنت بنا دے۔ وہ چاہتی تھی کہ اس نے سلمہ کی جس طرح تربیت کی ہے اس کا اچھا نتیجہ نکلے۔

عابدہ کے شوہر اور سلمہ کے ابو کو نہ تو سلمہ کی شادی کی کوئی فکر تھی اور نہ اس نے آج تک اس موضوع پر عابدہ سے کوئی بات کی تھی۔ گویا یہ شعبہ عابدہ کا تھا اور اسی کو اپنی بیٹی کے لیے شوہر تلاش کرنا تھا، اسی کو ساری چھان بین کرنی تھی اور اسی کو اپنی سلمہ کی شادی کے تمام انتظامات کرنے تھے۔ ایسا لگتا تھا جیسے عابدہ کے شوہر نے بینک سے شادی کرلی ہے اور اسی کو اپنی بیوی اور اپنا دوسرا گھر بنا لیا ہے۔ عابدہ نے بھی جب یہ رویہ محسوس کرلیا تو شوہر کی طرف سے کوئی آس کوئی امید نہ رکھی اور اپنے طور پر سلمہ کی زندگی بنانے کے لیے تیار ہوگئی۔ پھر عابدہ کو ایک نوجوان پسند آیا۔ وہ ہر طرح سے سلمہ کے لیے موزوں شوہر ثابت ہو سکتا تھا۔ سلمہ نے خاندان کے بزرگوں سے اس لڑکے کی چھان بین کرائی اور چند روز بعد ہی نوجوان کے گھر سے چند عورتیں سلمہ کو دیکھنے آئیں۔ انہوں نے سلمہ کو پسند کرلیا اور اس طرح بات پکی ہوگئی۔ دونوں طرف سے لڑکے لڑکی کا منہ میٹھا بھی کرا دیا گیا۔

پھر وہ دن بھی آ گیا جب عابدہ کو اپنی اکلوتی اور لاڈلی بیٹی کو گھر سے رخصت کرنا پڑا۔ یہ مشکل دن ہر ماں کی زندگی میں آتا ہے جس میں نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اپنی ناز و نعم سے پالی بیٹی کو اپنے سے دور کر دیتی ہے۔ یہ مائیں بھی عجیب ہوتی ہیں جب تک لڑکیوں کے رشتے نہ آئیں تو ان کی نیندیں حرام رہتی ہیں اور جب انہیں رخصت کرنا پڑتا ہے تو وہ رو رو کر آسمان سر پر اٹھا لیتی ہیں۔ عابدہ کی بھی اس وقت ایسی ہی حالت تھی۔ اس کی بیٹی اس سے جدا ہو رہی تھی اور ایک نیا گھر بسانے جا رہی تھی۔ یہ بھی ایک طرح کا جوا ہوتا ہے۔ اگر لڑکا لڑکی اس شادی سے خوش ہیں تو ٹھیک ورنہ نصیب اور متعدد نئے امتحانات میں ڈال دیتے ہیں۔ عابدہ کے لیے سلمہ کو اپنے سے دور بھیجنا برداشت ہی نہیں ہو رہا تھا مگر وہ مجبور تھی۔ دنیا کا یہی دستور تھا۔ پھر سلمہ وداع ہو کر اپنے پیا کے گھر چلی گئی۔ عابدہ کو اس کا دکھ تو بہت تھا مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کا دکھ کم ہوتا چلا گیا۔ وہ ایک

کے لیے موت سے بھی کہیں زیادہ بدتر ہے۔''

''امی! آپ نے مجھے ماں بھی بن کر پالا اور باپ بن کر بھی۔'' آخر سلمہ نے نرم و مدھم لہجے میں کہنا شروع کیا'' مجھے آپ کی دی ہوئی تعلیم و تربیت پر ناز ہے۔ میں آپ پر بوجھ نہیں ہوں گی۔ کسی اسکول میں ٹیچر لگ جاؤں گی اور اپنے پیروں پر کھڑی ہو جاؤں گی۔ الگ گھر میں رہوں گی یا ہاسٹل میں۔''

''کیا بکواس ہے؟'' عابدہ چیخی اور اس نے ایک ہاتھ سلمہ کے منہ پر مارا اور بولی'' آخر ایسا کونسا پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا کہ تجھے طلاق جیسے داغ کو...'' اس سے آگے عابدہ نہ بول سکی۔ اس کا گلا رندھ گیا۔

''وہ نامرد ہے امی!'' سلمہ نے کہا'' میں کیا کرتی... اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ بھی تو نہیں تھا۔''

''بے غیرت! اتنی سی بات پر طلاق لے لی!'' عابدہ چیخی۔

''اچھا یہ اتنی سی بات ہے۔ اگر میری جگہ آپ ہوتیں تو کیا کرتیں؟'' سلمہ نے برہمی سے کہا۔

''بدذات، بدتمیز! تیری ماں آج بھی کنواری ہے...'' عابدہ نے کہا اور سسکنے لگی۔

''تو میں... میں کس کی اولاد ہوں؟'' سلمہ نے ہکا بکا ہو کر سوال کیا۔

''میں نے تجھے ایک یتیم خانے سے گود لیا تھا۔'' عابدہ نے کہا'' ظاہر ہے مجھے اپنا اکیلا پن دور کرنے کے لیے کسی کی تو ضرورت تھی مگر میں نے شوہر سے طلاق نہیں بلکہ اس کی کمی کو نظر انداز کر کے حالات سے سمجھوتہ کر لیا اور اپنی تنہائی دور کرنے کے لیے تجھے لے آئی۔''

سلمہ حیرت اور فخر سے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی جس کے چہرے پر فرشتوں جیسا تقدس تھا۔

بشکریہ: کتاب'' پاکستانی گجراتی ادب'' شائع کردہ: اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد

انتخاب و ترتیب و تدوین: کھتری عصمت علی پٹیل۔ ماخوذ صفحہ: 328 تا 334

پانی نعمت ہے... نعمت کی قدر کیجیے

پانی زندگی ہے... زندگی کو اہم جانیے

پانی ضائع نہ کیجیے

پانی کے حصول، حفاظت اور ذخائر کو اپنی قومی سوچ کا حصہ بنائیے

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

کمپیوٹرائزڈ کارڈ

کے سلسلے میں ضروری ہدایت

چھان بین کے لئے (For Scrutiny Purpose)

کمپیوٹرائزڈ کارڈ کے لئے نیچے دیئے ہوئے دستاویزات جمع کرانے ہوں گے۔

☆ درخواست گزار کے CNIC کارڈ کی کاپی

☆ والد کا بانٹوا میمن جماعت اور CNIC کارڈ کی فوٹو کاپی یا

☆ والد کے انتقال کی صورت میں Death Certificate اور بھائی / چچا (خونی رشتہ دار) کا بانٹوا میمن جماعت اور CNIC کارڈ کی فوٹو کاپی

☆ درخواست گزار کی دو عدد فوٹو 1x1

شادی شدہ ممبران کے لئے

☆ نکاح نامہ کی فوٹو کاپی یا تاریخ اور اگر درخواست گزار صاحب اولاد ہو تو بچوں کے "ب فارم" کی فوٹو کاپی اور 18 سال سے بڑوں کی CNIC کی فوٹو کاپی

☆ بیوی یا شوہر کے CNIC کارڈ کی فوٹو کاپی

☆ دستاویزات مکمل نہ ہونے کی صورت میں فارم جمع نہیں کیا جائے گا۔

آپ سے تعاون کی گزارش کی جاتی ہے

سکندر محمد صدیق اگر

کنوینر لائف ممبرشپ کمیٹی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

جوانی

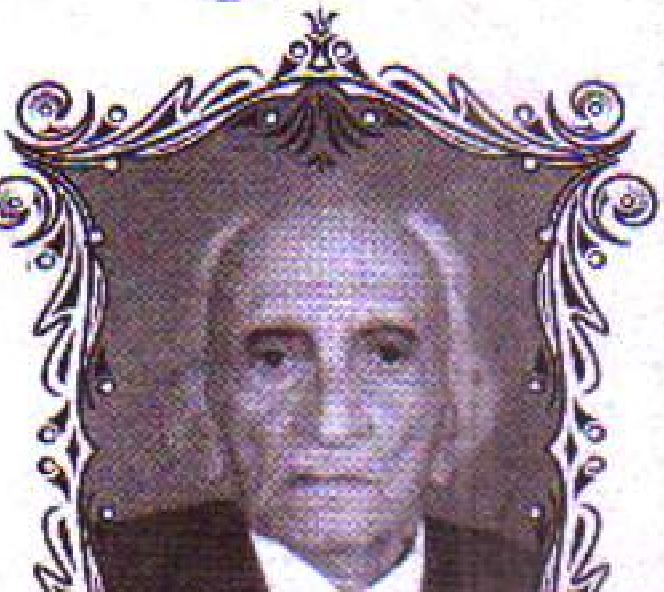

میری جوانی پیلی پڑ گئی
جھڑ گئے پتے سارے
اس بات پہ میں نے کبھی نہ سوچا
کبھی نہ آنسو بہائے

چند دنوں میں ٹھہر گیا اور
پھر سے لی انگڑائی
گئی جوانی ہری چنریا
اوڑھ کے واپس آئی

میری شاخیں جھوم رہی ہیں
پتے بین بجائیں
کس نے کہا کہ گئی جوانی
لوٹ کے پھر نہ آئے

ہاتھ میں آئے اپنی جوانی
واپس کیسے جائے
حسن کا دامن ایسے تھامو
وقت وہیں رُک جائے

موت سے پہلے مرنے والو
کون تمہیں سمجھائے
بوڑھے ہو تو ایسے ہو کہ
جوانی واری جائے

گجراتی غزل: دلکش گونڈلوی (مرحوم)

اردو ترجمہ: کھتری عصمت علی پٹیل

ممتاز سماجی شخصیت بانٹوا میمن جماعت کی مینجنگ کمیٹی کے ممبر

جناب حاجی محمد یوسف مون کے والد محترم

حاجی عبدالرزاق حاجی حسین مون

کا انتقال پر ملال

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کی مینجنگ کمیٹی کے رکن اور ممتاز سماجی ورکر جناب حاجی محمد یوسف مون کے والد محترم حاجی عبدالرزاق حاجی حسین مون مختصر علالت کے بعد 20 نومبر 2020ء کو 82 سال کی عمر پا کر دار الفانی سے کوچ کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون تجہیز و تکفین میوہ شاہ قبرستان میں ہوئی۔ قرآن خوانی (فاتحہ سوئم) اتوار 22 نومبر 2020ء کچھی میمن مسجد گاڑی کھاتہ میں عصر تا مغرب منعقد کی گئی۔ آپ کی نماز جنازہ، تجہیز و تکفین اور قرآن خوانی (فاتحہ سوئم) میں بانٹوا میمن جماعت کے عہدیداران، مجلس عاملہ کے اراکین، میمن فیڈریشن کے عہدیداران، تاجروں، دوست احباب اور عزیز و اقارب کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مرحوم حاجی عبدالرزاق حاجی حسین مون سالہا سال کے اپنے سماجی تجربات، قابلیت، حسن اخلاق اور جذبہ ہمدردی کے تحت ایسی بے مثال خدمات انجام دیں جو بانٹوا میمن برادری کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ مرحوم نے سوگوار لواحقین میں دو صاحبزادے جناب حاجی محمد یوسف مون اور جناب حاجی محمد امین اور تین صاحبزادیاں شامل ہیں۔

قرارداد تعزیت۔ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

بانٹوا میمن جماعت کی مینجنگ کمیٹی کے ممبر جناب حاجی محمد یوسف مون کے والد محترم حاجی عبدالرزاق مون کی غم انگیز رحلت بانٹوا میمن جماعت کے تمام عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین نے اپنے ہنگامی اجلاس میں گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مرحوم حاجی عبدالرزاق مون کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے (آمین)

نماز پڑھتے وقت یہ سوچیں کہ یہ آپ کی آخری نماز ہے اور خدا آپ کو دیکھ رہا ہے

ھانڈی مٹن

اجزاء: بکرے کا گوشت آدھا کلو، دہی ایک کپ، پیاز چھ عدد، ٹماٹر تین عدد (پیسٹ بنالیں)، نمک حسب ضرورت، مرچ دو چائے کے چمچ، ہلدی ایک چائے کا چمچ، گرم مصالحہ آدھا چائے کا چمچ، ادرک لہسن پسا ہوا ایک کھانے کا چمچ، قصوری میتھی ایک چائے کا چمچ، تیل حسب ضرورت، ہرا دھنیا تھوڑا سا، ہری مرچیں تین سے چار لمبائی میں کاٹ لیں۔

ترکیب: گوشت میں دہی ملا کر دو گھنٹے کے لئے رکھ دیں۔ دیگچی میں تیل گرم کریں اور پیاز کو لال کریں۔ اس میں نمک، ہلدی، لال مرچ ڈال کر بھونیں اور ٹماٹر کا پیسٹ ڈال دیں۔ تیل چھوٹ جائے تو مٹن ڈال دیں اور ہلکی آنچ پر بھونیں پھر ڈھانپ کر پکنے دیں۔ آدھا گل جانے پر میتھی، گرم مصالحہ اور ادرک لہسن ملا دیں۔ گلنے پر کٹا ہوا ہرا دھنیا اور ہری مرچوں سے سجا دیں۔

مغز فرائی

اجزاء: مغز آدھا کلو، لہسن ادرک پیسٹ ایک چائے کا چمچ، ٹماٹر ایک پاؤ، گھی پاؤ کپ، نمک حسب ذائقہ، لال مرچ (کٹی ہوئی) ڈیڑھ چائے کا چمچ، لال مرچ پاؤڈر آدھا چائے کا چمچ، ہری مرچ آدھا چائے کا چمچ (باریک کٹی ہوئی)، دھنیا پاؤڈر ایک چائے کا چمچ، زیرہ پاؤڈر ایک چائے کا چمچ، گرم مصالحہ پاؤڈر آدھا چائے کا چمچ۔

ترکیب: گھی گرم کریں اور مغز فرائی۔ فرائی کرنے کے بعد ادرک لہسن ڈال دیں۔ اس کے بعد ٹماٹر، نمک، لال مرچ (کٹی ہوئی)، لال مرچ پاؤڈر، دھنیا پاؤڈر، زیرہ پاؤڈر اور گرم مصالحہ پاؤڈر ڈال دیں اور اچھی طرح فرائی کریں۔ آخر میں ہری مرچ ڈال کر مزید فرائی کریں۔ گرم گرم سرو کریں۔

مصالحے والے آلو

اجزاء: آلو (ابلے اور کٹے ہوئے) ایک کلو، ہری پیاز (باریک کٹی ہوئی) چار عدد، ثابت ہری مرچیں چار عدد، ٹماٹر (چھوٹے چوکور کٹے ہوئے) ڈھائی سو گرام، پیاز (باریک کٹی ہوئی) دو عدد، کٹی ہوئی لال مرچ ایک چائے کا چمچ، انار دانہ ایک کھانے کا چمچ، پسی ہوئی ہلدی آدھا چائے کا چمچ، ثابت سفید زیرہ ایک چائے کا چمچ، سوکھی گول لال مرچیں چار عدد، ہرا دھنیا (چوپ کیا ہوا) آدھی گڈی، کڑی پتے چار عدد، نمک ایک چائے کا چمچ، تیل آدھی پیالی۔

ترکیب: دیگچی میں تیل گرم کرکے پیاز بادامی کریں، اس میں ٹماٹر، کڑی پتے، کٹی اور سوکھی لال مرچیں، ہلدی، زیرہ اور نمک ملا کر بھونیں پھر آلو اور انار دانہ ڈال کر پانچ منٹ تک پکائیں۔ اس میں ہرا دھنیا، ہری مرچیں اور ہری پیاز ملا کر ڈش میں نکال لیں۔

بھنی ہوئی مرغی بمعہ چاول

اجزاء: مرغی کے سینے چار عدد، چاول (ابلے ہوئے) دو پیالی، چکن

تکہ مصالحہ تین کھانے کا چمچے، دہی (پھینٹی ہوئی) آدھی پیالی، پسا ہوا لہسن ادرک ایک کھانے کا چمچہ، سفید سرکہ دو کھانے کے چمچے، زردے کا رنگ ایک چٹکی، لیموں کا رس دو کھانے کے چمچے لہسن (باریک کٹے ہوئے) چھ جوے، براؤن چینی ایک چائے کا چمچہ، کٹی ہوئی کالی مرچ ایک چائے کا چمچہ، سویا ساس ایک کھانے کا چمچہ، نمک حسب ذائقہ، تل کا تیل ایک چائے کا چمچہ، تیل چار کھانے کے چمچے، لیموں کا رس، ہری پیاز (باریک کٹی ہوئی) چھڑکنے کے لئے۔

ترکیب: مرغی کے سینوں پر چھری سے گہرے نشان لگالیں۔ ان پر دہی، چکن تکہ مصالحہ، لہسن ادرک، زردے کا رنگ، لیموں کا رس اور نمک ملا کر دو گھنٹوں کے لئے رکھ دیں۔ دیگچی میں تیل گرم کریں اور مصالحے سمیت مرغی کے سینے ڈالیں، پانی خشک ہوجائے تو بھون کر چولہا بند کردیں۔ کڑاہی میں تیل گرم کرکے لہسن بھونیں۔ اس میں چاول، سرکہ، سویا ساس، کالی مرچ، براؤن چینی، تل کا تیل اور نمک ڈال کر بھونیں۔ اسے ڈش میں نکالیں۔ اس کے اوپر مرغی کے ٹکڑے رکھیں اس پر لیموں کا رس اور ہری پیاز چھڑک کر پیش کریں۔

ربڑی کھیر

اجزاء: تازہ دودھ دو لیٹر، چاول (بھیگے اور پسے ہوئے) آدھی پیالی، چینی دو کھانے کے چمچے، کنڈینسڈ ملک آدھی پیالی، عرق گلاب ایک کھانے کا چمچہ، پسی ہری الائچی ایک چائے کا چمچہ، ربڑی ڈھائی سو گرام، پستے (باریک کٹے ہوئے)، چاندی کے ورق سجانے کے لئے۔

ترکیب: دیگچی میں دودھ ڈال کر آدھا گھنٹے تک پکائیں پھر چاول ملا کر چاولوں کے گلنے تک پکائیں۔ اس میں چینی ملا کر دودھ گاڑھا ہونے تک پکائیں پھر الائچی، عرق گلاب اور کنڈینسڈ ملک ملائیں اور پانچ منٹ تک پکا کر ڈش میں نکال لیں۔ تھوڑی ٹھنڈی ہوجائے تو ربڑی ملائیں۔ مزیدار ربڑی کھیر چاندی کے ورق اور پستے سے سجا کر پیش کریں۔

ناریل کے بسکٹ

اجزاء: ناریل تین اونس، انڈے دو عدد (سفیدی)، چینی اونس، چیری تین عدد۔

ترکیب: اوون کو 300F پر پہلے سے گرم لیں۔ انڈوں کی سفیدی کو اتنا پھینٹیں کہ وہ بالکل سفید ہوجائے اور جھاگ بننے لگے۔ اب اس میں چینی اور ناریل کا چورا ملا کر اچھی طرح مکس کرلیں۔ بیکنگ ٹرے کو تیل لگا کر چکنا کریں۔ ہاتھوں کی مدد سے اس آمیزے کو گول گول بسکٹ کی شکل دے کر ٹرے میں رکھتی جائیں۔ اوپر سے چیری لگادیں۔ بیس سے پچیس منٹ تک اتنا بیک کریں کہ اس کا رنگ ہلکا گولڈن ہوجائے۔

پودینہ پراٹھا

اجزاء: میدہ ڈھائی کپ، نمک آدھا چائے کا چمچہ، گھی آدھا کپ، پانی حسب ضرورت، پودینے کے پتے دو کھانے کے چمچے۔

ترکیب: پہلے ڈھائی کپ میدہ، آدھا چائے کا چمچہ نمک اور ایک چوتھائی کپ گھی کو مکس کریں اور پانی سے گوندھ کر ایک گھنٹے کے لئے رکھ دیں۔ اب ڈو کو بالز کی شکل دیں اور گولائی میں بیل لیں پھر ان پر باقی ایک چوتھائی کپ گھی ڈال دیں۔ اوپر دو کھانے کے چمچے باریک کٹے پودینے کے پتے چھڑک کر سوئس رول جیسے رول بنالیں۔ اب بالز کو کاٹیں اور چھ انچ کی روٹی بنالیں۔ پھر توا گرم کرکے انہیں پکائیں یہاں تک کہ وہ تیار ہوجائیں۔ آخر میں انہیں گرم گرم سرو کریں۔

☆ کریم یا ملائی میں اگر تھوڑی سی چینی ڈال دی جائے تو یہ جلد کھٹی نہیں ہوتی ہے۔

☆ اگر لوکی کاٹ رہے ہوں تو انہیں فوراً پانی میں بھگوتے جائیں ورنہ یہ سیاہ ہوجائے گی۔

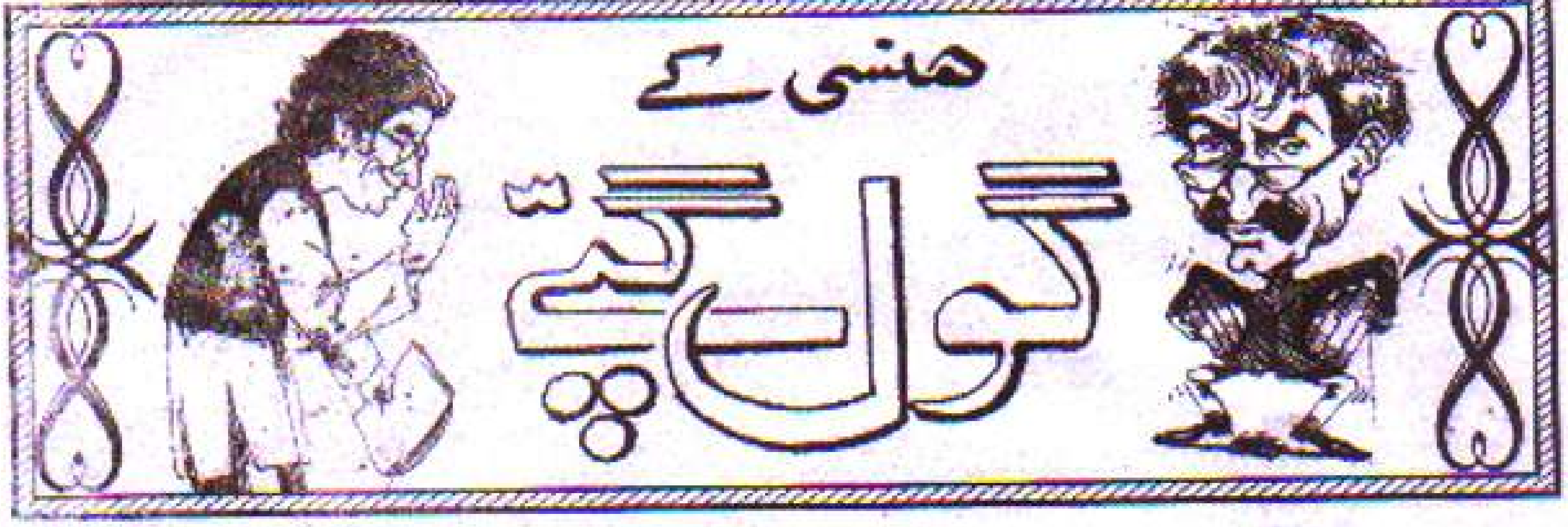

کار

☆ ٹریفک کے سپاہی نے ایک چھوٹی سی کار آتی ہوئی دیکھی۔ حیرانی کی بات یہ تھی کہ وہ تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد ایک آدھ فٹ اوپر اچھلتی تھی۔ سپاہی نے کار کو روکا جسے ایک موٹا آدمی چلا رہا تھا۔ اس نے ڈرائیور سے پوچھا: کار میں کیا خرابی ہے۔ ڈرائیور بولا: کار میں کوئی خرابی نہیں اصل میں مجھے ہچکیاں آرہی ہیں۔

موسلادھار

☆ استاد: (شاگرد سے) موسلادھار کو جملے میں استعمال کرو۔ شاگرد: جناب موسلادھار کے کیا معنی ہیں؟ استاد: زور سے۔ شاگرد: کل میں لیٹ ہو رہا تھا لہٰذا موسلادھار بھاگتے ہوئے اسکول پہنچا۔

دستک

☆ استاد: دستک کا جملہ بناؤ۔ شاگرد: مجھے دس تک گنتی آتی ہے۔

میٹرک

☆ بس میں سفر کے دوران ایک لڑکے کا ہاتھ غلطی سے برابر میں کھڑے آدمی کی جیب سے ٹکرا گیا۔ آدمی غصے سے بولا: کیا کر رہے ہو لڑکے؟ لڑکا معصومیت سے بولا: جی میں گورنمنٹ اسکول سے میٹرک کر رہا ہوں۔

چھٹیاں

☆ استاد: (شاگرد سے) عین نوازش کو جملے میں استعمال کرو۔ شاگرد: اگر آپ ہمیں دو ہفتے میں پانچ عدد چھٹیاں دے دیا کریں تو آپ کی عین نوازش ہوگی۔

ٹنکی

☆ ایک بچہ اپنے والد کے ساتھ پانی کی ٹنکی میں پانی دیکھ رہا تھا۔ اچانک باپ کا پاؤں پھسلا اور وہ ٹنکی میں گر گیا۔ بچہ جلدی سے دوڑتا ہوا گھر کے اندر گیا اور اپنی امی سے کہا: نل کھولیں اندر سے ابھی ابا نکل آئیں گے۔

بھیڑیا

☆ ایک دفعہ دو دوست جنگل سے گزر رہے تھے کہ اچانک سامنے سے ایک بھیڑیا آ گیا۔ ایک گھبرا رہا تھا جبکہ دوسرا زمین پر سانس روک کر لیٹ گیا۔ بھیڑیا زمین پر لیٹے ہوئے سے مخاطب ہوا: بیٹا جی! یہ ڈراما نہیں چلے گا۔ یہ کہانی میں نے پڑھی ہوئی ہے۔

ٹرین

☆ ایک شخص لاہور جانے کے لیے غلط ٹرین میں سوار ہو گیا۔ دوران سفر اس نے اوپر برتھ پر لیٹے دوسرے شخص سے سوال کیا آپ کہاں جا رہے ہیں؟ دوسرا شخص: فیصل آباد۔ پہلا شخص بولا: واہ! کتنی ترقی ہو گئی ہے اوپر والے فیصل آباد جا رہے ہیں اور نیچے والے لاہور!

ڈبل سواری

☆ ایک شخص موٹر سائیکل پر جا رہا تھا۔ پولیس والوں نے روکا اور کہا:

کہاں جارہے ہو؟ کاغذات دکھاؤ۔ اس شخص نے کاغذات دکھادیے لیکن پھر بھی اس کا چالان کردیا گیا۔ اس شخص نے پوچھا: جناب جب کاغذات پورے ہیں تو پھر چالان کیسا؟ پولیس: کیونکہ ڈبل سواری مکمل ہوچکی ہے اور تم سنگل جارہے ہو۔

پڑھ

☆ایک طالب علم (دوسرے طالب علم سے) آج کوئی خطرناک کام کرنے کو جی چاہ رہا ہے۔ دوسرا طالب علم: اچھا چلو آج پڑھ لیتے ہیں۔

کمزور

☆ایک صاحب کی والدہ بہت بیمار ہوگئیں۔ وہ انھیں ڈاکٹر کے پاس لے گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ ان کے ٹیسٹ ہوں گے۔ ان صاحب نے کہا: یہ بہت کمزور ہیں۔ آپ ٹوکٹی ٹوکٹی یا دن ڈے کرالیں۔

بارش

☆ایک آدمی اپنی بیوی کو دفنا کر گھر پہنچا تو گھر پہنچتے ہی کڑک، گرج کے ساتھ زوردار بارش ہونے لگی۔ وہ آدمی بولا: لگتا ہے اوپر پہنچ گئی۔

نظر

☆مریض: ڈاکٹر سے جناب مجھے یہ مرض ہے کہ مجھے ہر چیز کے دو نظر آتے ہیں۔ اس کا کوئی علاج تجویز کریں۔ ڈاکٹر: آپ چاروں حضرات کو یہی مرض ہے یا صرف ایک کو...؟

گھڑی

☆استاد شاگرد سے: تم روزانہ دیر سے کیوں آتے ہو؟ تم الارم والی گھڑی رکھ کر سویا کرو۔ شاگرد: جی رکھ کر تو سوتا ہوں لیکن وہ اس وقت بجتی ہے جب میں سو رہا ہوتا ہوں۔

کولڈ ڈرنک

☆ایک آدمی جنگل سے گزر رہا تھا کہ ایک شیر سامنے آگیا۔ شیر بولا: آج میں تمہارا خون پی جاؤں گا۔ آدمی: میرا خون تو ٹھنڈا ہے تم ایسا کرو کہ پیچھے ایک نوجوان آرہا ہے اس کا خون گرم ہے تم اسی کا خون پی لینا۔ شیر: نہیں آج میرا دل کولڈ ڈرنک پینے کو چاہ رہا ہے۔

ھدایت

☆ایک لڑکا کمرہ امتحان میں بیٹھا بار بار پلٹ کر دیکھ رہا تھا۔ ممتحن نے دیکھ لیا اور ڈانٹ کر پوچھا: تم بار بار پلٹ کر کیا دیکھتے ہو؟ لڑکا: جناب! سوال کے پرچے میں لکھا ہے: پلٹ کر دیکھو میں اس ہدایت پر عمل کر رہا ہوں۔

کیک

☆ایک خاتون نے بڑا سا کیک خریدا۔ بیکری والے نے چھری اٹھاتے ہوئے پوچھا: چھے ٹکڑے کروں یا آٹھ؟ چار کردیں میں آج کل ڈائٹنگ کر رہی ہوں

رشتے جو طے ہوئے

منگنیاں

نومبر 2020ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
1	محمد حسنین محمد حنیف محمد ہاشم بیجوڑا کا رشتہ رابعہ طاہر محمد سلیمان موون سے طے ہوا	3 نومبر 2020ء
2	محمد یامین محمد اقبال حاجی اسماعیل ایدھی کا رشتہ دانیہ محمد یوسف محمد صدیق وارو سے طے ہوا	4 نومبر 2020ء
3	محمد بن توفیق محمد توفیق گل محمد سلاٹ کا رشتہ عائشہ محمد عامر عبدالعزیز جانگڑا سے طے ہوا	4 نومبر 2020ء
4	محمد حمزہ محمد جاوید عبدالعزیز موٹا کا رشتہ عافیہ عامر محمد اوجری سے طے ہوا	7 نومبر 2020ء
5	زوہیب محمد زبیر محمد عمر منائی کا رشتہ ام ایمن مقصود عبدالعزیز جانگڑا سے طے ہوا	10 نومبر 2020ء
6	محمد صادق محمد ہاشم محمد صدیق مانڈھائی کا رشتہ ماہم محمد وسیم حاجی عبدالستار راوڈا سے طے ہوا	11 نومبر 2020ء
7	محمد حارث عبدالجبار محمد عثمان پوپٹ پوترا کا رشتہ غزل اشفاق عبدالستار موون سے طے ہوا	13 نومبر 2020ء
8	عبدالصمد محمد رفیق عبدالرحمٰن آموڑی ماموڑی کا رشتہ مریم محمد مناف صدیق پولانی سے طے ہوا	13 نومبر 2020ء
9	اسامہ حنیف عبداللطیف ایدھی کا رشتہ ہین داؤد عبدالرحمٰن کھاتانی سے طے ہوا	16 نومبر 2020ء
10	اکبر عبدالجبار قاسم کھاتانی کا رشتہ حیزہ محمد طارق قاسم بھلکیا سے طے ہوا	18 نومبر 2020ء
11	محمد حمزہ محمد حنیف عبدالشکور جانگڑا کا رشتہ زینب فاروق محمد پوپٹ پوترا سے طے ہوا	18 نومبر 2020ء
12	محمد سلمان احمد موسیٰ کسبائی کا رشتہ عروسہ محمد حنیف جان محمد سرمدوالا سے طے ہوا	20 نومبر 2020ء
13	محمد بلال محمد یعقوب محمد عمر سرمدوالا کا رشتہ وجیہہ محمد واصف عبدالوہاب پولانی سے طے ہوا	20 نومبر 2020ء
14	محمد علی محمد سلیم محمد پھول والا کا رشتہ سمیعہ محمد انور محمد صدیق بیوانی سے طے ہوا	21 نومبر 2020ء
15	محمد حیدر محمد ہاشم محمد صدیق آکھاوالا کا رشتہ عائشہ عبدالعزیز محمد صدیق آکھاوالا سے طے ہوا	22 نومبر 2020ء
16	محمد احمد محمد اسماعیل عبدالغنی دھاروواڑوالا کا رشتہ فلک اسماعیل یوسف بھنڈا سے طے ہوا	23 نومبر 2020ء
17	محمد صادق محمد سلیم عبدالستار موتی والا کا رشتہ زینب محمد امین موسیٰ کاپڑیا سے طے ہوا	24 نومبر 2020ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
18	محمد علی محمد ندیم ہارون لودھیا کا رشتہ کنزہ محمد عرفان عبدالعزیز اڈوانی سے طے ہوا	24 نومبر 2020ء
19	انیف محمد اشرف جان محمد مائے جی کا رشتہ سعدیہ اقبال ابا عمر سے طے ہوا	25 نومبر 2020ء
20	حمزہ حمید محمد حسین جانگڑا کا رشتہ فزا عبدالصمد محمد لدھا سے طے ہوا	26 نومبر 2020ء
21	محمد اقبال عبدالکریم کمنا کا رشتہ مریم محمد سہیل محمد ذکر بھائی سے طے ہوا	26 نومبر 2020ء

ناول کورونا وائرس وباء سے اپنا بچاؤ اور احتیاط کریں

بانٹوا میمن جماعت آفس میں تشریف لانے والوں (مرد اور خواتین) کے لئے

ضروری گزارش

موجودہ ناول کورونا وائرس وباء کے باعث ہم سب کو احتیاط کرنا لازمی ہے۔ جماعت کے معزز عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین کی جانب سے ہدایت کی جاتی ہے۔ جماعت کے دفتر میں داخلہ کی اجازت فیملی کے ایک فرد کو ہے اور بچوں کا داخلہ سخت منع ہے۔ داخلہ کے لئے ضروری ہے کہ اس نے ماسک پہنا ہو اور ہاتھوں کو Sanitizer کر کے دفتر میں داخل ہوں۔ دوسری بات یہ کہ خواتین اپنے مرحومین کے گھر "سوئم۔ قرآن خوانی" میں جانے کے بعد وہاں فاصلہ رکھیں اور ماسک پہن کر شرکت کریں۔ احتیاط بے حد ضروری ہے۔

نیک خواہشات

انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا

اعزازی جنرل سیکریٹری بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

جو رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے

(شادی خانہ آبادی)

نومبر 2020ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
1	بشیر احمد عبداللہ عبدالغنی موسانی کی شادی شازیہ بانو محمد فاروق عبدالرزاق موٹڈا سے طے ہوا	یکم نومبر 2020ء
2	محمد سفیان محمد لیاقت علی حاجی قاسم اڈوانی کی شادی آمنہ الطاف حسین موسیٰ جتی والا سے طے ہوا	یکم نومبر 2020ء
3	حزل اقبال رحمت اللہ موسانی کی شادی ماہم محمد فرقان محمد انور لوائی سے ہوئی	یکم نومبر 2020ء
4	محمد ادریس عبداللہ عبدالغنی موسانی کی شادی سعیدہ محمد قاسم احمد سورتی سے ہوئی	یکم نومبر 2020ء
5	محسن محمد سلیم جان محمد بدو کی شادی نشوا محمد شہزاد محمد صدیق وارو سے ہوئی	3نومبر 2020ء
6	عذیر محمد جاوید عبداللہ شیخا کی شادی آمنہ نعمان یونس شیرڈی والا سے ہوئی	5نومبر 2020ء
7	محمد مدنی محمد زکریا محمد اسماعیل مائے جتی کی شادی عائشہ محمد اشرف یوسف کھاتائی سے ہوئی	5نومبر 2020ء
8	سلمان عثمان غنی اسماعیل کھاتائی کی شادی توبا محمد ہارون احمد کالیا سے ہوئی	5نومبر 2020ء
9	محمد انس حاجی محمد نعیم حاجی عبدالغفار سوتی کی شادی مریم محمد یاسین حاجی عبدالستار ریگوڈا سے ہوئی	5نومبر 2020ء
10	محمد دہان محمد اسلم محمد یوسف بھوری کی شادی فردوس عرفان محمد زکریا ایدھی سے ہوئی	6نومبر 2020ء
11	محمد سعد محمد انور رحمت اللہ میاری والا کی شادی سودا شہباز ابوبکر بھورا سے ہوئی	6نومبر 2020ء
12	عبدالقادر محمد اشفاق عبدالستار سوڈھا کی شادی مہرون نساء فاروق یونس سوتی سے ہوئی	6نومبر 2020ء
13	محمد عامر محمد صدیق عبدالحبیب گیریا کی شادی نہال بانو نظام نبی محمد اقبال کرنول والا سے ہوئی	6نومبر 2020ء
14	محمد مشال حاجی آفتاب سلیمان بالاگام والا کی شادی رمشا محمد نعیم عبدالستار ڈنڈیا سے ہوئی	8نومبر 2020ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
15	ارسلان محمد الطاف محمد اسماعیل جانگڑا کی شادی سکینہ ندیم عبدالستار ڈھڈیا سے ہوئی	12 نومبر 2020ء
16	محمد حماد محمد نعیم ولی محمد کوٹھاری کی شادی عائشہ حاجی توفیق حاجی رحمت اللہ سوتی سے ہوئی	13 نومبر 2020ء
17	فیضان محمد الطاف حسین جان محمد پولانی کی شادی انشارہ امان اللہ رحمت اللہ کھاتانی سے ہوئی	13 نومبر 2020ء
18	محمد حسنین محمد رفیق عبدالستار سوتی کی شادی شفا الطاف محمد حاجی محمد سکھیا سے ہوئی	13 نومبر 2020ء
19	نعمان محمد نجیب احمد اللہ رکھا ڈھیڈیا کی شادی آمنہ محمد اقبال محمد عمر بھوری سے ہوئی	13 نومبر 2020ء
20	محمد ریاض عبدالرزاق عبدالستار بھوت کی شادی رخسانہ فاطمہ محمد انور ابو میاں شیخ سے ہوئی	13 نومبر 2020ء
21	عدنان محمد امین عبدالعزیز ہالاری کی شادی سمیلا احمد حاجی کریم بھنڈا سے ہوئی	13 نومبر 2020ء
22	محمد بلال محمد صدیق عبدالعزیز گاندھی کی شادی ماریہ محمد اکبر طیب سلاٹ سے ہوئی	14 نومبر 2020ء
23	سعد محمد علی محمد علی حبیب بیگا کی شادی شفا محمد الطاف محمد اسماعیل غیبہ سے ہوئی	15 نومبر 2020ء
24	نبیل محمد یعقوب رحمت اللہ شیخا کی شادی نازیہ محمد اسلم حاجی رحمت اللہ کتیا سے ہوئی	21 نومبر 2020ء
25	محمد ایاز محمد رفیق رحمت اللہ بدی کی شادی ماہم سلیم ذاکر محمد کلری والا سے ہوئی	22 نومبر 2020ء
26	شعیب محمد یونس عبدالستار موسانی کی شادی آمنہ محمد ناصر محمد فیروز لودھا سے ہوئی	22 نومبر 2020ء
27	ابراہیم الطاف محمد موسیٰ جانگڑا کی شادی قرات فاطمہ محمد نعیم حاجی عبدالغفار اڈوانی سے ہوئی	25 نومبر 2020ء
28	محمد خالد جاوید احمد احمد اسماعیل سارن پوری والا کی شادی مریم حاجی منیر امان اللہ جانگڑا سے ہوئی	26 نومبر 2020ء
29	علی محمد یاسین محمد صدیق سرمہ والا کی شادی حلیمہ محمد اشرف محمد بھائی بندھانی سے ہوئی	26 نومبر 2020ء
30	محمد اویس محمد طائف محمد رفیق ناتھڑیا والا کی شادی حلیمہ عدنان امان اللہ ساٹھ حیا والا سے ہوئی	27 نومبر 2020ء
31	عبداللہ کمیل حبیب میمیا کی شادی نبیہ محمد شہزاد محمد صدیق گنگ سے ہوئی	27 نومبر 2020ء
32	حمزہ محمد یوسف عبداللطیف اڈوانی کی شادی مہوش ناصر انور مرزا انور بیگ سے ہوئی	27 نومبر 2020ء
33	شایان محمد جعفر محمد عمر سردار گندھ والا کی شادی اقصیٰ محمد ایوب محمد دین کھرل سے ہوئی	27 نومبر 2020ء
34	محمد عمیر محمد انیس محمد صدیق کاپڑیا کی شادی عروبہ محمد عامر محمد موسیٰ کوٹری والا سے ہوئی	27 نومبر 2020ء
35	محمد ثاقب عمر فاروق عبدالعزیز سون کی شادی آمنہ حاجی جاوید حاجی یونس گنگ سے ہوئی	28 نومبر 2020ء
36	محمد سکندر ولی علی بھورا کی شادی حنیفہ محمد شاہد عبدالرزاق بھیمانی سے ہوئی	29 نومبر 2020ء
37	سعد محمد سلیم حبیب غازی پورہ کی شادی نمرہ رضوان احمد محمد جعفر شیوانی سے ہوئی	29 نومبر 2020ء
38	ریز محمد اشرف محمد موسیٰ بکھائی کی شادی سکینہ محمد شعیب عبدالستار ویچی سے ہوئی	29 نومبر 2020ء

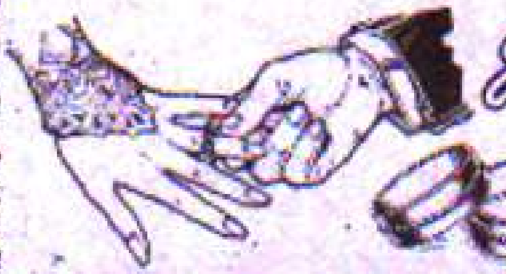

بانٹوا میمن برادری کے بچوں کا رشتہ دیگر برادری میں طے ہوا

نومبر 2020ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
1	محمد حسن محمد عارف عبدالرزاق شیخا کا رشتہ سمیعہ عبدالقادر موسٰی باپوڑی سے طے ہوا	4 نومبر 2020ء
2	محمد طلحہ عمران احمد عبدالغفار پولانی کا رشتہ شاہ محمد شاہد محمد صدیق کھاتانی سے طے ہوا	14 نومبر 2020ء
3	ارسلان عدنان ہارون دیوان کا رشتہ معصومہ مظفر احمد عبدالغفار گوڈیل سے طے ہوا	14 نومبر 2020ء
4	فیضان محمد جاوید عبدالعزیز سلاٹ کا رشتہ یسرٰی محمد خالد غلام حسین سے طے ہوا	16 نومبر 2020ء
5	یوسف محمد جاوید محمد یوسف لوڈ حاوالا کا رشتہ ہمنا محمد نعیم ابوبکر محمد بھیریا سے طے ہوا	17 نومبر 2020ء
6	محمد حسین محمد یوسف محمد صدیق گنگ کا رشتہ شامہ محمد اسماعیل موسٰی جادا سے طے ہوا	21 نومبر 2020ء

صفائی نصف ایمان ہے

صاف ستھرا ماحول اک نعمت انمول!!

اپنے گھر، گلی، محلے اور شہر کو صاف ستھرا رکھیے

☆ کوڑا کرکٹ باہر گلی میں نہ پھینکیں

☆ درختوں اور پودوں کو نقصان نہ پہنچائیں

☆ عمارتی سامان اور ملبہ سرعام نہ ڈالیں

☆ راستے میں گندگی اور غلاظت نہ پھیلائیں

Dustbin

جماعت کی خدمت کا جذبہ۔ اعتماد کا باہمی رشتہ

اللہ کی راہ میں خرچ کرو

تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکو گے جب تک تم (اللہ کی راہ میں) اپنی محبوب چیزوں میں سے خرچ نہ کرو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو بے شک اللہ اسے خوب جاننے والا ہے۔ (سورۃ آل عمران ۳: آیت ۹۲)

کچی منگنی

نومبر 2020ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
1	توحید عمر محمد یوسف طیب بھوری کا رشتہ شاہ شوکت علی شاہ نظر علی شاہ سعید سے طے ہوا	یکم نومبر 2020ء
2	شایان محمد جعفر محمد عمر سردار گندھ والا کا رشتہ انعم محمد ایوب محمد وین کھرل سے طے ہوا	5 نومبر 2020ء
3	محمد اریب محمد علی عبدالغفار مختی کا رشتہ شاہ سہیل صالح ابراہیم میت سے طے ہوا	12 نومبر 2020ء
4	جواد محمد امین جان محمد بیریا کا رشتہ صبا محمد آصف سعید احمد شیخ سے طے ہوا	21 نومبر 2020ء
5	اسامہ امان اللہ سلیمان سون کا رشتہ اقصٰی محمد عارف عنایت انصاری سے طے ہوا	21 نومبر 2020ء
6	محمد حمزہ محمد ہاشم محمد صدیق آ کھا والا کا رشتہ وردا محمد ایوب محمد یعقوب سے طے ہوا	23 نومبر 2020ء
7	حمزہ محمد یوسف عبداللطیف اڈوانی کا رشتہ مہوش ناصر انور مرزا انور بیگ سے طے ہوا	25 نومبر 2020ء
8	کمال حسین ڈاکٹر منظور حسین محمد یعقوب کا رشتہ حفصہ نعیم عبدالعزیز (گل محمد) بھروچ والا سے طے ہوا	4 نومبر 2020ء
9	مبین احمد غلام محی الدین تاج محمد کا رشتہ عروسہ محمد آصف محمد اشرف موتی سے طے ہوا	14 نومبر 2020ء
10	محمد عدیل محمد اقبال عبدالستار کا رشتہ کنول احمد حاجی الیاس ڈنڈیا سے طے ہوا	26 نومبر 2020ء
11	نواب الدین صلاح الدین حاجی عبدالرزاق کا رشتہ صابرہ بانو ذیشان احمد اقبال کسباتی سے طے ہوا	27 نومبر 2020ء
12	محمد طلال محمد سلیمان نور محمد کا رشتہ فاطمہ محمد یونس رحمت اللہ دوجکی سے طے ہوا	30 نومبر 2020ء

بانٹوا راحت کمیٹی اور بانٹوا انجمن حمایت اسلام کے رابطے کے لئے ٹیلی فون نمبر

بانٹوا راحت کمیٹی فون نمبر 32312939

بانٹوا انجمن حمایت اسلام فون نمبر 32201482 - 32202973

موبائل نمبر 0336-2268136

بانٹوا انجمن حمایت اسلام کی جانب سے موصولہ مرحومین کی فہرست کا گجراتی سے ترجمہ

یکم نومبر 2020ء ---30 نومبر 2020ء ٹیلی فون نمبر: بانٹوا انجمن حمایت اسلام 32202973

تعزیت: ہم ان تمام بھائیوں اور بہنوں سے دلی تعزیت کرتے ہیں جن کے خاندان کے افراد اللہ رب العزت کے حکم سے انتقال کر گئے۔ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

صدور، جنرل سیکریٹری اور اراکین مجلس منتظمہ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

نوٹ: مرحومین کے اسمائے گرامی بانٹوا انجمن حمایت اسلام کے ”شعبہ تجہیز و تکفین“ کے اندراج کے مطابق شائع کئے جا رہے ہیں۔

نمبر شمار	تاریخ وفات	نام بمعہ ولدیت لزوجیت	عمر
-1	یکم نومبر 2020ء	حاجی قاسم عبدالکریم بیجوڑا	81 سال
-2	3 نومبر 2020ء	سیدہ عبدالجبار ڈھیڈ زوجہ یاسر لیاقت کوڈ داوی	34 سال
-3	6 نومبر 2020ء	حاجی یعقوب حاجی طیب گیلی	70 سال
-4	7 نومبر 2020ء	عبدالرزاق شریف شکور کھڈ یا بکسر اوالا	70 سال
-5	9 نومبر 2020ء	عبدالغفار عبدالغنی بیجوڑا	70 سال
-6	10 نومبر 2020ء	یاسر محمد قاسم کھاناتی	51 سال
-7	10 نومبر 2020ء	محمد یوسف عبدالستار مانگرول والا	73 سال
-8	11 نومبر 2020ء	سائرہ موسیٰ کوڈیتار زوجہ اسماعیل تازی پورہ	70 سال
-9	15 نومبر 2020ء	محمد عارف ایوب کالیا	56 سال
-10	17 نومبر 2020ء	محمد فاروق ولی محمد ایدھی	70 سال
-11	18 نومبر 2020ء	زہرہ عبدالشکور نوی والا (دھورا جی) زوجہ حسین اسماعیل ایدھی	65 سال
-12	18 نومبر 2020ء	محمد حنیف عبدالستار کنیا	65 سال

نمبر شمار	تاریخ وفات	نام بمعہ ولدیت / زوجیت	عمر
-13	18 نومبر 2020ء	حاجی یونس جان محمد کھاتانی	70 سال
-14	21 نومبر 2020ء	حاجی عبدالرزاق حاجی حسین موون	86 سال
-15	21 نومبر 2020ء	محمد امین عبدالستار بکالی	65 سال
-16	22 نومبر 2020ء	سارہ بائی ابا کسباتی زوجہ عبدالرزاق موسانی	82 سال
-17	24 نومبر 2020ء	محمد یوسف سلیمان ایدھی	67 سال
-18	24 نومبر 2020ء	محمد حنیف عبدالعزیز لی فی	67 سال
-19	24 نومبر 2020ء	سلمٰی جان محمد سلیمان موتی زوجہ عبدالجبار پٹیل	63 سال
-20	26 نومبر 2020ء	کلثوم صدیق بکیا زوجہ محمد اقبال پونیاوالا	72 سال
-21	26 نومبر 2020ء	محمد یوسف حاجی آدم قاسم کھاتانی	73 سال
-22	27 نومبر 2020ء	عبدالواحد محمد صدیق جانگڑا	62 سال
-23	28 نومبر 2020ء	محمد اقبال عبدالستار رشید انہ والا	69 سال
-24	28 نومبر 2020ء	زبیدہ عبدالستار بھوت زوجہ محمد اسماعیل بھوری	75 سال
-25	29 نومبر 2020ء	امینہ ابو طالب بالاگام والا زوجہ موسیٰ میاری والا	85 سال
-26	29 نومبر 2020ء	ڈاکٹر ہارون حبیب بلو	74 سال
-27	29 نومبر 2020ء	فریدہ عبدالستار موون زوجہ عبدالعزیز شیخا	68 سال
-28	30 نومبر 2020ء	محمد ریاض ابراہیم پٹیل	55 سال
-29	30 نومبر 2020ء	قاسم محمد موسانی	73 سال

ضروری ہدایات

قرآن کریم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی ﷺ آپ کی دینی معلومات میں اضافے کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہوں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔

S.No.	Date	Name	Age
20	26-11-2020	Kulsum Siddiq Bikiya w/o. Muhammad Iqbal Pothiawala	72 years
21	26-11-2020	Muhammad Yousuf Haji Adam Kassam Khanani	73 years
22	27-11-2020	Abdul Wahid Muhammad Siddiq Jangda	62 years
23	28-11-2020	Muhammad Iqbal Abdul Sattar Khamidanawala	69 years
24	28-11-2020	Zubeda Abdul Sattar Bhoot w/o. Muhammad Ismail Bhuri	75 years
25	29-11-2020	Amina Abu Talib Balagamwala w/o. Moosa Mayariwala	85 years
26	29-11-2020	Dr. Haroon Habib Billoo	74 years
27	29-11-2020	Farida Abdul Sattar Moon w/o. Abdul Aziz Sheikha	68 years
28	30-11-2020	Muhammad Riaz Ibrahim Patel	55 years
29	30-11-2020	Kasim Muhammad Moosani	73 years

قیام:1916ء بانٹوا (انڈیا) قیام:1948ء کراچی (پاکستان)

توجہ طلب اور ضروری گزارش

بانٹوا انجمن حمایت اسلام کراچی

میت (تجہیز وتکفین) کے بل بلا تاخیر ادائیگی (جمع) کرانے کے لئے اپیل

بانٹوا میمن برادری میں ہونے والی اموات کی تجہیز و تکفین (کفن دفن) کا کام بانٹوا انجمن حمایت اسلام کی جانب سے بہ احسن طریقے سے برسوں سے کیا جاتا ہے۔ اس میں غسل کفن اور بس سروس وغیرہ کی تمام سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اپنی بانٹوا میمن برادری کے کچھ بھائی اپنے خاندان میں ہونے والے انتقال کے بل کی ادائیگی نہیں کرتے ہیں۔ ادارے کی جانب سے موبائل فون پر رابطہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے پھر بھی کوتاہی اور غیر ذمہ داری بڑھتی جاتی ہے۔

اس لئے آپ سے مودبانہ التماس ہے کہ جو بھائی اپنے مرحوم کے مدفن کے لئے انجمن سے رابطہ کرتا ہے وہ ان کے اخراجات جتنا ممکن ہو سکے اتنا جلد از جلد جمع کروا دیں تا کہ مرحوم پر اس کے کفن دفن کا بوجھ نہ رہے۔

درخواست گزار

فون نمبر: 32202973 - 32312939 عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین

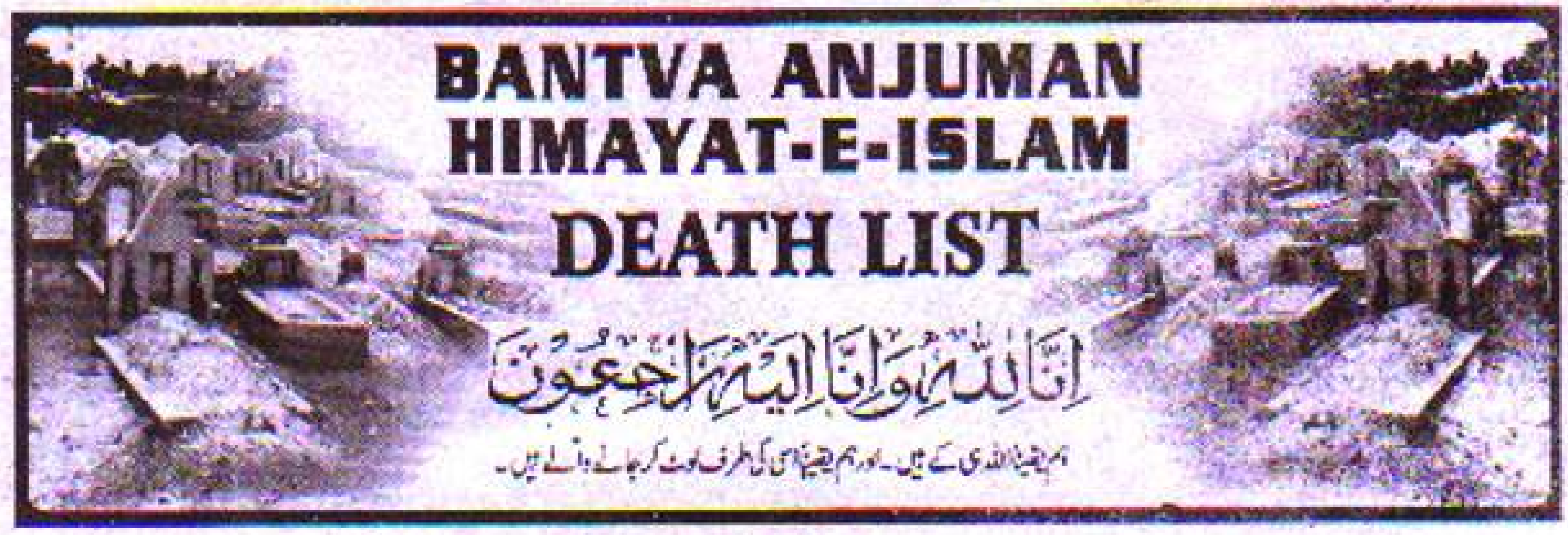

1st November to 30th November 2020

Bantva Anjuman Himayat-e-Islam

Contact No. 32202973 - 32201482

S.No.	Date	Name	Age
1	01-11-2020	Haji Kasim Abdul Karim Bijuda	81 years
2	03-11-2020	Maida Abdul Jabbar Dheedh w/o. Yasir Liaquat Kodvavi	34 years
3	06-11-2020	Haji Yakoob Haji Tayyab Gheli	70 years
4	07-11-2020	Abdul Razzak Sharif Shakoor Khidria Bagasrawala	70 years
5	09-11-2020	Abdul Ghaffar Abdul Ghani Bijuda	70 years
6	10-11-2020	Yasir Muhammad Qasim Khanani	51 years
7	10-11-2020	Muhammad Yousuf Abdul Sattar Mangrolwala	73 years
8	11-11-2020	Saira Moosa Kodinar w/o. Ismail Ghazipura	70 years
9	15-11-2020	Muhammad Arif Ayub Kalia	56 years
10	17-11-2020	Muhammad Farooq Wali Muhammad Adhi	70 years
11	18-11-2020	Zohra Abdul Shakoor Naviwala (Dhoraji) w/o. Hussain Ismail Adhi	65 years
12	18-11-2020	Muhammad Hanif Abdul Sattar Kaliya	65 years
13	18-11-2020	Haji Younus Jan Muhammad Khanani	70 years
14	21-11-2020	Haji Abdul Razzak Haji Hussain Moon	86 years
15	21-11-2020	Muhammad Amin Abdul Sattar Bakali	65 years
16	22-11-2020	Sara Bai Abba Kasbati w/o. Abdul Razzak Moosani	82 years
17	24-11-2020	Muhammad Yousuf Suleman Adhi	67 years
18	24-11-2020	Muhammad Hanif Abdul Aziz Nini	67 years
19	24-11-2020	Salma Jan Muhammad Suleman Moti w/o. Abdul Jabbar Patel	63 years

کچی منگنی

NOVEMBER 2020

S.NO	NAMES	DATE
1	☆.....Touheed Umer Muhammad Yousuf Tayyab Bhuri with Sana Shoukat Ali Shah Nazar Ali Shah Syed	01-11-2020
2	☆.....Shayan Muhammad Jaffer Muhammad Umer Sardargadhwala with Anum Muhammad Ayub Muhammad Din Kharal	05-11-2020
3	☆.....Muhammad Areeb Muhammad Ali Abdul Ghaffar Mahenti with Sana Sohail Saleh Ibrahim Mayet	12-11-2020
4	☆.....Jawwad Muhammad Amin Jan Muhammad Beria with Saba M. Asif Saeed Ahmed Sheikh	21-11-2020
5	☆.....Usama Amanullah Suleman Moon with Aqsa Muhammad Arif Inayat Ansari	21-11-2020
6	☆.....Muhammad Hamza Muhammad Hashim Muhammad Siddiq Akhawala with Warda Muhammad Ayub Muhammad Yaqoob	23-11-2020
7	☆.....Hamza Muhammad Yousuf A. Latif Advani with Mahwash Nasir Anwar Mirza Anwar Baig	25-11-2020
8	☆.....Kamal Hussain Dr. Manzoor Hussain Muhammad Yaqoob with Hafsa Naeem Abdul Aziz (Gul Muhammad) Bharuchwala	04-11-2020
9	☆.....Mubeen Ahmed Ghulam Muhiuddin Taj Muhammad with Uroosa Muhammad Asif Muhammad Ashraf Moti	14-11-2020
10	☆.....Muhammad Adeel Muhammad Iqbal Abdul Sattar with Kanwal Ahmed Haji Ilyas Dandia	26-11-2020
11	☆.....Nawabuddin Salahuddin Haji Abdul Razzak with Sabira Bano Zeeshan Ahmed Iqbal Kasbati	27-11-2020
12	☆.....Muhammad Talal M. Suleman Noor Muhammad with Fatima M. Younus Rehmatullah Dojki	30-11-2020

بانٹوا میمن برادری کے بچوں کا رشتہ دیگر برادری میں طے ہوا

NOVEMBER 2020

S.NO	NAMES	DATE
1	☆.....Muhammad Hassan Muhammad Arif Abdul Razzak Sheikha with Sumaiya Abdul Qadir Moosa Bapudi	04-11-2020
2	☆.....Muhammad Talha Imran Ahmed Abdul Ghaffar Polani with Sana Muhammad Shahid Muhammad Siddiq Khanani	14-11-2020
3	☆.....Arslan Adnan Haroon Diwan with Masooma Muzaffer Ahmed Abdul Ghaffar Godil	14-11-2020
4	☆.....Faizan Muhammad Jawed Abdul Aziz Silat with Yusra Muhammad Khalid Ghulam Hussain	16-11-2020
5	☆.....Yousuf Muhammad Jawaid Muhammad Yousuf Lodhawala with Hamna Muhammad Naeem AbuBaker Muhammad Bheria	17-11-2020
6	☆.....Muhammad Hunain Muhammmad Yousuf Muhammad Siddiq Gung with Shumama Muhammad Ismail Moosa Jada	21-11-2020

Printed at: **Muhammed Ali -- City Press**
OB-7A, Mehersons Street, Mehersons Estate,
Talpur Road, Karachi-74000. **PH : 32438437**
Honorary Editor: **Anwar Haji Kassam Muhammad Kapadia**
Published by: **Abdul Jabbar Ali Muhammad Biddu**
At **Bantva Memon Jamat (Regd.)**
Near Raja Mansion, Beside Hoor Bai Hajiani School, Yacoob Khan Road, Karachi.
Phone: 32728397 - 32768214 - 32768327
Website : www.bmjr.net **Email:donate@bmjr.net**

S.NO	NAMES	DATE
34	☆.....Muhammad Umair Muhammad Anis Muhammad Siddiq Kapadia with Arooba Muhammad Aamir Muhammad Moosa Kotriwala	27-11-2020
35	☆.....Muhammad Saqib Umer Farooq Abdul Aziz Moon with Aamna Haji Jawed Haji Younus Gung	28-11-2020
36	☆.....Sajeer Sikander Aba Ali Bhura with Afifa Muhammad Shahid Abdul Razzak Bhimani	29-11-2020
37	☆.....Saad Muhammad Saleem Habib Ghazipura with Nimra Rizwan Ahmed Muhammad Jaffer Shiwani	29-11-2020
38	☆.....Rameez Muhammad Ashraf Muhammad Moosa Bakhai with Sakina Muhammad Shoaib Abdul Sattar Veachi	29-11-2020

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

دفتری اوقات

بانٹوا میمن برادری کو مطلع کیا جاتا ہے کہ 6 جون 2020ء سے بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے دفتری اوقات درج ذیل کر دیئے گئے ہیں۔

پیر تا جمعرات اور ہفتہ : دوپہر 1:00 بجے سے رات 9:00 بجے تک

جمعۃ المبارک دوپہر 3:00 بجے سے رات 9:00 بجے تک

اتوار اور عام تعطیلات کے دنوں میں جماعت آفس بند رہے گا

اعزازی جنرل سیکریٹری

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

S.NO	NAMES	DATE
21	☆.....Adnan Muhammad Amin Abdul Aziz Halari with Sunehla Ahmed Haji Kareem Bhutda	13-11-2020
22	☆.....Muhammad Bilal Muhammad Siddiq (Jawed) Abdul Aziz Gandhi with Maria Muhammad Akbar Tayyab Silat	14-11-2020
23	☆.....Saad Muhammad Ali Habib Bega with Safa Muhammad Altaf Muhammad Ismail Khamisa	15-11-2020
24	☆.....Nabeel Muhammad Yaqoob Rehmatullah Sheikha with Nazia Muhammad Aslam Haji Rehmatullah Katiya	21-11-2020
25	☆.....Muhammad Ayaz Muhammad Rafiq Rehmatullah Badi with Maham Salim Zikar Muhammad Cutleriwala	22-11-2020
26	☆.....Shoaib Muhammad Younus Abdul Sattar Moosani with Amna Muhammad Nasir Muhammad Feroz Lodhia	22-11-2020
27	☆.....Ibrahim Altaf Muhammad Moosa (Tee) Jangda with Qirat Fatima Muhammad Naeem Haji Abdul Ghaffar Advani	25-11-2020
28	☆.....Muhammad Khalid Jawed Ahmed Ahmed Ismail Saranpipriwala with Mariam Haji Munir Amanullah Jangda	26-11-2020
29	☆.....Ali Muhammad Yaseen Muhammad Muhammad Siddiq Surmawala with Kaleema Muhammad Ashraf Muhammad Bhai Bandhani	26-11-2020
30	☆.....Muhammad Owais Muhammad Taif Muhammad Rafiq Nanadiawala with Alina Adnan Amanullah Sandhiawala	27-11-2020
31	☆.....Abdullah Sohail Habib Mesia with Nabiha Muhammad Shehzad Muhammad Siddiq Gung	27-11-2020
32	☆.....Hamza Muhammad Yousuf A. Latif Advani with Mahwash Nasir Anwar Mirza Anwar Baig	27-11-2020
33	☆.....Shayan Muhammad Jaffer M. Umer Sardargadhwala with Anum Muhammad Ayub Muhammad Din Kharai	27-11-2020

S.NO	NAMES	DATE
34	☆.....Muhammad Umair Muhammad Anis Muhammad Siddiq Kapadia with Arooba Muhammad Aamir Muhammad Moosa Kotriwala	27-11-2020
35	☆.....Muhammad Saqib Umer Farooq Abdul Aziz Moon with Aamna Haji Jawed Haji Younus Gung	28-11-2020
36	☆.....Sajeer Sikander Aba Ali Bhura with Afifa Muhammad Shahid Abdul Razzak Bhimani	29-11-2020
37	☆.....Saad Muhammad Saleem Habib Ghazipura with Nimra Rizwan Ahmed Muhammad Jaffer Shiwani	29-11-2020
38	☆.....Rameez Muhammad Ashraf Muhammad Moosa Bakhai with Sakina Muhammad Shoaib Abdul Sattar Veachi	29-11-2020

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی
دفتری اوقات

بانٹوا میمن برادری کو مطلع کیا جاتا ہے کہ 6 جون 2020ء سے بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے دفتری اوقات درج ذیل کر دیے گئے ہیں۔

پیر تا جمعرات اور ہفتہ : دوپہر 1:00 بجے سے رات 9:00 بجے تک

جمعۃ المبارک دوپہر 3:00 بجے سے رات 9:00 بجے تک

اتوار اور عام تعطیلات کے دنوں میں جماعت آفس بند رہے گا

اعزازی جنرل سیکریٹری
بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

S.NO	NAMES	DATE
10	☆.....Muhammad Wahaj Muhammad Aslam Muhammad Yousuf Bhuri with Firdous Irfan Muhammad Zakariya Adhi	06-11-2020
11	☆.....Muhammad Saad Muhammad Anwar Rehmatullah Mayariwala with Sauda Shahbaz AbuBaker Bhura	06-11-2020
12	☆.....Abdul Qadir Muhammad Ashfaq Abdul Sattar Sodha with Mehroon ul Nisa Farooq Younus Moti	06-11-2020
13	☆.....Muhammad Aamir Muhammad Siddiq Abdul Habib Gheria with Nahal Bano Ghulam Nabi Muhammad Iqbal Karnolwala	06-11-2020
14	☆.....Muhammad Mashal Haji Aftab Suleman Balagamwala with Ramsha Muhammad Naeem Abdul Sattar Dandia	08-11-2020
15	☆.....Arslan Muhammad Altaf Muhammad Ismail Jangda with Sakina Nadeem Abdul Sattar Dandia	12-11-2020
16	☆.....Muhammad Hammad Muhammad Naeem Wali Muhammad Kothari with Ayesha Haji Taufiq Haji Rehmatullah Moti	13-11-2020
17	☆.....Faizan Muhammad Altaf Hussain Jan Muhammad Polani with Anshara Amanullah Rehmatullah Khanani	13-11-2020
18	☆.....Muhammad Hasnain Muhammad Rafiq Abdul Sattar Moti with Shifa Altaf Muhammad Haji Muhammad Sakhia	13-11-2020
19	☆.....Noman Muhammad Najeeb Ahmed (Allah Rakha) Dhisidia with Aamna Muhammad Iqbal Muhammad Umer Bhuri	13-11-2020
20	☆.....Muhammad Riaz Abdul Razzaq Abdul Sattar Bhoot with Rukhsana Fatima Muhammad Anwer Abu Mian Sheikh	13-11-2020

Wedding

NOVEMBER 2020

S.NO	NAMES	DATE
1	☆.....Bashir Ahmed Abdullah Abdul Ghani Moosani with Shazia Bano Muhammad Farooq Abdul Razzaq Monda	01-11-2020
2	☆.....Muhammad Sufiyan Muhammad Liaquat Ali Haji Qasim Advani with Amna Altaf Hussain Moosa Mitiwala	01-11-2020
3	☆.....Muzammil Iqbal Rehmatullah Moosani with Maham Muhammad Furqan Muhammad Anwer Lawai	01-11-2020
4	☆.....Muhammad Idrees Abdullah Abdul Ghani Moosani with Saniya Muhammad Qasim Ahmed Surti	01-11-2020
5	☆.....Mohsin Muhammad Saleem Jan Muhammad Biddu with Nishwa Muhammad Shahzad Muhammad Siddiq Varoo	03-11-2020
6	☆.....Uzair Muhammad Jawed Abdullah Sheikha with Amna Noman Younus Sherdiwala	05-11-2020
7	☆.....Muhammad Madni Muhammad Zakaria Muhammad Ismail Maimini with Aisha Muhammad Ashraf Yousuf Khanani	05-11-2020
8	☆.....Salman Usman Ghani Ismail Khanani with Tooba Muhammad Haroon Ahmed Kaliya	05-11-2020
9	☆.....Muhammad Anas Haji Muhammad Naeem Haji Abdul Ghaffar Moti with Maryam Muhammad Yaseen Haji Abdul Sattar Bijuda	05-11-2020

S.NO	NAMES	DATE
10	☆.....Akber Abdul Jabbar Qasim Khanani with Hunaiza Muhammad Tariq Qasim Bhutkia	18-11-2020
11	☆.....Muhammad Hamza Muhammad Hanif Abdul Shakoor Jangda with Zainab Farooq Muhammad Popatpotra	18-11-2020
12	☆.....Muhammad Salman Ahmed Moosa Kasbati with Uroosa Muhammad Hanif Jan Muhammad Surmawala	20-11-2020
13	☆.....Muhammad Bilal Muhammad Yaqoob Muhammad Umar Surmawala with Wajiha Muhammad Wasif Abdul Wahab Polani	20-11-2020
14	☆.....Muhammad Ali Muhammad Saleem Muhammad Phoolwala with Sumaiya Muhammad Anwer Muhammad Siddiq Diwan	21-11-2020
15	☆.....Muhammad Haidar Muhammad Hashim Muhammad Siddiq Akhawala with Ayesha Abdul Aziz Muhammad Siddiq Akhawala	23-11-2020
16	☆.....Muhammad Ahmed Muhammad Ismail Abdul Ghani Dharawadwala with Falak Ismail Yousuf Bhatda	23-11-2020
17	☆.....Muhammad Sadiq Muhammad Saleem Abdul Sattar Motiwala with Zainab Muhammad Amin Moosa Kapadia	24-11-2020
18	☆.....Muhammad Ali Muhammad Nadeem Haroon Lodhia with Kinza Muhammad Irfan Abdul Aziz Advani	24-11-2020
19	☆.....Afif Muhammad Ashraf Jan Muhammad Maimini with Sadia Iqbal Aba Umer	25-11-2020
20	☆.....Hamza Hameed Muhammad Hussain Jangda with Fiza Abdul Samad Muhammad Ladha	26-11-2020
21	☆.....Muhammad Iqbal Abdul Karim Makna with Mariam Muhammad Sohail Muhammad Zikar Bakhai	26-11-2020

Engagement

NOVEMBER 2020

S.NO	NAMES	DATE
1	☆.....Muhammad Hasnain Muhammad Hanif Muhammad Hashim Bijuda with Rabia Tahir Muhammad Suleman Moon	03-11-2020
2	☆.....Muhammad Yameen Muhammad Iqbal Haji Ismail Adhi with Daniya Muhammad Yousuf Muhammad Siddiq Varoo	04-11-2020
3	☆.....Muhammad Bin Taufiq Muhammad Taufiq Gul Muhammad Silat with Ayesha Muhammad Amir Abdul Aziz Jandga	04-11-2020
4	☆.....Muhammad Hamza Muhammad Jawed Abdul Aziz Mota with Afiya Aamir Muhammad Ozri	07-11-2020
5	☆.....Zohaib Muhammad Zubair Muhammad Umer Manai with Umme-Aiman Maqsood Abdul Aziz Jangda	10-11-2020
6	☆.....Muhammad Sadiq Muhammad Hashim Muhammad Siddiq Mandhai with Maham Muhammad Waseem Haji Abdul Sattar Rawda	11-11-2020
7	☆.....Muhammad Haris Abdul Jabbar Muhammad Usman Popatpotra with Ghazal Ashfaq Abdul Sattar Moon	13-11-2020
8	☆.....Abdul Samad Muhammad Rafiq Abdul Rehman Amodi Mamodi with Mariam Muhammad Munaf Siddiq Polani	13-11-2020
9	☆.....Usama Hanif Abdul Latif Adhi with Sabeen Dawood Abdul Rehman Khanani	16-11-2020

મેમણી બોલો
ભા
મેમણી બોલો

જનાબ 'અનીસ' ઉપલેટવી

બોલી પાંજી પ્યારી બોલો
મેમણીજા દરવાજા ખોલો
મેમણી મેં અખ્લાક કે તોલો
બોલો, સચ્ચો સારો બોલો
મેમણી બોલો પે, મેમણી બોલો

ગભરાયો મા ને શરમાયો મા
મેમણ ચુન મેં અચકાયો મા
પાંજી ભાષા આય, ગભરાયો મા
બચ્ચા બોલણ તા થડકાયો મા
મેમણી બોલો બેટા, મેમણી બોલો

કેર ચોઈતો મેમણી મેં દમ નાય
કોઈપણ બોલીથી ઈ જરાયે કમ નાય
ઈન્જે મીટી વીને જો પાંકે ગમ નાય
ભલે મીટે પાંકે જરાયે શર્મ નાય
મેમણી બોલો મા મેમમી બોલો

ઈ મા ચુજા ભાષા પાંજી બે ગુણ આય
હર ભાષા કે સમાયન જો ઈન્મેં ગુણ આય
ઈન ઝબાનેં મથે ઈન્જો ઈ રૂણ આય
પાંકે કદર નાંય ઈન્જી, ઈજ મુંઝવણ આય
મેમણી બોલો ભેંણ મેમણી બોલો

મથ્થો દુખેતો રાત-ડી

ડૉ. 'આદમ' એ. મેમન

ડીંગે સૂજો પિયો પોલીસજો માર સે
ને લાલ સોબડો પિયો લોધી જી ધાર સે
રસ્તા જો સીધા હૂન નાં બોલે કડે ન કોઈ
ઈજ્જત વિને થી બદચલન બદમાશ યાર સે
થી ધાડ-ડાકા-લૂંટ મેં પીછો છડન નથા
નિંદર હરામ થી વિનેતી ચિન વિચાર સે
ચિંતા ફિકર ને મૂંઝવણ થી રોજે રોજજી
મથ્થો દુખેતો રાત-ડી ઈન્જે ભાર સે
પોલીસ કુચે કે ડાકૂને પબ્લીક વિરી કુચે
હકડે બિયેં કે રોજ ડિસેન્તા એ ખાર સે
પબ્લિક જી બોલતીયે થીવી બંધ ખોફસે
રસ્તે હલી સિગ્નેતોના કોઈ વકાર સે
ટ્રાફિક જિડા ડિસો ઈડાં બસ જામ હોય તો
અખિયા નિકરનું હોય તો બસ સિગ્ને કાર સે
જખ મારને એ આખિયા સર્જન વટે પછે
આડી જુડાઈવી જડે હથી કુંભાર સે
વીખીડિયા ભરાણાને ખેંચાણું ચોટિયું
તલ્વાર જી લડાઈ જોથી વી ઈજાર સે
જીંતી વિયા જો ભેડા ઈ બોસોગ્નિની ગ્રિનો
સો કાગઝી બજાર; સો કપડા બજાર સે
ખનચેં લને તો ચુઈ ડિયું "ખરમેં નહિ હૈ શેઠ"
અંદર નથા ઘૂસન ડિયું બસ બહારે બહાર સે
માડુ ઘુજના ધાક સે ચૂપચાપ થી ડિસન
નજરે જે સામેથી વિને જો લૂંટ ચાર સે
આજકાલનાં રખન્તા એ દિલસે લગાવ પણ
મકતબસે, કી મિસીદ સે ને કીં મઝાર સે
લપચપ વઢુ કરૂં નથા, શો-શાયે નાંયડી
વેંચી વિજુંના સીધા ઉપાડી વખાર સે
કમકાજ હોય કે નડે 'આદમ' મિલી વિનો
સિનાર સેં સવારમેં, સાંઝી ગફાર સે

મા પે જા એસાન

મકબૂલ કચ્છી (મહુંમ)

મા પે જા એસાન, મ ભુલ તું   મા પે જા એસાન.
જરા જાધ કર જડેં વેં કિકલો,   હિંગી હિંગી ભરે તે ધડકલો,
તડેં જીવ સોં કેં તે જાંઠચો ?   કિત હો તો કે ભાન ?....   મ ભૂલ તું
કાંધ કુલેં ને ઉખણ ફિરાયો   અમીઉં ડિઈ છાતીમેં રાયોં,
પિંઠ જો સભકી સમજી તો કે,   ડિઈ વિડા ઘિલ જાન..........   મ ભૂલ તું
વડયું ઉમેધું તોમેં ધાર્યોં,   કરે ડુખ-પિટોં નેં વેંઠાર્યોં,
સરાર તો કે સુખી રખ્યોં,   પિંઠ જીતી કયોં ગુજરાન..........   મ ભૂલ તું
કીક થે ટાબર તડેં ભણાયોં,   ઠણક થેં ત કમ હુનર સિખાયો.
વરી વીઆં કયોં ભાડેં કોડેં   થેં તું જડેં જુવાન............   મ ભૂલ તું
પિંઠ વટ ગુન હો તેંજી ચાવી,   ડિઈ તોકે કયોં સિખાય હાવી
એડા જેં ગુણ પાડ કેઆ, થી તિનીં મથા કુલભાન..........   મ ભૂલ તું
હુવે પુતર કો નગુણું પાંજી,   ઊજ ઈનીંકે કરે કુરાજીપ
અભાગીઓ ઊ હથેં કરે તો,   હિત હુતજો નુખસાન.........   મ ભૂલ તું
નીસાસેં મેં આગ ભરેલી, ઈનીંજી કુધુઆ પુજેતી વેલી;
મા પે જે રંજાડીધંલ કે   રોકીંધો રિધવાન.........   મ ભૂલ તું
કોય ગાલ મેંમડે વરાણી   અચીને હથમેં સોંપ કમાણી,
સડાયેં રાજી રખજ ઈનીં કે,   મ થીજ ના ફરમાન...........   મ ભૂલ તું
ચેઓ કેણમેં કડેં મ ચુકજે હથા ઈનીંજે વિકેઓ વિકજેં,
સાગે નિવડી મિળે ઈનીંજા,   પુરા કજ અરમાન, ...   મ ભૂલ તું
માન અધભસેં વડપણ પારે,   ડીજ મિળે તું ભધલો વારે,
ઉમર સજી ઉપકાર મ. વિસરજ, જે, વેં તું ઈન્સાન.   મ ભૂલ તું

સુસરાલ જાનેવાલી બેટી કો બાપકી નસીહત

જનાબ પરવાઝ આઝમી

તું ખારઝારે મેં ઝીસ્ત મેં રખનેકો હૈ કદમ
બેટી તેરે લિયે હૈ સફર બહોત અહમ

આએંગે રાસ્તે મેં તેરે સેંકડોં અલમ
લેકિન ખુશીયેં ઝેલના હંસ હંસ કે સારા ગમ

ઉંગલી પકડકે તુઝકો ચલાને ન આઉંગા
રાહોં મેં તેરે ફૂલ બિછાને ન આઉંગા

આએ ન હર્ફ દેખના ઝૌકે સલીમ પર
ગુઝરે રહે વફા મેં રહે મુસ્તકીમ પર

મુન્હસરે કામ્યાબી હૈ ખુલ્કે અઝીમ પર
રખના સદા ભરોસા ખુદાએ અલીમ પર

બેટી મેં તેરે નાઝ ઉઠાને ન આઉંગા
અબ તુઝકો કોઈ બાત બતાને ન આઉંગા

યે દિન તો ઝિંદગાની મેં આના થા એક દિન
પાબન્દીયે હયાત નિભાના થા એક દિન

મેકે અપને છોડ કે જાના થા એક દિન
ભાઈ, બહેન કો, માં કો રૂલાના થા એક દિન

અબ તુજકો ગોદિયોં મેં ખિલાને ન આઉંગા
બેચેનીયોં મેં લોરી સુનાને ન આઉંગા

માના કે આ ગઈ હૈ બિછડને કી સાઅતે
ભૂલા નહીં હું તુજસે અકડને કી સાઅતે

ભાઈ બહેનસે અપને વો લડને કી સાઅતે
તેરી વો બાત બાત પે અડને કી સાઅતે

મિટ્ટી કે ઘર બનાકે ગિરાની થી બારબાર
શાયદ તુઝે થા અપને ઈસી ઘરકા ઈન્તઝાર

સુસરાલ મેં કિસીકા કભી દિલ ન તોડના
રૂઠે હુવે દિલોંકો મોહબ્બત સે જોડના

શોહર કી ખિદમતો સે કભી મુંહ ન મોડના
તું મુશ્કિલોં મેં સબકા દામન ન છોડના

જા શૌક સે કે મેરી દુઆએં હૈ તેરે સાથ
હર રોઝ, રોઝે ઈદ હો, હર શબે બરાત

રહેના શિકાયતોંસે હમેશા તું દૂર દૂર
આએ ન સરમેં કિસી બાતકા ગુરૂર

હુસ્ને અમલસે ઘરકો બનાએ તું નૂર
હાલકી આબરૂ મેરી રખ્ખેગી બિઝ્ઝરૂર

બેટી હયાસે બઢકે અમાનત નહીં કોઈ
ઓકે વહૂકે બાદ વિરાસત નહીં કોઈ

ઐસે ભી મોડ આએંગે બેટી બયાન મેં
આરામ દિનમેં હોગા ન ચૈન રાત મેં

કિતના ભી ઝેહન ઉલઝે તેરા બાત બાત મેં
હરગિઝ કદમ ન લરઝે તેરા મુશ્કિલાત મેં

શોહર કા સાથ આખિર દમ તક નિભાએ તું
ડોલી મેં સજકે આઈ હૈ અર્થી મેં જાએ તું

કોમ કીં સુધરે

"બિલાલ મેમન"

રિવાજ ખોટા હી ઘર ઘર તો કોમ કીં સુધરે
હિ ખોટે ડોળજા ચક્કર તો કોમ કીં સુધરે
ફકત હી ખુરશીજે ચક્કરમેં રાત-ડીં રીખ્ખડન
ઠગારા થી વીચન લીડર તો કોમ કીં સુધરે
ઠરાવ ચર્ચા સભાયું બધિય બોગસ ઇન
હી બે'રા કુડેતી છપ્પર તો કોમ કીં સુધરે
ભલેને ભરના ફીરન રોજ રોજ કન્વેન્શન
થીયેના કમ જો સમયસર તો કોમ કીં સુધરે
તમ્બાકુ પીનેય ખોટે રિવાજે કે ન છડન
સમજતે થઇ વ્યા પત્થર તો કોમ કીં સુધરે
હી નેતા વાણિયા જા શુરા અમલ વિહોણી કોમ
હીસાબ થી ન્યા સરભર તો કોમ કીં સુધરે
તરક્કી કોમજી આયે તો એકતા મેં આય
ન હુકડો હોય જો રહેબર તો કોમ કીં સુધરે
ન કોઇ 'હાલી' કે 'ઇકબાલ'ના કોઇ 'અકબર'
'બિલાલ' જેડા હી શાયર તો કોમ કીં સુધરે

જોઉં તો ખરો !

"ખામોશ" રહેમાની

સુરજના સળગતા અંગારા, જોઉં તો ખરો હું કેવા છે ?
ને ચાંદ તણા સૌ ચમકારા, જોઉં તો ખરો હું કેવા છે ?

આકાશના વાદળ વીંખીને, પટ નભ-મંડળનું પીંખીને;
કિસ્મતની લકીરોના તારા, જોઉં તો ખરો હું કેવા છે ?

આહો તે ગરીબોની આહો, ક્યાં જઇ તે રહી છે સમજાવો;
આહોના ભટકતા વણજારા. જોઉં તો ખરો હું કેવા છે ?

વાતો ને યતીમોની વાતો; દુઃખ, દર્દ, સિતમ ને સંતાપો;
તુટેલ હ્રદયના અશ્રુસારા, જોઉં તો ખરો હું કેવા છે ?

આ ધગધગતા જખ્મો સારા, જાણું કે હ્રદયમાં અંગારા:
સૌ હાથમાં લઇને રીયારા, જોઉં તો ખરો હું કેવા છે ?

અંતરના ઉલેચી અંધારા, ઉર-આરાનું રૂદન સુચકારા
'ખામોશ' હ્રદયના ધબકારા, જોઉં તો ખરો હું કેવા છે ?

હઝરત ઈમામ હુસેન (ર.અ.)નો કોલ છે:

Let not the Sun set go down on your wrath.

મતલબ કે સૂરજ ઢળે એ પહેલાં તમારા ગુસ્સાને સંકેલી લો. સૂરજને તમારા ગુસ્સાની હાલતમાં આગળ વધવા અથવા આથમવા ન દો. ગુસ્સાનો બોજ મનમાં ભરીને પથારીમાં ન જાવ.

હઝરત ઈમામ હુસેન (ર.અ.)એ જીવનની કેટલી મહત્વની વાત તેમના કોલમાં આપણને જણાવી છે.

જેટલી કાળજી તમે તમારી ઝોહર-અસરની નમાઝો બાબતમાં રાખો છો કે, ક્યાંય સૂરજ ઢળી ન જાય અને રખે ને નમાઝ કઝા થઈ જાય. બરાબર એટલી જ કાળજી અને એટલો જ ખ્યાલ તમારા ગુસ્સાની બાબતમાં રાખો કે ક્યાંક તમે તમારા ગુસ્સાની આગમાં તપતા રહી જાવ અને સૂરજ તમારા હાથમાંથી બાજી ઝૂંટવી લે.

બાજી તમારા હાથમાં રહેવી જોઈએ. સૂરજ ટાઢો પડે તે પહેલાં તમારે ટાઢા પડી જવું જોઈએ. ગુસ્સો ગમે તેટલો આવે-ક્રોધ ગમે તેટલો જબ્બર આવે પણ એની મર્યાદા અથવા હદ વધુમાં વધુ અસરની નમાઝના સમય સુધી જ હોવી જોઈએ-તેથી જરા પણ આગળ નહિ. ગુસ્સાનો વધુમાં વધુ સમય અસર અને મગરિબની વચ્ચે સુધીનો જ હોવો જોઈએ એથી આગળ બિલ્કુલ નહિ, ગુસ્સાની આગને, ક્રોધની જવાળાને મગરીબ પહેલાં જ ઠારી દો-સૂરજ ઢરે તે પહેલાં જ એને ઠારી દો.

ઈમામના નાનકડા કોલમાં કેટલી ઠોસ અને નક્કર સાયકલોજી છે. જિંદગી વિષેનું કેટલું તંદુરસ્ત અને વ્યવહારૂ માર્ગદર્શન છે !

જિંદગીના આવા ઉત્કૃષ્ટ માર્ગદર્શન-પ્રેરણાત્મક નિર્દેશનનું નામ જ ઈસ્લામ છે.

હવે એ આપણા પોતાના હાથની વાત છે કે આવી અદભૂત અને પ્રેરણાત્મક વાતને જીવનમાં ચરિતાર્થ કરી જીવવું અને ઈસ્લામના એક ગાઝી તરીકે આપણી જાતને ખપાવવી કે પછી એની ઉપેક્ષા કરી આપણા જીવનને પાયમાલ કરી નાખવું. ગુસ્સો હર હાલતમાં ઈન્સાન માટે એક અભિશાપ છે. એને વશ થઈને જીવનની હરિયાળીને સૂકવી નાખવી એ એક નંબરની મૂર્ખતા છે. ક્રોધ ઈન્સાનનો સૌથી મોટો શત્રુ છે, અને ક્ષમતા ઈન્સાનનો સૌથી મોટો મિત્ર. ગુસ્સા પર કાબુ રાખો, તેને તમારી પાસે ફુટક ફરકવા ન દો. ગમે તેવા સંજોગોમાં પણ, ગમે તેવી ઉશ્કેરણીજનક હાલતમાં પણ સબરનો દામન ઝાલી રાખો. આજે વિશ્વમાં ચારે તરફ વિષાક્ત વાતાવરણ પ્રસરી રહ્યું છે અને આવા સંજોગોમાં તો ખાસ, એક ઈસ્લામના અનુયાયી તરીકે તમારી પહેલી અને છેલ્લી ફરજ ક્ષમતા ધારણ કરી, સબરની રાહ પર તમારા કદમ મજબૂત રીતે માંડવાની છે. ઉશ્કેરાટથી દૂર રહી તમારી જાતને એક નેકદિલ, અમનપ્રિય અને સુલેહપસંદ સભ્ય તરીકે પ્રસ્થાપિત કરવાની છે.

અલ્લાહ સૌને નેક તવફીક આપે અને નબીએ કરીમની ઈતાઅત સૌને નસીબ થાય એવી દુઆ સાથે આમીન.

જીવનનો ભરપૂર આનંદ માણવા ગુસ્સાને સાંજ પહેલાં જ સંકેલી લો

પખવાડિક 'મેમણ વેલ્ફેર'ના માજી તંત્રી અને દાનીશ્વર મર્હુમ આદમ નૂર સાહેબનું યાદગાર લખાણ

આપણા દૈનિક જીવનમાં આપણે ઘણી ઘણી વાતોનો ખ્યાલ રાખતા હોઈએ છીએ, ઘણી ઘણી બાબતો પરત્વે ચીવટ ધરાવતા હોઈએ છીએ. આપણે જ્યારે કામ પર જઈએ છીએ ત્યારે સાથે બધી જરૂરી વસ્તુઓ સાથે લીધી છે કે નહીં તે બરાબર તપાસી લઈએ છીએ. સાંજે જ્યારે કામ પરથી પાછા ઘરે આવવા નીકળીએ છીએ ત્યારે દુકાન બરાબર બંધ કરી કે નહિ, ઓફિસને બરાબર તાળું લગાડયું કે નહિ તેની ખાત્રી કરી લેતા હોઈએ છીએ. જીવનમાં દરેક બાબતોનો આપણે ઝીણવટભર્યો ખ્યાલ રાખતા હોઈએ છીએ. આપણે સ્કૂટર કે ગાડીમાં પેટ્રોલ બરાબર છે કે નહિ, આપણા કપડાં વ્યવસ્થિત અને મોભાસર છે કે નહિ, આપણા પાકિટમાં જરૂરી નાણાં છે કે નહિ, આપણાં લાઈટ, ગેસ કે ભાડાના પૈસા બરાબર સમયસર ભર્યા કે નહિ તેની સતત કાળજી રાખતા હોઈએ છીએ અને તે બાબતમાં કોઈ ઢીલ કે નિષ્કાળજી દાખવવાની ભૂલ કરતા નથી.

આપણે આપણી મઝહબી ફરજો, નમાઝ, રોઝા, ઝકાત ઈત્યાદિનો પણ એટલો જ ખ્યાલ રાખતા હોઈએ છીએ. આપણે ભૂલથી પણ આપણા મઝહબી આદેશોનું પાલન કરવામાં કયાંય પણ બેદરકારી દાખવતા નથી. પાંચ ટાઈમની નમાઝો અંગેની અદાયગીના સમય અંગે પણ આપણે એટલા જ ચોક્કસ અને સાવચેત રહીએ છીએ કે કયાંક એ કઝા ન થઈ જાય.

આવું બધું આપણે ઘણું બધું કરીએ છીએ પરંતુ એક મહત્વની બાબત જે આપણા માટે માનસિક શાંતિ માટે, આપણા સુખી જીવન માટે બેહદ આવશ્યક છે તે બાબતમાં આપણે બહુ થોડું, બલ્કે નહિવત જ ધ્યાન આપીએ છીએ-બલ્કે એમ કહો કે એની એક રીતે તો આપણે ઉપેક્ષા અથવા અવગણના જ કરીએ છીએ.

હવે આપણે મૂળ વાત પર આવીએ:

પ્રથમ હઝરત ઈમામ હસન (ર.અ.)નો એક કોલ સાંભળો અને જુઓ કે એક નાનકડી વાતમાં આપણા ઈમામ આપણને કેટલી મોટી વાત જણાવી છે. આ નાના અમથા કોલમાં એમણે આપણને આખા જીવનની એક અદભૂત ફિલોસોફી નિર્દેશીત કરી છે:

પસ્તાવો

લેખક: મુહમ્મદ નસીમ ઓસાવાલા

"પિતાજી મેં ઘણું સમજાવ્યું પણ સલ્મા આ ઘરમાં રહેવા માટે સહમત થતી નથી. મેં બીજું ઘર લઇ લીધું છે હવે અમે ત્યાંજ રહેશું". પુત્રે પિતાને કહ્યું.

પિતાએ પુત્રના મોં તરફ જોયું. તે એજ પુત્ર હતો જેના માટે તેણે બેહિસાબ દુ:ખો ઉઠાવ્યા હતા. અગણિત કષ્ટો સહન કર્યા હતા. આશા બાંધી હતી કે તે મોટો થઇને તેમનો સહારો બનશે પણ આજે એજ સહારો તેમને બે-સહારા કરીને જઇ રહ્યો હતો.

પિતાના માનસપટ પર ભૂતકાળના બનાવો ફરી વળ્યા. તેમનું મનમાનસ આજે નિર્જન ટાપુઓ પર જઇને ભટકવા લાગ્યું. જયાં તેમણે તેમની પત્નીની ફરમાઇશ પૂરી કરવા પોતાના મા-બાપને છોડીને પોતાની અલગ દુનિયા વસાવી લીધી હતી. એ વાતનો વિચાર કર્યા વગર કે તે પોતાના નિર્બળ, કમજોર વૃદ્ધ પિતાનો એકનો એક સહારો છે. યુવાવસ્થાને વૃદ્ધાવસ્થાનો સાથ છોડી દીધો હતો.

અને આજે એજ બનાવનું પુનરાવર્તન થઇ રહ્યું હતું. યુવાવસ્થા વૃદ્ધાવસ્થા ઉપર એજ વર્ષો જૂનો સિતમ કરી રહી હતી.

તેણે નજર ઊંચી કરીને પુત્રના ચહેરા તરફ જોયું પણ ત્યાં એકલતા સિવાય કઇજ નહોતું.

કાળની કિતાબ ઉપર વીસ વરસની ધૂળ જામેલી હતી. પછી અચાનક એક દિવસે એક ક્રાંતિ આવી. તેનો વીસ વરસથી જુદો પડેલો પુત્ર તેના કદમોમાં આળોટીને રડી રહ્યો હતો.

"પિતાજી જે દુ:ખ, જે દર્દ વર્ષો અગાઉ મેં તમને આપ્યા હતા. એવાજ દુ:ખ, એજ દર્દ આજ મને મારા પુત્રે આપ્યા છે. તે તેની પત્નીના કહેવાથી મને છોડીને ચાલ્યો ગયો છે". એટલામાં તેના પેલા વિચારકના આ શબ્દો યાદ આવ્યા:

"ઈતિહાસ કયારેય પોતાનું પુનરાવર્તન કરતું નથી. !! સમયનું વહેણ પાછળની બાજુ નથી ચાલતું બલ્કે આગળ જ દોડે છે".

પિતાએ દીકરાના ખભા ઉપર હાથ રાખીને તેને ઊભો કર્યો અને કહ્યું:

"તે તો મારી સમક્ષ અશ્રુઓ સારીને પોતાના ઝમીરનો (આત્માનો) બોજ હળવો કરી લીધો પણ બેટા! મને કહે હું કોના આગળ જઇને અશ્રુ વહાવું-આંસુ સારીને મનને હળવું કરૂં. મને તો મારા મા-બાપની કબ્રોના નિશાન સુદ્ધાં યાદ નથી રહ્યા".

બાંટવા મેમણ જમાઅત (રજી.) કરાચીનું મુખપત્ર

મેમણ સમાજ

ઉર્દૂ-ગુજરાતી માસિક

Memon Samaj

Honorary Editor:
Anwar Haji Kassam Muhammad Kapadia
Published by:
Abdul Jabbar Ali Muhammad Biddu

THE SPOKESMAN OF BANTVA MEMON JAMAT (REGD.) KARACHI

Graphic Designing
A. K. Nadeem
Hussain Khanani
Cell : 0300-2331295

Printed at : City Press
Muhmmed Ali Polani
Ph : 32438437

December 2020 Jamadi-ul- Awal 1442 Hijri - Year 66 - Issue 12 - Price 50 Rupees

હમ્દે બારી તઆલા

'સાબિર' ખારિયાણી (મર્હુમ)

લાખો સલામ કાં ન હો ખાલિકના એ વલી ઉપર
મોકલે ખુદ ખુદા સલામ પ્યારા એ મુજ નબી ઉપર

ફર્શે ઝમીને ફખ્ર છે તારી એ રહેબરી ઉપર
અર્શે બરીને નાઝ છે તારી એ રહેબરી ઉપર

આજે અનોખી શાનથી આવી બહાર જગ મહીં
ઝિક્ર છે મુસ્તફા તણો ફૂલ ઉપર, કળી ઉપર

મુર્દાદિલોના દિલ મહીં જિન્દગી જે ફૂંકી ગઈ
રૂહે હયાત છે ફિદા એની એ જિન્દગી ઉપર

તું તો બને છે દોસ્ત, પણ લોકો કરે છે દુશ્મની
છે આ અજબ કે પ્રેમ છે તુજને એ દુશ્મની ઉપર

રંકથી પ્રેમ તેં કર્યો તારી તવંગીરી મહીં
દર્દને દિલથી પ્રેમ છે તારી તવંગીર ઉપર

રાહે ખુદામાં આપની જોઈને સબ્ર મુસ્તફા
શર્મ કરે છે દુશ્મનો નિજની સિતમગરી ઉપર

રાહતો રંજ પણ ગયા, દર્દ ગયું, ખુશી ગઈ
આપ દયા કરો હવે 'સાબિર' બેકસી ઉપર

'પાકિસ્તાનના ગુજરાતી સાહિત્ય'માંથી સાભાર

ના'તે રસૂલે મકબૂલ (સ.અ.વ.)

નાઝ બાંટવાવી (મર્હુમ)

વમળથી થાય બેડો પાર મારો યા રસુલુલ્લાહ
કરો જો આપ રહેમતનો ઈશારો યા રસુલુલ્લાહ

નથી જગમાં કોઈ મારો સહારો યા રસુલુલ્લાહ
સહારો છે તો છે મુજને તમારો યા રસુલુલ્લાહ

સફળ ત્યારે જ થૈ માનીશ હું જીવન સફર મારી
મદીનામાં હો મુજ અંતિમ ઉતારો યા રસુલુલ્લાહ

અઝાબે કબ્રથી કેળવ એ મુક્તિ પામવાના છે
ન છોડયો જેમણે પાલવ તમારો યા રસુલુલ્લાહ

નઝરમાં તુચ્છ દુનિયાની રહી માલો મતા સઘળી
રહ્યો કેવળ તમોને દીન પ્યારો યા રસુલુલ્લાહ

કહ્યું જીબ્રિલે સિદરહથી વધુ તો વળશે પરમાર
અહીંથી છે ગુજર આગળ તમારો યા રસુલુલ્લાહ

તમારા વિણ દયાની આશા રાખે નાઝ કોનાથી
ભલો છે કે બુરો પણ છે તમારો યા રસુલુલ્લાહ